الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۳ جمعۃ المبارک ۲۵ اکتوبر ۱۹۹۶ء شمارہ ۴۳

سخت قانون سازی کرنا اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو زیادہ اختیارات دے دینا جرائم اور لاقانونیت کو ختم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا

ضرورت اس امر کی ہے کہ مغربی ممالک بے محابا آزادی کے موجودہ تصور کے سامنے بند باندھیں

(سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ناروے کی چند جھلکیاں)

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۷ اکتوبر بروز سوموار صبح ۹ بج کر ۱۵ منٹ پر اجتماعی دعا کے بعد مع افراد قافلہ بیت الفضل لندن سے ناروے کے لئے روانہ ہوئے۔ اس موقع پر موجود احباب کو حضور انور نے شرف مصافحہ سے نوازا۔ ساڑھے گیارہ بجے برطانیہ کی بندرگاہ Dover سے Stena Line کے ذریعہ فرانس کے لئے روانگی ہوئی اور پھر فرانس اور بلجیم سے ہوتے ہوئے شام چھ بجے کے قریب نن سپیٹ (ہالینڈ) میں ورود فرمایا۔

مورخہ ۸ اکتوبر ۹۶ء بروز منگل صبح ساڑھے گیارہ بجے حضور انور نن سپیٹ سے جرمنی کی بندرگاہ Keil کے لئے روانہ ہوئے۔ Keil سے ۳۰ کلومیٹر قبل ھمبرگ کے ریجنل امیر صاحب نے ایک وفد کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔

۷ بجے شام Keil سے سویڈن کی بندرگاہ گوٹن برگ کے لئے روانگی ہوئی۔ فیری کا یہ سفر ۱۴ گھنٹے کا تھا۔ چنانچہ ۹ اکتوبر بروز بدھ صبح ۹ بجے گوٹن برگ آمد ہوئی جہاں امیر صاحب سویڈن نے ایک وفد کے ہمراہ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

اس موقع پر ناروے سے مکرم مبشر احمد صاحب طارق امیر ناروے اور چودھری رشید احمد صاحب بھی حضور انور کے استقبال کے لئے تشریف لائے تھے۔ ساڑھے نو بجے حضور انور مع افراد قافلہ اوسلو (ناروے) کے لئے روانہ ہوئے اور ۲ بجے دوپہر اوسلو مشن ہاؤس NorMoske آمد ہوئی یہاں احباب جماعت کثیر تعداد میں حضور انور ایدہ اللہ کے استقبال کے لئے موجود تھے جنہوں نے والہانہ نعروں سے حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے سبھی حاضر احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

یورپ میں جہاں بھی دہریت کا زور ہے اس کی سب سے بڑی وجہ عیسائیت کے بگڑے ہوئے عقائد ہیں۔ مذہب کی طرف لانے سے پہلے انہیں خدا پر یقین دلانا اہم ہے

جب تک آپ اپنے آپ کو خدا کی طرف نہ بلائیں دوسروں کو خدا کی طرف نہیں بلایا جا سکتا

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۶ء)

لندن (۱۱ر اکتوبر): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نور، ناروے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم۔ ٹی۔ اے۔ کے ذریعہ براہ راست تمام دنیا میں دیکھا اور سنا گیا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خدا کی طرف چلنے والی ہوائیں ہیں جو پھل لاتی ہیں۔ عالمی دعوت الی اللہ اور پھل لانے کا یہی وہ دور ہے جس کی طرف میں سب جماعتوں کو بلا رہا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگرچہ یورپ میں بلکہ سب دنیا میں ہی دہریت کی ہوائیں چل رہی ہیں اور عملاً لوگوں کی زندگی سے خدا نکل چکا ہے مگر شمالی یورپ اور بالخصوص سکینڈے نیوین ممالک باقی شمالی ممالک کے مقابل پر دہریت میں بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں اور ان کے تعلیمی ادارے بھی دہریت کی آماجگاہ ہیں۔ اس لئے اگر سلیقہ نہ ہو اور انسان صورتحال کا تجزیہ کر کے مناسب رستے اختیار نہ کرے تو ان کو خدا کی طرف بلانا ایک مشکل کام ہے۔

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں یورپ کے مختصر دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ ۷ اکتوبر (بروز سوموار) حضور انور مع قافلہ لندن مسجد سے بذریعہ کار روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور انور نے حاضر احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور بعد ازاں اجتماعی دعا کروائی۔ اس سفر کا ایک بڑا مقصد جماعت ہائے احمدیہ ناروے کے جلسہ سالانہ میں شمولیت ہے۔ اس جلسہ کی تاریخیں ۱۱ تا ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۶ء ہیں۔ اللہ تعالیٰ قدم قدم پر حضور انور کو اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازے اور خیریت اور کامیابی سے واپس لائے۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس سفر پر ہونے کی وجہ سے دورانِ ہفتہ بعض گذشتہ پروگرام نشر مکرر کے طور پر دوبارہ ناظرین کی خدمت میں پیش کئے گئے۔

ہفتہ ۵ اکتوبر ۱۹۹۶ء

حسب معمول بچوں کی حضور ایدہ اللہ کے ساتھ کلاس منعقد ہوئی جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے بعد نظم سے ہوا۔ بعد ازاں ایک بچی نے حضرت خلیفہ رشیدالدین صاحبؓ کے بارہ میں مضمون پڑھا جس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آپؓ کے بارہ میں کافی تفصیل سے بتایا۔ نیز حضرت مصلح موعودؓ کی اولاد کے بارہ میں بھی بتایا کہ کتنے بچے تھے، کتنے بیٹے اور کتنی بیٹیاں۔ ان میں سے بعض کے نام بھی بتائے۔

اتوار ۶ اکتوبر ۱۹۹۶ء

حسب معمول انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مختلف سوالات کے جواب عطا فرمائے۔ اس مجلس میں مختلف سکولوں کے اساتذہ نے شرکت کی۔ سوالات حسب ذیل تھے۔

★ اقوام متحدہ کی تنظیم پر بے شمار اخراجات ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں جن اعلیٰ مقاصد کی خاطر یہ قائم کی گئی تھی، ان مقاصد میں یہ دنیا کے چار براعظموں میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ کیا آپ کے خیال میں ایسا وقت نہیں آن پہنچا کہ اس کی مکمل طور پر تنظیم نو کی جائے؟

★ مغربی معاشرہ میں رہتے ہوئے مسلمان لوگ، خصوصاً طلبہ، شرک سے کیسے کلیتہً احتراز کر سکتے ہیں؟

★ امام جماعت احمدیہ ہونے کے لحاظ سے حضور کے کیا فرائض اور کیا معمولات ہیں؟

★ مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے عقائد میں کیا فرق ہے؟ مختصراً بیان فرمائیں؟

★ اسلامی تعلیم کے مطابق عورتوں کے لئے پردہ کرنا اور اپنے آپ کو ڈھانپ کر رکھنا کیوں ضروری ہے؟

★ کابل کی تازہ ترین صورت حال کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے جہاں عورتوں کو تعلیم سے کلیتہً محروم رکھا جا رہا ہے؟

سوموار، منگل ۷ و ۸ اکتوبر ۱۹۹۶ء

چونکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل یورپ کے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں اس لئے ان دو دنوں میں قرآن کریم کی گذشتہ کلاسز دوبارہ دکھائی گئیں۔

بدھ، جمعرات ۹ و ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۶ء

ان دو دنوں میں بھی ہومیوپیتھی کی گذشتہ کلاسز دوبارہ دکھائی گئیں۔

جمعۃ المبارک ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۶ء

اردو بولنے والے احباب کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کی ایک مجلس سوال و جواب دوبارہ دکھائی گئی۔

(ع۔م۔ر)

گیمبیا کے احمدیہ سکولز کے شاندار نتائج

مکرم منور احمد صاحب خورشید امیر گیمبیا اطلاع دیتے ہیں کہ حال ہی میں مغربی افریقہ کی امتحانی کونسل کے "او" اور "اے" لیول کے نتائج کا اعلان ہوا ہے جس کے مطابق خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا نصرت سکول ملک بھر میں اول رہا ہے۔ الحمدللہ۔ یاد رہے کہ گذشتہ تین سال سے لگاتار یہ سکول ملک بھر میں اول آ رہا ہے۔ اس سکول کے دو طالبعلم "او" لیول کے نتائج کے مطابق ملک بھر میں اول آئے ہیں۔ ان میں سے ایک طالبعلم عزیزم عرفان احمد صاحب انصاری ابن مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب انصاری ہیں۔

اسی طرح طاہر احمدیہ مسلم ہائی سکول اور ناصر احمدیہ مسلم ہائی سکول کے نتائج بھی سو فیصد رہے ہیں۔ الحمدللہ۔ جملہ اساتذہ کرام اور طلبہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

بقیہ:
(سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ناروے کی چند جھلکیاں)

مجلس عرفان

۹ اکتوبر ۹۶ء بروز بدھ شام ۷ بجے بعد نماز مغرب و عشاء مسجد میں مجلس عرفان منعقد ہوئی جس میں کئے گئے بعض سوالات حسب ذیل تھے۔

سوال: سورۃ فتح اور بعض دوسری جگہ یہ پیشگوئی ہے کہ آخری زمانے میں غلبہ اسلام مسیح کے ذریعہ ہوگا۔ اسی طرح یہ بھی ذکر ہے کہ آخری زمانے میں بہت شرک پھیلے گا اور تباہی آئے گی۔ یہ بھی لکھا ہے کہ یہود قیامت تک رہیں گے تو کیا یہ یہود ہوں گے جو شرک میں مبتلا ہوں گے یا مسلمان بگڑ کر شرک میں مبتلا ہو جائیں گے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی یہ پیشگوئی کہ میری امت یہود کی طرح ہو جائے گی اور فرقوں میں بٹ جائے گی اور ان کے نقش پر قدم بہ قدم چلے گی...... فرمایا یہ مسلمان ہی ہوں گے جو شرک میں مبتلا ہو جائیں گے اور بگڑ جائیں گے اور پھر ان کی پکڑ ہوگی۔ فرمایا یہ بات قطعی طور پر واضح ہے کہ مسیح موعودؑ کے متبعین کے ذریعہ ہی آخری زمانہ میں اسلام کا غلبہ ہوگا۔

ملائشیا کے ایک غیر احمدی دوست بھی اس مجلس میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ انڈونیشین زبان میں ہمارا MTA پر پروگرام آ رہا ہے، آپ اسے دیکھیں۔ فرمایا ملائشیا میں ڈش انٹینا پر پابندی ہے۔ انہوں نے یہ پابندی اس لئے لگائی ہے کہ گندے پروگرام نہ دیکھے جا سکیں اور میڈیا کے ذریعے جو بےحیائی پھیلائی جا رہی ہے یہ ملک اس سے محفوظ رہے۔ یہ اچھا خیال ہے لیکن اس کے نتیجہ میں MTA کے اچھے پروگراموں سے بھی لوگ محروم ہو رہے ہیں۔

ایک دوست نے سوال کیا کہ سلمان رشدی کی کتاب کے جواب میں کیا کوئی کتاب جماعت شائع کر رہی ہے؟

حضور نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک کتاب لکھی جا چکی ہے۔ ارشد احمدی صاحب نے حضور انور کی راہنمائی میں اس کا جواب تیار کیا ہے، اب وہ پریس میں اشاعت کے لئے تیار ہے۔

حضور نے یہ بھی فرمایا کہ قبل ازیں میں نے اپنے خطبات اور پریس کانفرنسوں اور سوال و جواب کی مجالس میں اس کا تفصیل سے جواب دیا ہے۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ کیا جیلیٹین کھانا جائز ہے؟

حضور نے فرمایا جائز ہے۔ یہ ہڈیوں سے تیار ہوتی ہے اور جو کیمیائی عمل ہوتے ہیں ان کے بعد اس کی شکل بالکل بدل جاتی ہے۔ حضور نے کیمیائی عمل کے نتیجہ میں ہیئت تبدیل ہو جانے کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ سبزیاں کھاتے ہیں۔ خصوصاً چنیوٹ کی سبزیاں اور اس میں سارے شہر کا گند ہوتا ہے اور وہ بھی چنیوٹ کا گند لیکن اس گند کے ذریعہ جو سبزی پیدا ہوتی ہے وہ بالکل پاک صاف ہوتی ہے۔ کیمیائی عمل بعض دفعہ بالکل شکل تبدیل کر دیتے ہیں۔

ایک دوست نے سوال کیا کہ مختلف اسلامی ممالک میں اسلامی قوانین رائج ہیں لیکن پاکستان میں جو کہ خالصتاً اسلام کے نام پر لیا گیا اس میں آج تک باوجود کوشش کے اسلامی قوانین رائج نہیں ہو سکے۔

حضور انور نے پوچھا کہ آپ کے خیال میں کس ملک میں رائج ہیں؟

حضور نے فرمایا اس وقت کہیں بھی اسلامی قانون رائج نہیں ہے۔ ہاں صرف اسلام کے نام پر علماء نے اپنا خودساختہ ذہنی قانون رائج کر دیا ہے۔

فرمایا پاکستان میں احمدیوں کو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے پر موت کی سزا ملتی ہے، کیا یہ اسلامی قانون ہے؟ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لایا جائے اور انہیں اس زمانے کا مہدی تسلیم کیا جائے تو توہین رسول ہو جاتی ہے اور موت کی سزا بھی ہے، کیا یہ اسلامی قانون ہے؟ حضور نے فرمایا یہ سب نام نہاد علماء کے فتوے ہیں ان کے دلوں کا گند ہے۔

ایک سوال کیا گیا کہ ریڈ وائن حرام ہے لیکن یہ Sauce وغیرہ تیار کرنے میں معمولی سی استعمال کی جاتی ہے تو کیا وہ Sauce بھی حرام ہے؟

حضور نے فرمایا ایسی باتوں میں نہیں پڑنا چاہئے۔ جو حرام ہے وہ حرام ہے خواہ تعداد زیادہ ہو یا کم ہو۔

حضور نے فرمایا اگر دودھ میں پیشاب کا ایک قطرہ بھی پڑ جائے تو کیا اسے آپ پی لیں گے۔ کراہت ہوگی اور ہاتھ نہیں لگائیں گے۔ اس لئے ایسے بہانے ہرگز تلاش نہیں کرنے چاہئیں۔

ایک سوال تھا کہ حضور نے اپنے درس میں فرمایا تھا کہ بائبل کا ترجمہ کر رہے ہیں....

حضور نے فرمایا کہ میں نے ترجمہ نہیں کہا تھا، یہ کہا تھا کہ ہم ریسرچ کر رہے ہیں۔ کمیٹیاں بنائی ہیں جو لندن، جرمنی اور ربوہ میں کام کر رہی ہیں تاکہ بائبل کی صحیح تفسیر پیش کی جاسکے اور اصل حقائق دنیا پر کھولے جائیں۔ جہاں دفاع کی ضرورت ہوگی ہم بائبل کا دفاع کریں گے۔

حضور نے اس مجلس میں یہ بھی فرمایا کہ ناروے میں عیسائیت کی تاریخ کب، کس طرح شروع ہوئی؟ یہاں کے اصل باشندے کون تھے؟ اب وہ کس طرح رہ رہے ہیں؟ عیسائیت کس طرح داخل ہوئی؟ ان سب امور پر تحقیق ہونی چاہئے۔

۱۰ اکتوبر ۹۶ء کو صبح ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ Furuset کے مقام پر نئی مسجد کی تعمیر کے لئے خرید کردہ زمین کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ جگہ موجودہ مشن ہاؤس سے ۱۷ کلومیٹر دور ہے۔

حضور انور نے اس موقع پر زمین کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور امیر صاحب کو مختلف ہدایات دیں۔ اس موقع پر مسجد کے نقشہ جات بھی ملاحظہ فرمائے اور مسجد کمیٹی کے ممبران کو شرف مصافحہ بخشا۔

شام چار بجے سے ساڑھے چھ بجے تک عام ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا جس میں بہت سے افراد خاندان نے حضور ایدہ اللہ سے ذاتی ملاقاتوں کا شرف حاصل کیا۔

استقبالیہ تقریب

شام ساڑھے چھ بجے نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ مشن ہاؤس سے تین کلومیٹر دور واقع ایک ہوٹل میں ایک استقبالیہ تقریب میں شرکت کی غرض سے تشریف لے گئے۔ مجلس سوال و جواب کی شکل میں منعقد ہونے والے اس استقبالیہ کا مقصد تھا کہ نارویجن قوم پر اپنا نیک اثر رکھنے والے شرفاء اور عمائدین کو حضور انور سے ملنے کا موقع فراہم کیا جائے۔

پروگرام کے مطابق یہ تقریب ۱۰ اکتوبر کی شام کو Radisson ہوٹل کے پرشکوہ بنکویٹ ہال میں منعقد ہوئی۔ اس کے شرکاء ناروے کے چنیدہ اور اہم اصحاب تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی آمد پر اس تقریب میں شمولیت کی دعوت پر تمام معززین نے نہایت خوشی اور اخلاص کا مظاہرہ کیا۔

وقت مقررہ پر جو عمائدین حضور انور کا نہایت اشتیاق سے انتظار کر رہے تھے ان میں کثرت سے شہری اور صوبائی حکومتوں کے نمائندے، ممبرز آف پارلیمینٹ، وزارت خارجہ اور وزارت انصاف کے نمائندے، وزیر خارجہ کا نمائندہ، تین مختلف قریبی کاؤنٹیز کے میئر، دو سابق میئر، سینئر جرنلسٹ، اساتذہ، ٹریڈ یونین لیڈر، سفارتکار اور تقریباً تمام بڑی سیاسی جماعتوں کے نمائندے شامل تھے۔

حضور کی آمد پر تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ کے ساتھ تقریب شروع ہوئی۔

سامعین کو سوالات کی دعوت دیتے ہوئے حضور انور نے انتہائی مشفقانہ اور دوستانہ انداز میں گفتگو شروع کی۔ جماعت کے ایڈیشنل امیر مکرم نور احمد تھروس بولستاد نے حضور کے ارشادات کا نارویجن ترجمہ کیا۔ تھوڑی ہی دیر میں حضور اور سامعین آپس میں گھل مل گئے۔

یہ ایک انتہائی اعلیٰ پایہ کی علمی مجلس تھی۔ حضور انور ناروے کے سوچنے اور سمجھنے والے اعلیٰ ترین دماغوں کے سامنے اسلام کی حقانیت اور دیگر مسائل پر گفتگو فرما رہے تھے۔ ناروے کے اعلیٰ سیاسی اور علمی راہنما اپنے اپنے انداز میں سوالات کر رہے تھے، ہر سوال کا جواب اس قدر مؤثر، تسلی بخش اور ہر پہلو کا احاطہ کرنے والا تھا کہ دو گھنٹے تک بغیر کسی وقفہ کے یہ سلسلہ جاری رہا۔ تقریب کے بعد ایک سینئر پارلیمینٹیرین نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہم حضور کے ارشادات کو اس قدر انہماک سے سن رہے تھے کہ ترجمہ کا وقفہ بھی ناگوار گزرتا تھا، دل چاہتا تھا حضور مسلسل اپنے زریں افکار ارشاد فرماتے رہیں۔

مختلف سوالات کے جوابات کے دوران حضور انور نے قانون سازی کے ذمہ دار منتخب نمائندوں کو بالخصوص اور دیگر اہل علم کو بالعموم مخاطب کرتے ہوئے توجہ دلائی کہ سخت قانون سازی کرنا اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو زیادہ اختیارات دے دینا، جرائم اور لاقانونیت کو ختم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ حضور انور نے مغربی سوسائٹی کے اس المیہ کا تفصیلی اور بےلاگ تجزیہ پیش کرتے ہوئے ناروے کی راہنمائی کرنے والے ان اہل فکر و دانش کو نصیحت کی کہ جرائم تو انسان کے اندر نفس سے پیدا ہوتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مغربی ممالک بےمحابا آزادی کے موجودہ تصور کے سامنے بند باندھیں اور بےلگام خواہشات پیدا کرنے والے وسائل پر نظر رکھیں۔

حضور نے وضاحت سے سمجھایا کہ کسی بالا ہستی یا طاقت کے سامنے جوابدہی کا جو تصور سچے مذہب کا خاصہ ہے اس سے ہرگز نہ بھاگیں، یہ آپ کی بقا کا ضامن ہے۔

رشدی کے متعلق ایک سوال کے جواب میں حضور نے انتہائی جرات سے مغربی دنیا کے اسلام کے بارے میں بغض اور عناد کا ذکر کیا۔ اور اس امر پر دکھ کا اظہار کیا کہ ایک بلین مسلمانوں کے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ کے بارے میں رکیک اور اخلاق سے گری ہوئی باتیں کرنے والوں کی غیر معمولی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے جبکہ کبھی بھی ایسا نہیں دیکھا گیا کہ خدا تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت مسیحؑ کی توہین کرنے والوں کو اس طرح سر آنکھوں پر بٹھایا گیا ہو۔

حضور انور نے قرآن کریم کے حوالہ سے عبداللہ بن ابی بن سلول کا واقعہ بیان کیا اور بتایا کہ جو اس نے توہین کی اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ردعمل کیا تھا۔ آخر اس کا جنازہ بھی پڑھانے کے لئے تیار ہو گئے اور جب حضرت عمرؓ نے آیت بھی یاد دلائی کہ یہ آپؐ پر اتری ہے تو فرمایا میں ۷۰ سے زیادہ مرتبہ استغفار کرلوں گا۔ فرمایا یہ اسلام ہے، یہ محمدؐ کا نمونہ ہے۔ اس کے علاوہ میں کسی اسلام کو نہیں جانتا۔ لیکن اس پر جو مغربی دنیا نے ردعمل دکھایا ہے وہ بہت تکلیف دہ ہے۔ بجائے اس کے کہ رشدی کی اس ذلیل حرکت سے نفرت کا اظہار کیا جاتا، اس کی حمایت کی گئی اور سب اس کی حمایت کے لئے کھڑے ہوگئے۔ حضور نے فرمایا قرآن تو یہ تعلیم دیتا ہے کہ بتوں کو بھی برا نہ کہو ورنہ وہ تمہارے خدا کو برا بھلا کہیں گے۔ فرمایا یہ اسلام ہے۔

حضور نے فرمایا اس وقت جب مسز تھیچر پرائم منسٹر تھیں، پریس کانفرس میں میں نے بتایا تھا کہ جو زبان آنحضرتؐ کی ازواج مطہرات کے لئے استعمال کی گئی ہے اگر وہ زبان کوئی ممبر اٹھ کر تھیچر کے لئے استعمال کرے تو آپ اسے پارلیمینٹ سے باہر نکال دیں گے۔ مسز تھیچر تو زندہ ہیں وہ خود بھی جواب دے سکتی ہیں لیکن وہ جو ایک ارب سے زیادہ لوگوں کا امام ہے، ان کا آقا و مطاع ہے اور اسے فوت ہوئے چودہ سو سال ہو چکے ہیں وہ خود جواب نہیں دے سکتا اس کے بارے میں ایسے کلمات کہے جائیں تو کیا آپ کا دل یہ گوارا کرتا ہے کہ آپ اس کی حمایت کریں گے اور ایسا کرنے والے کو شاباش دیں گے۔ فرمایا آپ خود اپنے آپ سے اس کا جواب پوچھیں، آپ کو جواب مل جائے گا۔

آخر میں حضور انور نے توجہ اور دلچسپی کے ساتھ اس مجلس میں شرکت پر سامعین کا شکریہ ادا کیا اور اس طرح یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

(رپورٹ عبدالماجد طاہر)

کوئی کلاہ نہ کوئی لبادہ رکھتے ہیں ۔۔۔ سفر نصیب ہیں احرام سادہ رکھتے ہیں
سلگ رہے ہیں جو ان منجمد پہاڑوں پر ۔۔۔ یہ پھول آگ ہیں جلنے کا مادہ رکھتے ہیں
ہمیں بتاؤ ملاقات کا طریقہ بھی ۔۔۔ کہ اس سے ملنے کا ہم بھی ارادہ رکھتے ہیں
ہمارے ہاں تو حکومت فقط اسی کی ہے ۔۔۔ نہ کوئی شاہ نہ ہم شاہزادہ رکھتے ہیں
ہم اس کے نام پہ خلقت میں بانٹنے کے لئے ۔۔۔ قبول ہو تو بدن کا برادہ رکھتے ہیں
اگر وہ ہے تو اسے چاہئے کہ بولے بھی ۔۔۔ "اگرچہ ہم تو توقع زیادہ رکھتے ہیں"
ہمیں تو ہیں کہ جو صحرائے بےتمنا میں ۔۔۔ شعور منزل و تکلیف جادہ رکھتے ہیں
تو آزما تو سہی حوصلے فقیروں کے ۔۔۔ مکان تنگ سہی دل کشادہ رکھتے ہیں
جھگڑ رہے ہو عبث آنسوؤں سے تم مضطر ۔۔۔ یہی تو ہیں جو سفر کا ارادہ رکھتے ہیں

(چوہدری محمد علی)

جلسہ اعظم مذاہب منعقدہ ۱۸۹۶ء بمقام لاہور میں

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے پیش کردہ مضمون کا تجزیہ

(طاہرہ صدیقہ ناصر)

(دوسری قسط)

تقریر ثانی
مولوی محمد حسین بٹالوی

وقت: تیسرا اجلاس جلسہ بروز پیر ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوا۔ یہ وقت مولوی عبداللہ صاحب کی تقریر کے لئے تھا جو کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے جلسہ کی انتظامیہ سے خصوصی درخواست کر کے حاصل کیا۔

پس منظر: مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اپنا مضمون جلسہ کے پہلے روز یعنی ۲۶ دسمبر کو مقررہ وقت میں پیش کر چکے تھے اس دوسری تقریر کی ضرورت کیوں پیش آئی اس کا پس منظر جاننا ضروری ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی المسیح الموعودؑ کا مضمون حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی نے جلسہ کے دوسرے روز یعنی ۲۷ دسمبر کو بعد از دوپہر پڑھ کر سنایا۔ مضمون کا وقت آغاز ڈیڑھ بجے دوپہر تھا لیکن شائقین حضورؑ کا مضمون سننے کے لئے پہلے ہی سے ہال میں موجود تھے اور سات، آٹھ ہزار کے مجمع نے اس مضمون کو سنا۔ مضمون کے لئے مقرر شدہ وقت دو گھنٹے تھا لیکن ماڈریٹر صاحبان نے حاضرین جلسہ کی دلچسپی اور مضمون کی افادیت کو دیکھتے ہوئے نہایت جوش اور خوشی کے ساتھ اجازت دی کہ جب تک یہ مضمون ختم نہ ہو تب تک جلسہ کی کارروائی کو ختم نہ کیا جائے۔

جلسہ کی رپورٹ میں تحریر ہے:

"ان کا ایسا فرمانا عین اہل جلسہ اور حاضرین جلسہ کی منشاء کے مطابق تھا کیونکہ جب وقت مقررہ گزرنے پر مولوی ابو یوسف مبارک علی صاحب نے اپنا وقت بھی اس مضمون کے ختم ہونے کے لئے دے دیا تو حاضرین اور ماڈریٹر صاحبان نے ایک نعرہ خوشی سے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ کی کارروائی ساڑھے چار بجے ختم ہو جانی تھی لیکن عام خواہش کو دیکھ کر کارروائی جلسہ ساڑھے پانچ بجے تک جاری رکھنی پڑی۔ کیونکہ یہ مضمون قریباً چار گھنٹہ میں ختم ہوا اور شروع سے اخیر تک یکساں دلچسپی و مقبولیت اپنے ساتھ رکھتا تھا"۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب، صفحہ ۸۰)

اس عرصہ میں سوالات مشتہرہ میں سے سوال اول یعنی "انسان کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی حالتیں" کا جواب مکمل ہوا۔ بقیہ سوالات کے جواب کے لئے کمیٹی نے جلسہ کا ایک دن بڑھانے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ رپورٹ میں درج ہے کہ:

"اس مضمون سے حاضرین جلسہ کو بلا استثناء احمدی و دیگر، ایسی دلچسپی ہو گئی کہ عام طور سے ایگزیکٹو کمیٹی سے استدعا کی گئی کہ کمیٹی اس جلسہ کے چوتھے اجلاس کے لئے انتظام کرے جس میں باقی سوالات کا جواب سنایا جاوے"۔

چنانچہ میر مجلس نے دوسرے روز کی کارروائی ختم کرنے سے پہلے اعلان کیا کہ:

"میرے دوستو آپ نے پہلے سوال کا جواب جناب مرزا صاحب کی طرف سے سنا۔ ہمیں خاص کر جناب مولوی عبدالکریم صاحب کا مشکور ہونا چاہئے جنہوں نے ایسی قابلیت کے ساتھ اس مضمون کو پڑھا۔ میں آپ کو مژدہ دیتا ہوں کہ آپ کے اس فرط شوق اور دلچسپی کو دیکھ کر جو آپ نے مضمون کے سننے میں ظاہر کی اور خصوصاً موڈریٹر صاحبان اور دیگر عمائد و روساء کی خاص فرمائش سے ایگزیکٹو کمیٹی نے منظور کر لیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے بقیہ حصہ مضمون کے لئے وہ چوتھے دن اپنا آخری اجلاس کرے"۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب، صفحہ ۱۴۰)

اگلے روز یعنی جلسہ کے مقررہ دنوں میں سے تیسرے دن ۲۸ دسمبر کو جلسہ کی کارروائی صبح ۱۰ بجے شروع ہونی تھی اور حسب پروگرام مولوی عبداللہ صاحب نے اپنا مضمون پیش کرنا تھا۔ (غالباً یہی وہ مولوی عبداللہ صاحب ہیں جنہوں نے گزشتہ شام اپنے مضمون کا وقت بڑھائے جانے کی درخواست کی تھی اور ان کے وقت میں بھی نصف گھنٹہ کا اضافہ کر دیا گیا تھا۔ (ملاحظہ ہو رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب)۔

جلسہ کی کارروائی شروع ہونے سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے جبکہ ابھی ساڑھے آٹھ بھی نہ بجے تھے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مقام جلسہ پر تشریف لے آئے۔ ان کے ساتھ خان بہادر جناب شیخ خدا بخش صاحب موڈریٹر تھے۔ خان صاحب موصوف نے چند ممبران اگزیکٹو کمیٹی سے جو انتظام مکان کے لئے پہلے سے وہاں موجود تھے یہ بیان کیا کہ جناب مفتی محمد عبداللہ صاحب جن کا وقت آج ہے وہ چند اتفاقات کے باعث نہیں آ سکتے اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کا وقت مولوی محمد حسین صاحب کو دے دیا جاوے۔

یہ وہ پس منظر ہے جس میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنی دوسری تقریر پیش کی۔ اس بات کا اندازہ ایک عام قاری بھی بخوبی کر سکتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ کے مضمون کی غیر معمولی پذیرائی اور اس کے لئے خصوصی طور پر وقت بڑھائے جانے کی وجہ سے مولوی صاحب کے دل میں بھی دوبارہ وقت حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ لیکن ہر دو مضامین کے اوقات بڑھائے جانے میں جو منظر ابھر کر سامنے آتا ہے اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

مولوی عبداللہ صاحب جنہوں نے صرف ایک شام قبل اپنے مضمون کا وقت بڑھائے جانے کی درخواست کی تھی ان کا اچانک "چند اتفاقات" کے باعث مضمون پیش نہ کرنا تعجب انگیز ہے اور دعوت فکر دیتا ہے۔

○○○

تجزیہ مضمون تقریر ثانی

معلوم ہوتا ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی پہلی تقریر پر اس وقت بھی یہ تبصرے ہوئے ہیں کہ وہ اصل مضمون سے بے تعلق تھی یا مولوی صاحب کو خود ہی اس کا احساس ہو گیا تھا۔ چنانچہ دوسری تقریر کے آغاز میں ہی یہ وضاحت دیتے ہیں:

"صاحبان جو آیات میں پڑھوں گا اور یہ بھی آیت میں نے پڑھی ہے اون میں سے کوئی آیت یا کوئی تشریح اون مطالب سے باہر نہیں جن مطالب کے واسطے جلسہ شائق ہے۔ پانچ سوالوں سے باہر کوئی آیت نہیں۔ میں نے بعض آیات کی تشریح میں نوٹ بھی کئے تھے مثلاً پیدائش وغیرہ کیونکہ وہاں انہی کا بیان تھا اور پھر اخلاق کا ذکر تھا مثلاً ہمدردی۔ بہت سا حصہ میرے بیان کا نبوت اور رسول کے متعلق تھا اور ان کے معجزات اور نبوت اگر وہ خارج از بحث سمجھا گیا تو وہ خارج نہ تھا وہ روحانی حالت کا پہلا درجہ ہے۔ کیونکہ روحانیت کا پہلا درجہ نبوت ہے۔ نبوت کی بحث روحانیت کی بحث ہے۔ لہذا میرا کوئی لفظ باہر نہیں تھا اب بھی وہی شروع کروں گا جس کا اس آیت میں ذکر ہے"۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۱۴۲)

اس کے بعد مولوی صاحب نبوت کی بحث شروع کر دیتے ہیں۔ نبوت کی اس بحث میں نباتات اور حیوانات کا ذکر کرتے ہیں یہ ذکر قریباً دو صفحات پر مشتمل ہے جبکہ کل تقریر دس صفحات پر مشتمل ہے۔

اس بحث کا وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں:

"انسان میں کل صفات جمادات نباتات اور حیوانات کے تھے۔ علاوہ ازیں اس میں قوت اور ادراک اور عقل بھی ہے کہ اس کے اس فعل کا یہ نتیجہ ہو گا یا ایسا قانون وہ بنائے یا ایسا گھر بنے جس کی تشریح آگے چل کر کروں گا۔ چونکہ اس میں قوت ارادی ہے اس لئے القا ہوا کہ گھر بنائے، شہر بنائے، مدنی بالطبع ہو۔ اس کی بعض حالتیں نباتاتی اور حیواناتی ہیں اور بعض حالتیں جو جسم کے لئے مختص ہیں کہ شہر میں رہے قانون بنائے اس میں خالص حالت روح کی ہے جس میں یہ کسی کا شریک نہیں"۔

(جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۱۴۴، ۱۴۵)

نبوت کی بحث میں اس اعتراض کا جواب دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی خاص شخص کو نبی کیوں چنتا ہے۔ فرماتے ہیں:

"اس قسم کا سوال کہ میں کیوں نبی نہیں بنا بالکل بے محل ہے۔ اس موقعہ پر مجھے تشریح انسان کرنی پڑی جس کے لئے ضرور ہے کہ میں انسان کے ہم جنسوں کا بیان کروں۔ اس لئے نباتات، حیوانات کا ذکر ضروری ہے۔ میں نیچے سے اوپر کو درجہ بدرجہ بیان کروں گا"۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۱۴۲)

اس کے بعد مولوی صاحب حیوانوں سے انسان کے ممتاز ہونے کی دو وجوہات بیان کرتے ہیں۔ یعنی ایک یہ کہ انسان میں قوت عقلیہ موجود ہے اور دوم یہ کہ اس میں قوت عملیہ موجود ہے۔ اور اس مقام پر سوال نمبر چار "کرم یعنی اعمال کا اثر دنیا اور عاقبت پر کیا ہوتا ہے" کا صرف نام لینے کی حد تک ذکر کرتے ہیں۔

پھر وہ قوت عقلیہ کی تشریح بیان کرتے ہیں اور اس کی ایک قسم قانون وغیرہ بنانے کے تعلق میں بیان کرتے ہیں۔ پھر قوت عملیہ کی دو شاخیں بیان کرتے ہیں ایک ارادہ کہ "اپنی زندگی کے اسباب بنانا" اور دوسری شاخ "روحانی کام" بیان کرتے ہیں۔ روحانی شاخ میں ایک تو اپنے ہم جنسوں کے ساتھ اور دوسرا اپنے رب کے ساتھ تعلق کے کام ہیں۔

مولوی صاحب کی بقیہ نصف تقریر جو کہ پانچ صفحات پر مشتمل ہے غیر متعلقہ بیان سے بھری ہوئی ہے۔ نبوت کی اس بحث کو جاری رکھتے ہوئے معجزہ کی حقیقت کے متعلق بیان کرتے ہیں جس کا اقتباس ہم ان کی تقریر اول کے تجزیہ کے دوران پیش کر چکے ہیں۔ اس کے مطالعہ سے قارئین بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ اگر انہوں نے کسی عنوان کے متعلق دوبارہ وضاحت دینے کا وعدہ پورا بھی کیا ہے تو کس حد تک اور کس معیار کا۔

پھر مولوی صاحب نبی کی ضرورت کے متعلق بحث کو جاری رکھتے ہیں اور فرماتے ہیں:

"ہاں تو صاحبو اس سوال کا جواب کہ قانون تو بن رہے ہیں نبی کی کیا حاجت ہے۔ اس کے دو جواب ہیں۔ بقیہ وقت ان کے جواب میں لگاؤں گا۔ اگر غور سے سنو گے تو فائدہ اٹھاؤ گے"۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۱۴۷)

سوالات مستفسرہ میں کہیں بھی یہ سوال نہیں اٹھایا گیا تھا کہ نبوت کی ضرورت ہے یا نہیں۔ لیکن مولوی صاحب نے اپنی بقیہ تقریر بھی اس خود ساختہ سوال کے جواب میں صرف کی جو کہ مطبوعہ رپورٹ کے ۴ صفحات پر مشتمل ہے اور یوں اپنی دوسری ساری تقریر اصل موضوع سے ہٹ کر بیان کی۔

جلسہ کی رپورٹ کے مطابق اس تقریر کے لئے انہوں نے مقررہ وقت سے زائد وقت لیا جس کی وجہ سے پروگرام میں کچھ رد و بدل کرنا پڑا۔ لیکن افسوس کہ وہ اپنی بیان کردہ دونوں تقاریر میں اسلام کی کامیاب وکالت کرنے میں ناکام رہے۔ قرآن کریم کی جو آیات انہوں نے پیش کیں ان میں سے کسی ایک کے بھی مطالب ایسے بیان نہ کر سکے کہ جس سے سننے والوں کے علم میں اضافہ ہو اور دل قرآن کریم کی تعلیم کی عظمت کے سامنے جھک جائیں۔

بہرحال جو بھی علوم مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں بیان کئے انہیں ہم نے پوری سنجیدگی اور دیانت داری سے اخذ کر کے بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ مولوی صاحب کا بیان اتنا بے ربط اور تشنہ ہے کہ پہلی بار پڑھنے سے انسان اس مضمون سے کچھ اخذ نہیں کر سکتا کہ مولوی صاحب کیا کہنا چاہتے ہیں۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کی سالانہ زر خریداری

برطانیہ پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور حکومت

[از قلم: مکرم ملک سیف الرحمان صاحب (مرحوم)]

آپ نے بنوامیہ اور بنوعباس دونوں حکومتوں کے دور دیکھے۔ قریباً باون سال بنوامیہ کے دور حکومت میں گزرے اور اٹھارہ سال بنوعباس کا دور دیکھا۔ بنوامیہ کے عروج کا زمانہ اور پھر زوال کے سارے مراحل آپ کی آنکھوں کے سامنے گزرے۔

آپ دونوں حکومتوں کے انداز کا پسند نہیں کرتے تھے اور علوی الہویٰ تھے اور دل سے چاہتے تھے کہ سادات کے نیک لوگ بر سراقتدار آئیں لیکن اس کے باوجود آپ نے کبھی بغاوت اور خروج علی الحکام میں حصہ نہیں لیا۔ آپ کا نظریہ یہ تھا کہ قائم شدہ حکومت کے ساتھ اس کے اچھے کاموں میں تعاون کرنا چاہئے۔ نصیحت اور خیرخواہی کے اصول کو آپ نے ہمیشہ مدنظر رکھا۔ آپ کا کہنا تھا کہ بغاوت فتنہ کا ایک انداز ہے۔ اس میں خون ریزی کے جو طوفان اٹھتے ہیں وہ حکام کے انفرادی ظلم و جور سے کہیں زیادہ بھیانک ہوتے ہیں اس لئے بغاوت کوئی طریق اصلاح نہیں۔

بنوامیہ کی حکومت نے بھی کوشش کی کہ وہ آپ کا قریبی تعاون حاصل کرے اور حکومت کے کاموں میں آپ شریک ہوں لیکن آپ نے کبھی کوئی عہدہ قبول نہ کیا۔ پھر بنوعباس کے دور میں بھی یہ کوشش ہوئی اور آپ پر زور دیا گیا کہ آپ قاضی کا عہدہ قبول کریں لیکن آپ اس پر راضی نہ ہوئے۔ حکومت آئمہ دین کا تعاون اس غرض سے حاصل کرنے کی متمنی رہتی تھی کہ عام پبلک ائمہ دین کا نمونہ دیکھ کر اطاعت شعار بن جائے، لیکن حکومت کی عام پالیسی ایسی نہ تھی کہ آئمہ دین حکومت میں شرکت کی طرز کا تعاون دیتے اور حکومت کا حصہ بنتے کیونکہ یہ بات حکومت کے ظلم و ستم میں شرکت کے مترادف ہوتی اور آئمہ دین یہ تاثر دینے سے پرہیز کرتے تھے اور کسی درجہ میں بھی حکومت کا آلہ کار بننے کے لئے تیار نہ تھے۔

ایک دفعہ عباسی خلیفہ ابوجعفر منصور نے آپ سے کہا کہ آپ قضاء کا عہدہ کیوں قبول نہیں کرتے۔ آپ نے جواب دیا کہ میں اس عہدہ کے لئے اپنے آپ کو اہل نہیں پاتا۔ منصور نے غصہ کے انداز میں کہا آپ جھوٹ بولتے ہیں آپ پوری طرح اس عہدہ کے اہل ہیں۔ امام صاحب نے بڑے ادب سے عرض کیا کہ اس کا فیصلہ خود امیرالمومنین نے کر دیا ہے۔ اگر میں جھوٹ بولتا ہوں جیسا کہ امیرالمومنین نے فرمایا ہے تو جھوٹا آدمی قاضی نہیں بن سکتا اور وہ اس ذمہ داری کا اہل نہیں۔ یہ برجستہ جواب سن کر منصور گم سم ہو کر رہ گیا اور اسے مزید سوال کرنے کی جرات نہ ہوئی۔

ایک اور موقعہ پر ابوجعفر منصور نے آپ سے خفگی کے رنگ میں کہا کہ میری حکومت میں نہ آپ کوئی عہدہ قبول کرتے ہیں اور نہ میری طرف سے بھجوائے ہوئے تحائف اور نذرانے لیتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ حکومت کے مخالف ہیں۔ آپ نے جواب دیا یہ بات نہیں قضاء کی ذمہ داریاں میں اٹھا نہیں سکتا۔ امیرالمومنین جو تحفہ دینا چاہتے ہیں وہ امیرالمومنین کا ذاتی مال نہیں بلکہ بیت المال کی رقم ہے جس کا میں مستحق نہیں کیونکہ نہ فوجیوں کے اہل و عیال سے میرا تعلق ہے اور نہ میں محتاج اور ضرورت مند ہوں اور بیت المال میں انہی گروہوں کا حق ہے۔ جب میں اس رقم کا حقدار نہیں تو اس کا لینا میرے لئے کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ اس پر منصور نے کہا کہ آپ یہ مال لے کر غرباء میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا امیرالمومنین کے وسائل مجھ درویش سے زیادہ ہیں آپ اچھی طرح جان سکتے ہیں کہ کون غریب ہے اور کون امیر اس لئے آپ کی تقسیم زیادہ مناسب ہوگی۔ غرض آپ نے سختیاں برداشت کیں، خلفاء اور حکام کے ظلم سہے، کوڑے کھائے، قید و بند کے مصائب جھیلے، کوفہ چھوڑ کر دارالامان مکہ کی طرف ہجرت کی لیکن حکومت وقت کا نہ کوئی عہدہ اختیار کیا اور نہ کوئی انعام یا نذرانہ قبول کیا۔ کوئی عہدہ قبول نہ کرنے کی وجہ ایک جگہ آپ نے خود بیان کی ہے۔ بنوامیہ کی طرف سے والی کوفہ ابن ہبیرہ نے جب آپ سے کہا کہ آپ محکمہ قضاء میں یہ عہدہ قبول کریں کہ حکومت کی مہر آپ کے پاس رہے اور جب تک آپ کی مہر ثبت نہ ہو کسی کا فیصلہ نافذ نہ ہو۔ اس پر آپ نے فرمایا "ھو یرید منی ان یکتب دم رجل یضرب عنقہ واختم انا علیٰ ذالک الکتاب فواللہ لا ادخل فی ذالک ابداً" کہ ابن ہبیرہ کا مقصد یہ ہے کہ وہ کسی کے قتل کا فیصلہ کرے اور میں اس پر اپنی مہر ثبت کروں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

ابوجعفر منصور کے اصرار کے بارہ میں آپ نے فرمایا "لا یصلح للقضاء الا رجل یکون لہ نفس یحکم بھا علیک و علیٰ والدک و قوادک و لیست تلک النفس لی" یعنی قاضی ایسے دل گردے کا ہونا چاہئے کہ اگر اسے آپ کے خلاف یا آپ کے بیٹوں اور سرداران لشکر کے خلاف فیصلہ کرنا پڑے تو بے دھڑک کرے لیکن میرا یہ دل گردہ نہیں ہے۔

دراصل آپ علم و عمل کی تربیت کے لئے اپنے آپ کو وقف رکھنا چاہتے تھے۔ دوسرے ائمہ فقہ کا بھی یہی انداز فکر تھا کہ حکومت کا کوئی عہدہ قبول کرنے کی بجائے حکومت کی ذمہ داریاں قبول کرنے والوں کی علمی و عملی تربیت کا فریضہ سرانجام دیں تاکہ وہ پبلک کی بہتر خدمت کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان ائمہ دین کے تربیت یافتہ علماء و صلحاء نے بعد میں حکومت کے بڑے عہدے قبول کئے اور اپنے علم اور اپنے انصاف کے ذریعہ عوام کی خدمت کا فریضہ سرانجام دیا اور اپنی رہنمائی کے کارناموں میں شہرت دوام پائی۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ نے ایک دفعہ اپنے شاگردوں کو جمع کیا۔ ان میں آپ کے ممتاز اور شہرت یافتہ شاگرد بھی تھے جن کی چالیس کے قریب تعداد تھی اور وہ آپ کی مجلس فقہ کے رکن تھے۔ آپ نے ان کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا میں نے تمہاری علمی اور عملی تربیت اس رنگ میں کی ہے کہ اب تم ذمہ داریاں اٹھانے کے قابل بن گئے ہو اور حکومت کے منہ زور گھوڑے کو قابو میں رکھ سکتے ہو۔ صدق و ثبات کے قدم مضبوطی کے ساتھ جما سکتے ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی محنت کو بار آور کیا۔ آپ کی خواہش کو شرف قبولیت بخشا۔ آپ کے شاگردوں کو بڑے بڑے عہدے ملے اور وہ ان عہدوں کے اہل ثابت ہوئے اور تاریخ ان کے کارناموں پر شاہد ناطق ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کا فقہی مزاج

امام ابوحنیفہؒ کا فقہی منہاج یہ تھا کہ سب سے پہلے قرآن کریم پر غور کرتے اور اس سے رہنمائی حاصل کرتے۔ اگر قرآن کریم میں تصریح نہ ملتی تو سنت ثابتہ کی پابندی کرتے۔ اگر سنت میں وضاحت نہ ہوتی تو صحابہؓ کے اجتماعی عمل کی پیروی کرتے اور اگر مسئلہ زیر غور کے بارہ میں ان کا کوئی اجتماعی عمل معلوم نہ ہوتا تو پھر صحابہؓ کے مختلف اقوال میں سے اس قول کو اختیار کرتے جو ان کی سمجھ کے مطابق قرآن کریم یا سنت ثابتہ کے عمومی منشاء کے قریب تر ہوتا۔ اس کے بعد دوسرے ذرائع علم و استنباط مثلاً قیاس، استحسان اور عرف وغیرہ کو اختیار کرتے اور استخراج مسائل وغیرہ کا فریضہ سرانجام دیتے۔ تدوین فقہ کے یہی ذرائع آپ کے سامنے تھے اور انہی ذرائع کو اختیار کرنے کی آپ نے اپنے شاگردوں کو تلقین کی۔

آپ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ ہم نے اپنی سمجھ کے مطابق مذکورہ بالا مآخذ سے مسائل مستنبط کئے ہیں اگر کوئی اور اس سے بہتر استنباط اور اجتہاد پیش کرے تو ہم اس کی پیروی کریں گے اور اپنی رائے پر ہمیں اصرار نہیں ہوگا۔ اگر آپ نے کسی روایت کا انکار کیا یا وہ نظرانداز ہوئی تو اس کی وجہ یہ ہوتی تھی کہ وہ روایت بوجوہ ان کے نزدیک ثابت نہیں تھی یا زیادہ ثقہ روایت ان کے علم میں تھی یا ایسی کوئی روایت ان کے علم میں نہیں آئی تھی۔ کیونکہ روایات بہت بعد میں جمع ہوئی ہیں اور بتدریج ان میں اضافہ ہوا ہے جیسا کہ سنت و حدیث کے باب میں گزر چکا ہے۔ نیز آپ کے زمانہ میں مختلف اسباب کی وجہ سے وضع احادیث کا زور بڑھ گیا تھا اس وجہ سے بھی اخذ روایات میں آپ بڑی احتیاط برتنے پر مجبور تھے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے تدوین فقہ میں ایک اور نیا انداز بھی اختیار کیا تھا۔ آپ نے ممکنہ مسائل زندگی کا جائزہ لے کر اور ان کے بارہ میں سوالات ترتیب دے کر قرآن کریم، احادیث نبویہ اور اصول استخراج کی مدد سے ان سوالات کے جواب تلاش کئے اور انہیں مدون کرایا تاکہ ضرورت کے وقت ارباب علم ان جوابات سے مدد لے سکیں۔ اس طرح آپ کے شاگردوں کی کوشش اور آپ کی رہنمائی سے "فقہ تقدیر" یا "فقہ فرضی" کا ایک بہت بڑا ذخیرہ مہیا ہو گیا۔

یہ انداز تدوین دوسرے ائمہ اور علماء کو پسند نہ تھا۔ اس وجہ سے آپ پر اعتراض بھی ہوئے، سخت تنقیدیں بھی ہوئیں۔ ان کی رائے تھی کہ جب کوئی واقعہ سامنے آئے اس سے سابقہ پڑے تو پھر اس کے حل کی کوشش ہونی چاہئے اور جواب تلاش کرنا چاہئے۔ پہلے سے امکانی سوال گھڑ گھڑ کر یا فرضی صورتیں بنا بنا کر ان کے جواب تلاش کرنے کی کوشش ایک بدعت اور نقصان کا باعث ہے۔ لیکن آپ کا کہنا تھا کہ یہ سب کچھ نیک نیتی، علم کی ترقی اور تصقیل ذہنی کے لئے کیا گیا ہے اور بعد میں قریباً تمام ائمہ کے شاگردوں نے تدوین کے اس نہج کو اپنایا اور فقہ کے بڑے بڑے دائرۃ المعارف تیار ہوئے۔ مدونہ سحنون جو ۳۶ ہزار مسائل پر مشتمل مالکی فقہ کی کتاب ہے اسی طرح المختصر الکبیر لابن عبدالحکم، مغنی لابن قدامہ اور محلی ابن حزم اس کی بہترین مثالیں ہیں اور فقہی مسائل کے بہت بڑے ذخیرہ پر مشتمل ہیں۔

امام ابوحنیفہؒ اور تدوین کتب

امام ابوحنیفہؒ نے بذات خود کوئی بڑی کتاب نہیں لکھی۔ بعض چھوٹے چھوٹے رسائل آپ کی طرف منسوب ہیں جیسے "الفقہ الاکبر" جس میں عقائد کا ذکر ہے، کتاب العالم والمتعلم جس میں آداب تعلیم کا بیان ہے، آپ کا ایک خط اس زمانہ میں ایک مشہور عالم عثمان البتی کے نام ہے جس میں مسئلہ ارجاء کی وضاحت کی گئی ہے۔ علم فقہ کے بارہ میں آپ کے مسلک کی تفصیلات آپ کے دو لائق شاگردوں نے محفوظ کی ہیں۔ یہ دونوں شاگرد تاریخ فقہ میں "صاحبین" کے نام سے مشہور ہوئے۔ ان میں سے ایک حضرت امام یعقوب بن حبیب الانصاری ہیں جو اپنی کنیت "ابویوسف" کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ دوسرے حضرت امام محمد بن حسن الشیبانی ہیں۔

امام ابویوسفؒ ہارون الرشید کے عہد میں قاضی القضاۃ کے عہدہ پر فائز تھے جو خلافت عباسیہ میں ایک معزز عہدہ تھا اور آپ ہی پہلے شخص ہیں جو اس عہدہ پر فائز ہوئے اور قاضی القضاۃ کے لقب سے شہرت پائی۔ آپ نے دولت عباسیہ میں جو قاضی مقرر کئے وہ زیادہ تر حنفی المسلک تھے جس کی وجہ سے ساری مملکت میں حنفیوں کا اثر و رسوخ بڑھ گیا۔ امام ابن حزم الاندلسی کہا کرتے تھے کہ دو فقہی مذہبوں نے حکومت کی سرپرستی میں ترقی کی۔ خلافت عباسیہ میں حنفیت کو ترقی کا موقعہ ملا اور خلافت ہسپانیہ میں مالکی مذہب پروان چڑھا۔ ایک وقت میں جبکہ مصر اور شام میں ایوبی برسراقتدار تھے اور ماوراء النہر میں سلطان محمود سبکتگین کی حکومت تھی شافعیوں کی پوزیشن بھی یہی تھی اور شافعیت سرکاری مذہب تھا۔

حضرت امام یوسفؒ صاحب تصنیف تھے۔ آپ کی تصنیف "کتاب الخراج" کو بہت زیادہ شہرت ملی۔ اسی طرح آپ کی دوسری تصنیف "کتاب الآثار" اور رسالہ "اختلاف ابن ابی لیلیٰ" اور "الرد علیٰ سیرالاوزاعی" بھی مشہور ہیں۔ امام ابویوسف ۱۸۳ھ میں فوت ہوئے آپ نے بے شمار دولت ترکہ میں چھوڑی۔ آپ کی وصیت تھی کہ آپ کے ترکہ سے ایک لاکھ درہم مکہ کے غرباء میں اور ایک لاکھ مدینہ کے مستحقین میں اور ایک لاکھ بغداد کے حاجت مندوں میں تقسیم کئے جائیں اور ایک لاکھ اس شہر کے لئے مختص ہو جہاں ان کا بچپن گزرا، جہاں انہوں نے دولت علم

باقی صفحہ نمبر ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

Attanayake & Co.
Solicitors
Consult us for your legal requirements such as:
Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Domestic Violence, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact:
ANAS AHMAD KHAN
204 Merton Road London SW18 5SW
Phone: 0181-333-0921 &
0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

خطبہ جمعہ

آئندہ زمانوں کے جو نقشے ابھر رہے ہیں ان میں ایک یہ بھی نقشہ ہوگا کہ ایک عظیم عالمی جلسے میں جہاں کئی ملین احمدی شامل ہو رہے ہوں گے وہاں بیک وقت ۱۰، ۱۵ بڑی بڑی زبانوں میں جلسے ہو رہے ہوں گے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۶ ستمبر ۱۹۹۶ء مطابق ۶ تبوک ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝
يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

(سورہ الاحزاب: ۷۱ و ۷۲)

پچھلے دو مہینے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دو اہم مرکزی جلسوں کی وجہ سے بہت مصروفیت میں گزرے ایک یوکے کا جلسہ اور ایک جماعت جرمنی کا جلسہ، دونوں کے اپنے اپنے الگ الگ رنگ اور الگ الگ مزاج ہیں۔ جہاں تک جماعت یوکے کے جلسے کا تعلق ہے یہ فی الحقیقت عالمی نوعیت کا ان معنوں میں ہے کہ تمام دنیا سے، ہر جگہ سے کچھ نہ کچھ لوگ جو توفیق رکھتے ہیں ضرور اس جلسے پر پہنچ جاتے ہیں اور وہ مرکزی حیثیت جو کبھی ربوہ کے جلسوں کو نصیب تھی اس شان کے ساتھ تو نہیں، اس کثرت کے ساتھ تو نہیں مگر مزاج کے طور پر ضرور یوکے کی جماعت کے جلسے کو نصیب ہو چکی ہے۔ جرمنی کا جلسہ اپنی نوعیت کی الگ شان رکھتا ہے اس میں جو آنے والوں کا ہجوم ہے اور شامل ہونے والوں کی کثرت وہ محض کثرت کی بناء پر نہیں بلکہ مختلف قوموں کی نمائندگی کے لحاظ سے جو چند ہیں ایک غیر معمولی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ وہ صرف افراد کی کثرت نہیں بلکہ قوموں کی بحیثیت قوموں کے شمولیت کی کثرت بھی ہے۔

ربوہ کے جلسے میں بھی اور یوکے کے جلسے میں بھی اگرچہ ہر قوم کے لوگ آتے رہے، ہر ملک کے لوگ آتے رہے، آتے ہیں، انشاء اللہ آتے رہیں گے مگر باقاعدہ اس طرح باجماعت کے طور پر کثرت سے دوسری قوموں کے لوگوں کا آنا یہ جرمنی کا ہی حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز جرمنی کو بخشا ہے۔ چنانچہ اس سال جو ہجوم کی کثرت دیکھی تو امیر صاحب نے اس بارے میں مجھ سے ذکر کیا کہ اب اتنے مختلف زبانوں والے بیک وقت سنبھالنے مشکل ہو رہے ہیں اور اس کا کیا حل ہو سکتا ہے۔ اتفاق سے جو حل میرے ذہن میں آیا اسی حل کی وہ بھی سوچ رہے تھے کہ جرمنی کا جلسہ بیک وقت دو تین قوموں کا جلسہ ہو رہا ہو اور ایک جلسہ اور ایک پنڈال نہ ہو بلکہ بوزنین مقررین بوزنین زبان میں اپنا جلسہ جاری رکھیں اور البانین مقررین البانین زبان میں اپنا جلسہ جاری رکھیں۔ ان کے علماء ان سے اسی طرح گفتگو کر رہے ہوں جیسے ہمارے ہاں لجنہ کا جلسہ، خواتین کا الگ ہو رہا ہوتا ہے اور مردوں کا الگ اور بعض تقریبات اکٹھی ہو جاتی ہیں۔

تو اب جو قومی پھیلاؤ کے دن آئے ہیں جب فوج در فوج لوگ داخل ہو رہے ہیں تو اس کے سوا چارہ نہیں رہا کہ ایک جلسہ اپنے بہت سے پہلو دائروں کی صورت میں رکھتا ہو اور ایک وسیع جلسہ ان سب دائروں پر محیط ہو اور اس میں بعض ایسی مصروفیات ہوں جن میں سب کو اکٹھا شریک ہونے کا موقع ملے مثلاً جو بھی خلیفۃ المسیح ہو اس وقت اس کی تقریر اور بعض مرکزی علماء کی تقاریر یا بعض بیرونی وفود کی آمد پر ان کو جو موقع دیا جاتا ہے کچھ بات کرنے کا، ایسی تقریبات ہیں جو سب میں مشترک ہو سکتی ہیں تاکہ جلسے کی وحدانیت بھی قائم رہے اور اس کے جو پھیلاؤ کے تقاضے ہیں وہ بھی پورے ہوں۔ ورنہ مشکل یہ پیش آتی ہے کہ البانین لوگوں کے لئے صرف وہ خطاب ہی رکھا جائے جو میں ان کے ساتھ بیٹھ کر ان سے مجلس کرتا ہوں تو باقی وقت جلسے میں ان کا دل نہیں لگتا اور اکثر صبح آئے اور پھر رات کو واپس چلے گئے اور اس افراتفری کے عالم میں وہ اپنے آپ کو جلسے کا اس طرح جزو نہیں سمجھ سکتے جیسا ہر شامل ہونے والے کو سمجھنا چاہئے۔

ایک حل اس کا ہم نے یہ کیا تھا کہ البانین اور بوزنین مہمان جو ہزارہا کی تعداد میں آتے ہیں ان کے سپرد ذمہ داریاں کر دی تھیں اور جن کے سپرد وہ ذمہ داریاں کی گئیں ان کے اخلاص میں غیر معمولی ترقی ہوئی۔ انہوں نے بڑی ذمہ داری کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سی باتوں میں پرانے کارکنوں سے بھی بڑھ کر نمونے دکھائے مگر وہ چند لوگ ہیں جو اس طرح منسلک ہو جاتے ہیں، اکثریت اجنبی رہتی ہے اور سوائے اس خطاب کے یا ان خطابات کے جو ان کو سامنے رکھ کر ان سے کئے جاتے ہیں وہ جلسے کا حصہ نہیں بنتے۔ تو اس تجویز کو ابھی تک ہم نے آخری صورت تو نہیں دی مگر مجھے لگتا ہے کہ آئندہ زمانوں کے جو نقشے ابھر رہے ہیں ان میں ایک یہ بھی نقشہ ہوگا کہ ایک عظیم عالمی جلسے میں جہاں کئی ملین احمدی شامل ہو رہے ہوں گے وہاں بیک وقت دس پندرہ بڑی بڑی زبانوں میں جلسے ہو رہے ہوں گے۔ ان کے علماء ان سے خطاب کر رہے ہوں گے اور جہاں مرکزی خطابات آئیں گے وہاں سب اس میں شریک ہو جائیں گے۔ تو یہ نقشہ جو ابھر رہا ہے اس کا آغاز جرمنی سے ہونے والا ہے۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ امیر صاحب جرمنی اس بات کو یاد رکھتے ہوئے اس کا جو انتظامی ڈھانچہ ہے وہ تیار کریں گے اور آئندہ سال ہم اس پر تجربہ کرکے دیکھیں گے انشاء اللہ۔

تو یہ مصروفیات جو جلسہ جرمنی کی وجہ سے تھیں وہ بھی بہت گہری اور اپنی توجہات کے لحاظ سے بہت پھیلی ہوئی تھیں۔ نہ صرف یہ کہ وہ پروگرام جو آپ نے بھی ٹیلی ویژن پر دیکھے ان میں حصہ لینے کا موقع ملا بلکہ بہت سے ایسے امور تھے جو ٹیلی ویژن پر دکھانے والے امور نہیں تھے، آپس کے مشورے تھے، منصوبہ بندیاں تھیں۔ اور ان پر بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی ٹھوس کام کرنے کی توفیق بھی ملی اور بہت سی نئی نئی راہیں احمدیت کی ترقیات کی خدا تعالیٰ کے فضل سے روشن ہوئی ہیں۔ اور جرمنی کے جلسے میں ضمنی جلسے جو آ جاتے ہیں ایک اس میں سے ہالینڈ ہے، ایک بلجیئم ہے اور آتے جاتے ان دونوں جماعتوں کو بھی اللہ کے فضل سے فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ پس یہ جو غیر معمولی جلسوں کی مصروفیت کا کام تھا جس میں زیادہ تر بیرونی مہمانوں کے آنے کے تقاضے جو ہیں اور آئندہ جلسے کے پروگرام بنانے اور نئی راہیں جو کھلتی ہیں ان پر زیادہ ہمت اور خلوص کے ساتھ قدم آگے بڑھانے کے منصوبے طے کرنے ہیں یہ ایک حصہ تو پورا ہوا لیکن کچھ حصہ ایسا ہے جو ابھی پھیلا پڑا ہے آئندہ سال پر اور وہ انشاء اللہ جاری رہے گا۔ اس کی سوچ بچار، فکر کرنا، منصوبے بنانا۔ لیکن وہ جو مرکزی کام مستقل نوعیت کے ہیں اب میں ان کی طرف لوٹا ہوں تو بہت بڑا انبار لگا ہوا ہے کاموں کا اور حیرت ہوتی ہے کہ اتنی دیر الگ رہ کر یہ ضروری کام کیسے پیچھے رہ گئے۔ تو اب انشاء اللہ تعالیٰ زیادہ تر توجہ انہی امور کی طرف دی جائے گی جو مستقل ہیں اور اس کی Volume یعنی اس کی مقدار اتنی بڑھ چکی ہے کہ ایک دن بھی اگر باہر رہ جائے یہاں سے تو پیچھے جو کام ہیں وہ ڈھیریوں میں اونچے ہونے شروع ہو جاتے ہیں، ڈھیر لگ جاتے ہیں ان کے۔ مگر اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے۔ یہ ایک بہت ہی اہم بات ہے جسے آپ کو ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ جو کام ڈالتا ہے وہ توفیق بھی دیتا ہے اس لئے اس بارے میں آپ کو قطعاً فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کام بڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ وقت میں برکت بھی بڑھا دیتا ہے۔ کام کرنے والے، خدمت کرنے والے از خود دلوں میں جوش لے کر آگے آتے ہیں اور کبھی بھی اس پہلو سے کمی محسوس نہیں ہوئی۔ اور جو کام مجھے کرنے ہیں وہ مجھے ہی کرنے ہوتے ہیں، وہ بانٹے نہیں جا سکتے۔ اور ان کاموں کے بڑھنے کے باوجود خدا تعالیٰ نے یہ مدد کا سلسلہ ایسا جاری رکھا ہے کہ کبھی بھی یہ محسوس نہیں ہوتا کہ کام حد استطاعت سے آگے نکل گئے ہیں۔ تو بعض لوگ گھبراتے ہیں اور پریشان ہوتے ہیں کہ آپ پہ اتنے بوجھ پڑ گئے ہیں۔ اب آپ ان کو بانٹنا شروع کریں۔ جو فیصلے والی باتیں ہیں آخری وہ اس لئے ہمیشہ خلافت کے ساتھ منسلک رہیں گی کہ فیصلوں کے ساتھ بہت سے غور ہیں، بہت سی باتیں ہیں جو عمومی نظر رکھنے کے بغیر فیصلے ہو ہی نہیں سکتے اور جہاں بھی وہاں کمی آئی ہے وہاں فیصلے غلط ہو گئے ہیں۔ اس لئے جو کام سارے عالم کے ایک مرکزی نمائندے کو کرنے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے کہ مرکزی دماغ کا کام کرے وہ کام بانٹے نہیں جا سکتے سوائے اس کے کہ کوئی آفت آ جائے۔ تو بعض دفعہ دل میں بھی ایک مرکز بن جاتا ہے لیکن اصل مرکز جو خدا تعالیٰ نے بنایا ہے وہ ایک مرکز ہے سوچ کا، اور بدن کے کام بھی تو دیکھیں کتنے پھیل چکے ہیں۔ اگر آپ کو پتہ لگے کہ کتنے کام ہیں جو انسان کا وجود کرتا ہے تو اس کے تصور سے ہی دماغ مختل ہو جائیں۔ ان کی تفاصیل لکھنے بیٹھیں تو عمریں گزر جائیں تو تفاصیل لکھ نہیں سکتے۔

اس میں راز یہ ہے کہ تدریج اور ترقی کی جو Evolution کا رنگ رکھتی ہو اس کی برکتوں سے بعض کام

اپنی ذات میں مکمل ہوتے چلے جاتے ہیں اور سوچنے والا دماغ ان سے بالا ہو کر ان پر نظر تو رکھتا ہے مگر وہ کام پھر اتنی توجہ نہیں چاہتے یہاں تک کہ ہر سال ایک منزل اونچی ہو جاتی ہے اور "ثم استویٰ علی العرش" کا مضمون انسان پر روشن ہو جاتا ہے۔ کہ کتنا عظیم کائنات کا کام ہے جس کا وہم و گمان بھی اگر انسان کروڑہا کروڑ سال تک زندہ رہے تو نہیں کر سکتا۔ ناممکن ہے اس کی اتھاہ کو پہنچ سکے۔ لیکن اس کے باوجود خدا نے وہ کام کئے اور کروائے اور اس کی تربیت دی اور نظام از خود جاری ہوگیا گویا کہ از خود جاری ہو گیا حالانکہ از خود جاری نہیں ہے۔ اس پر فرشتے مقرر فرمائے، ہر ایک کا ایک نگران مقرر کیا، ان نگرانوں کے اور نگران بنائے یہاں تک کہ سارے کام اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یوں چل پڑے جیسے کوئی نگران ہی نہیں ہے، از خود ہی جاری ہو گئے ہیں۔

> **قول سدید کا مطلب یہ ہے کہ جہاں آپ سے کوئی بات پوچھی جاتی ہے یا جہاں آپ نے بیان کرنی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی بیان کردہ حدود کے دائرے میں ہے وہاں لازماً آپ نے قول سدید سے کام لینا ہے۔**

یہ جو نظام کائنات ہے خدا تعالیٰ نے مذہب میں بھی یہی نظام جاری فرمایا ہے اور ذمہ داریوں کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اگر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی حکمت اور اللہ تعالیٰ کی دکھائی ہوئی راہوں پر چلتے ہوئے انسان کام کرے تو اس فکر کی ضرورت نہیں رہتی کہ کام بہت بڑھ گیا ہے۔ دماغ سے زیادہ اپنے وجود کو سنبھالنے کا جو کام ہے وہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ہر شخص کا دماغ اپنی ذات کے محدود دائرے میں ہی اتنے کام کرتا ہے کہ میں نے جیسا کہ بیان کیا ہے اگر آپ اس کا تصور باندھنے کی کوشش کریں تو آپ کی طاقت ہی نہیں ہے۔ ہر حکم جو دماغ دیتا ہے ہر حرکت کے لئے اس کے ساتھ جو بجلی کی لہریں دماغ کے چھوٹے سے محدود دائرے میں آگے پیچھے حرکت کرتی ہیں اور تمام نظام کو منسلک کرتی ہیں اس ایک حکم کے ساتھ اور اس کے نتائج کے ساتھ اس کے متعلق سائنس دان کہتے ہیں کہ لاکھوں میل کا سفر بجلی کے کوندوں کا ہر حکم کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ اس نے یاد داشت کے مرکز تک بھی پہنچنا ہے اور اس نے جسم کے ہر خلیے کو اس کی تعلیم دینی ہے کہ اس کا نتیجہ تم پر کیا ہوگا کیا اثر اس پر پڑے گا۔ یہ بہت ہی تفصیلی اور گہرا مضمون ہے لیکن ہر حکم کے وقت دماغ کے اندر جو رابطے ہیں وہ بجلی کے رابطے وہ لاکھوں میل سفر کر جاتے ہیں اور یہ نظام آناً فاناً تو نہیں پیدا ہوا۔ اس کے لئے ایک ارب سال لگے ہیں کہ رفتہ رفتہ وہ آگے بڑھا ہے لیکن جب بڑھ گیا تو ایسا آسان ہوگیا یوں لگا جیسے کام ہو ہی نہیں رہا۔ ہر آدمی اپنی ذات سے غافل سویا رہتا ہے، اس کا نظام خود بخود حرکت میں رہتا ہے لیکن سوتے ہوئے بھی دماغ کوئی کام ضرور کر رہا ہوتا ہے۔ یہ جو پہلو ہے یہ روحانی دنیا میں بھی اسی طرح جاری ہوتا ہے اور آگے بڑھتا ہے اور کام اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ منظم ہوتے چلے جاتے ہیں اور "استویٰ علی العرش" والا مضمون روشن ہوتا جاتا ہے اور انسان ایک عرش سے دوسرے عرش، دوسرے عرش سے تیسرے عرش پر ترقی کرتا ہے۔ یہ وہ دور ہے جس میں جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیابی سے داخل ہو کر اب آگے بڑھ رہی ہے۔

اس لئے جتنے بھی کام بڑھیں گے ایک ذرے کا بھی وہم نہ کریں کہ خلیفہ کی طاقت سے بڑھ جائیں گے۔ جو مرکزی نظام خدا نے قائم کیا ہے وہی جاری رہے گا اور وہی سارے کام سنبھالے گا اور ساری ذمہ داریاں ادا کرے گا اور ساتھ ساتھ جو تائیدی نظام ہے سلطان نصیر بنتے چلے جاتے ہیں وہ اپنا اپنا کام کرتے چلے جائیں گے لیکن ہر دفعہ ریفرنس دماغ کو جاتا ہے۔ اور یہ جو ریفرنس جانے والی بات ہے یہ بڑی حیرت انگیز بات ہے۔ سوتے ہوئے میں بھی جسم کے اعضاء میں جگہ جگہ جو تبدیلیاں واقع ہو رہی ہیں ان کا ریفرنس ایک دماغ کو ضرور جاتا ہے یعنی ایک حوالہ جاتا ہے کہ یہ یوں ہو رہا ہے اس کو ریکارڈ کر لو اور یہ یوں ہونا چاہئے کہ نہیں ہونا چاہئے تو اس لئے ریفرنسز جتنے بھی ہوں اگر نظام مرتب ہو تو اس کے نتیجے میں طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں پڑتا۔

مگر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جس رفتار سے جماعت ترقی کر رہی ہے اس میں مزید دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اور یہ مضمون میں نے اس لئے کھول کر بیان کیا ہے باوجود اس کامل یقین کے کہ خدا تعالیٰ خود توفیق دے گا اور بڑھائے گا دعا کا خانہ اپنی جگہ موجود رہتا ہے اور اس سے فرق پڑتا ہے۔ جتنی زیادہ دعائیں مددگار ہوں اتنا ہی انسان اللہ تعالیٰ کی تائید کو آسمان سے اترتا دیکھتا ہے اور محسوس ہوتا ہے کہ یہ دعائیں ہیں جو پھل لا رہی ہیں۔ اس لئے جماعت دعاؤں سے غافل نہ ہو۔ اور دعاؤں والا جو مضمون ہے اس میں فتنوں کو بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ ایک انسان اگر لاعلمی میں کوئی فیصلے کرتا ہے تو ان فیصلوں میں اسی حد تک خامی پیدا ہو سکتی ہے اور دشمن ہمیشہ چھپ کر وار کرتا ہے اور جب تک اس کے وار کا طریقہ معلوم نہ ہو، اس کی واردات کا اندازہ، طریق معلوم نہ ہو اس وقت تک انسان صحیح طرح اس کے خلاف اگر طاقت رکھتا بھی ہو تو دفاع کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اچانک حملے کا جو فلسفہ ہے جنگوں میں استعمال ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ ایک چھوٹا دشمن بھی بڑے دشمن پر غالب آ جاتا ہے اگر سرپرائز (Surprise) کا ایلیمنٹ (Element) آ جائے، اچانک پن اس میں آ جائے۔ تو دشمن چونکہ ہمیشہ سازش مخفی کرتا ہے اور قرآن کریم نے شیطان کے حوالے سے یہ بات ہم پر خوب کھول دی ہے کہ شیطان تمہیں وہاں سے دیکھ رہا ہے جہاں تم اسے نہیں دیکھ رہے۔ وہاں سے وار کرتا ہے جہاں تمہیں پتہ نہیں۔ اس لئے خدا کی پناہ میں آنے کا مضمون ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ انسان اپنی تمام صلاحیتوں کے باوجود ان دیکھے حملے کے خلاف مؤثر دفاع نہیں کر سکتا لیکن وہ حملے جو دکھائی دیں اس میں بھی بسااوقات مزید مدد کی ضرورت پڑتی ہے۔ مگر ان دیکھے حملے تو بہت ہی شدید اور مہلک ہو جاتے ہیں۔ پس اس پہلو سے دعا جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان دیکھی چیزوں کو ہمیں دکھا دے اور وقت پر دکھا دے اور پھر ان کی جوابی کارروائی کی توفیق عطا فرمائے، حکمت بخشے اور اس حکمت کے منصوبے کو جو انسان بناتا ہے اس پر عملدرآمد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تو دعاؤں کا خانہ تو اپنی جگہ ہمیشہ رہے گا اسے نظر انداز کرنا بےوقوفی اور خودکشی ہے۔ پس جہاں خدا مالک اور انسان متوکل ہے اور خدا اس کا وکیل ہے یعنی توکل کرنے والا انسان ہے اللہ تعالیٰ اس کا وکیل بن جاتا ہے ایسی صورت میں بھی قرآن کریم بار بار دعاؤں کی طرف متوجہ فرماتا ہے۔ جو زیادہ دعائیں کرے گا اس کا زیادہ وکیل اللہ ہو جائے گا اور جو جتنا توکل کرے گا اتنا ہی ساتھ دعائیں بھی بڑھائے گا کیونکہ توکل کا مضمون دعا چاہتا ہے۔ توکل کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے تو جو کرنا تھا کر لیا مگر ہم جانتے ہیں کہ ہم کمزور ہیں، نا اہل ہیں، ہر چیز پہ ہماری نظر نہیں، عالم الغیب تو درکنار، عالم الشھادہ بھی پورے نہیں ہیں، اس لئے ہمارے منصوبوں میں ضرور خامیاں رہ گئی ہیں۔ لیکن جو پوری کوشش کے باوجود خامیاں رہ جائیں ان میں انسان کہتا ہے کہ اے اللہ میں تجھ پر توکل کرتا ہوں اور تو اب ان کمزوریوں کو سنبھال لے اور ان کے بداثرات سے ہمیں بچالے۔ یہ توکل سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم میں تھا اور اس توکل کے مضمون کو سمجھنے کی وجہ سے آپؐ کی دعائیں بےانتہا ہوگئیں یعنی اتنی دعائیں تھیں کہ ہم عام زندگی میں اس کا تصور نہیں کر سکتے۔ سوتے میں بھی دعائیں جاری ہوتی رہتی تھیں۔ بدن سو بھی جائے تو دماغ جاگتا رہتا تھا اور ہر لحظہ، ہر ہر لحہ خدا کی طرف مدد کا ہاتھ بڑھا رہتا تھا۔ پس توکل کے مضمون کو اگر آپ سمجھ جائیں تو دعا کا مضمون از خود زیادہ واضح اور روشن ہوتا چلا جائے گا۔

پس یہ جو سارے کام میں نے بتائے ہیں بڑے عمدہ چل رہے ہیں اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ خامیوں کے احتمالات نہیں۔ خامیوں کے بہت سے احتمالات ہیں اور علم کی کمی منصوبے کی خامیوں کی

سب کچھ تیری عطا ہے — گھر سے تو کچھ نہ لائے

با اعتماد ادارہ

DAUD TRAVELS

آپ بھی آیئے اور آزمایئے

دنیا کے کسی بھی ملک میں جب چاہیں رخت سفر باندھیں

آپ ہمیں اپنا پروگرام دیں، اسے خوبصورت انداز میں فریم ہم کریں گے

عمرہ یا حج

جلسہ سالانہ انگلستان یا قادیان، کہیں بھی جانا ہو

نشست محفوظ کرائیں اور خوشگوار سفر کی ضمانت حاصل کریں

پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز کی خصوصی پیشکش، ۴ افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰٪ رعایت

بذریعہ فیری جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کرنے والوں کے لئے خصوصی رعایت۔ ۵ افراد بمعہ کار کرایہ ۱۴۰ مارک صرف۔ بس کے سفر کا بھی انتظام موجود ہے۔ بذریعہ ہوائی جہاز سفر کے لئے پیشگی بکنگ جاری ہے۔

اس کے علاوہ

ہر قسم کے سرکاری وغیر سرکاری دستاویزات کے جرمن ترجمہ کا بارعایت انتظام بھی موجود ہے۔

Bilal Daud Kahlon
Daud Travels
Otto Str. 10,60329. Frankfurt am Main
Direkt vor dem, Intercity Hotel
Telefon: (069) 23 3654, Fax: (069) 25 93 59, Residence: (069) 5077190
MOBILE: 0172 946 9294

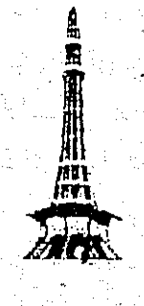

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Tel : 0181-265-6000

ذمہ دار بنتی ہے اور انسان عالم الغیب ہے ہی نہیں میں نے جیسا کہ عرض کیا عالم الشہادہ بھی نہیں۔ کئی لوگ آتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جی ہم نے خواب میں دیکھا اور بڑا اخلاص کا اظہار کرتے ہیں ہم احمدی ہو گئے اور سادہ لوح انسان جو اللہ کے نور سے نہیں دیکھتے وہ دھوکے میں آ جاتے ہیں حالانکہ مومن ہوتے ہیں اور بعد میں وہ پھر چقمہ دے کر ان کی رقمیں لے کر بھاگ جاتے ہیں، ان کی جائیدادوں کو نقصان پہنچا جاتے، ان کو فتنوں میں ملوث کرتے، پولیس میں جاکے رپورٹیں کرتے۔ یہ آج کل تو آئے دن ایسی خبریں آتی ہیں اور اس سے بہت تکلیف ہوتی ہے مگر وجہ وہی ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ آدمی عالم الغیب نہیں ہے اور ہر شخص کا عالم الغیب نہ ہونا الگ الگ معنے رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جس رفتار سے جماعت ترقی کر رہی ہے اس میں مزید دعاؤں کی ضرورت ہے .... اس لئے جماعت دعاؤں سے غافل نہ ہو۔

مومن جو گہری فراست رکھتا ہے وہ بھی عالم الغیب نہیں مگر عام انسانوں کے مقابل پر گویا عالم الغیب ہے۔ اس کو اتنا زیادہ دکھائی دے رہا ہوتا ہے کہ عام آدمی کو اس کا عشر عشیر بھی دکھائی نہیں دے رہا ہوتا۔ لیکن مومن ہوتے ہوئے یعنی عام باتوں میں مومن ہوتے ہوئے جب تقویٰ زیادہ گہرا نہ ہو تو پھر فراست پر اثر پڑتا ہے۔ بعض لوگوں کو جو تبلیغ کا جوش ہے، اب وہ تقویٰ کی باریکی کا حال میں آپ کو بتاؤں، کہاں اس کی باریکی فائدہ بھی دے سکتی ہے نقصان بھی دے سکتی ہے۔ اگر جوش یہ ہے کہ میں نے نمبر بڑھانا ہے ضرور، اگر جوش یہ ہے کہ مجھے سو کا ٹارگٹ ہے میں نے پورا کرنا ہی کرنا ہے، اگر جوش اس بات کا ہو کہ ایک آدمی چونکہ اچھی باتیں بتا رہا ہے اس لئے اگر میں مان کر اس کو پیش کروں گا تو اور بھی زیادہ اثر پڑے گا کہ میں نے ایک بڑا متقی بزرگ، دعا گو انسان جماعت کو تحفہ دیدیا۔ یہ فراست کی بات نہیں تقویٰ کی کمی کی بات ہے۔ مومن کی نظر اس لئے محتاط ہوتی ہے کہ اس کی ذات ملوث نہیں ہوتی۔ جہاں اپنے نفس کی کمائی کا اظہار کرنا پیش نظر ہو کہ میرے نفس نے محنت سے یہ بات کمائی ہے اور اس کا مجھے کریڈٹ ملنا چاہئے وہاں ضرور تقویٰ میں کمی آنے کی وجہ سے دھوکہ ہوگا اور بعض چیزیں نظر نہیں دیکھ سکتی اور دیکھنے میں وہ لوگ متقی ہیں، نمازی ہیں، وقت دیتے ہیں، دین کی خدمت میں وقت دیتے ہیں، تبلیغ پر وقت خرچ کرتے ہیں، اموال کی قربانی کرتے ہیں لیکن تقویٰ بہت ہی باریک مضمون ہے۔ جہاں نیکی دکھانے کی بھی خواہش پیدا ہو جائے وہاں بھی یہ شیطان وہاں سے حملہ کرتا ہے جہاں دکھائی نہیں دیتا۔ یہ جو مضمون میں نے بیان کیا کہ دکھائی نہیں دیتا یہ مضمون ہے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ موٹی موٹی باتوں میں دکھائی نہیں دیتا۔ موٹی باتوں میں تو شیطان دکھائی دے دیتا ہے پھر بھی انسان ٹھوکر کھاتا ہے، جانتے بوجھتے بھی کھاتا ہے لیکن جہاں دکھائی نہیں دیتا وہ یہ لطیف باتیں ہیں۔ اگر آپ خالصتاً للہ ہو کر اپنی نگرانی کریں تو آپ کی نظر بڑھ جائے گی، زیادہ لطیف ہو جائے گی، گہرائیوں میں اترنے کی صلاحیت پا جائے گی پھر بھی سب کچھ نہیں دیکھ سکے گی۔ یہ فرق ہے عالم الغیب میں اور اس مومن میں جو اللہ کی نظر سے دیکھتا ہے۔ جب سب کچھ ہو جائے اور انسان اپنی خداداد صلاحیتوں کو حد کمال تک پہنچادے پھر جو باقی حصہ ہے وہ بھی بےانتہا ہے اور وہاں توکل شروع ہوتا ہے۔ وہاں سے وہ مضمون شروع ہوتا ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تم سو رہے ہوتے ہو تو خدا تمہارے لئے جاگ رہا ہوتا ہے۔ تم دشمن سے غافل ہوتے ہو خدا اس پر نظر رکھتا ہے۔ تمہیں معلوم ہی نہیں ہوتا کہ کس چیز کی مجھے ضرورت ہے اللہ کو معلوم ہوتا ہے اور وہ ضرورتیں پوری کر رہا ہوتا ہے۔ یہ جو توکل والا میدان ہے اس میں دعاؤں کی ضرورت ہے کیونکہ یہاں مانگنے والے کو دیا جاتا ہے اور دعاؤں کی اس لئے ضرورت ہے کہ اگر وہ نہیں مانگے گا تو اپنی ذات پہ توکل ہے اس لئے اس کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ بعض لوگ کم فہمی میں یہ سمجھتے ہیں کہ خدا کو کیا منگوانے کا شوق ہے۔ ہم نے توکل کر دیا خدا اب سنبھال لے حالانکہ جو وہ توکل ہے وہ نفس کا دھوکہ ہے۔ اس توکل کا مطلب ہے کہ ہم نے جو چیزیں پوری کر دیں اب لازماً سب کام ٹھیک ہونے چاہئیں اور بالآخر وہ اپنی ذات پر توکل ہی بن جاتا ہے۔ لیکن جہاں خطرات کا احساس ہو اور پتہ ہو کہ سب چیزیں کافی نہیں ہیں وہاں کسی مددگار کی ضرورت پیش آتی ہے اور لازماً دل سے دعائیں اٹھتی ہیں کہ اے ہمارے مددگار، اے خدا! ان ضرورتوں کو پورا کر دے جن پر ہماری نگاہ ہی نہیں ہے۔ ان خامیوں کو دور کر دے جن پر ہماری نظر نہیں ہے اور پھر ہمارے ان کاموں کو سنبھال لے جو ہمارے بس میں نہیں ہیں۔

تو یہ وہ مضمون ہے جس کی اس وقت جماعت کو سمجھنے کی بڑی گہری ضرورت ہے۔ ہمارے کام پھیل رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ۔ اور اتنے پھیل رہے ہیں کہ اگر اپنی طاقت کو دیکھیں تو ناممکن دکھائی دیتا ہے کہ ہم انہیں سنبھال لیں۔ وہ ارتقائی دماغ جس کی میں بات کر رہا ہوں اس کو بھی تو وقت چاہئے اور جب ترقیات تیزی سے آگے بڑھ جائیں تو اس ارتقائی اجتماعی دماغ کے لئے جتنا وقت درکار ہے وہ ہی نہیں ملتا اور وہاں لازماً اللہ تعالیٰ کے براہ راست دخل کی ضرورت پیش آتی ہے۔ یہ جو مضمون ہے اس پر غور کر کے جو جدید سائنس دان ہیں انہوں نے یہ راز معلوم کر لیا کہ جو Evolution کا وقت ہم نے دیکھا ہے وہ Evolution کے لئے کافی نہیں ہے۔ یعنی حیرت انگیز دریافت انہوں نے کی ہے اور اب اس میں ہی وہ غرق ہوئے بیٹھے ہیں۔ کہتے ہیں ہم نے جو حساب لگایا انسانی زندگی تک پہنچنے کے لئے زندگی نے جتنے مراحل کا سفر کیا ہے ایک بلین سال اس کے لئے کچھ بھی نہیں ہے، بالکل معمولی حیثیت ہے۔ اور یہ سوچ آگے بڑھی تو اب یہ اس منزل میں داخل ہو گئی ہے کہ ہم جو کہتے تھے Big Bang سے بیس ملین سال کے اندر یہ سارا نظام وجود میں آ گیا اب جو نئی دریافتیں ہو رہی ہیں وہ دیکھنے کے بعد اور جو کائنات کے انتظام کے پیچ و خم دکھائی دے رہے ہیں اب یہ آواز اٹھ رہی ہے کہ یہ تو کچھ بھی نہیں بیس ملین سال میں تو یہ ممکن ہی نہیں۔ وہاں ان کو توکل کا پتہ نہیں۔ توکل بتاتا ہے کہ خدا ہے جو اس جاری کارخانے کے علاوہ اپنے عرش سے ان باتوں پر نظر رکھتا ہے اور اگر ایک بیرونی دماغ فیصلے کرنے والا ان کے کمپیوٹر میں داخل کر دیا جائے تو ایک بلین سال میں آسانی سے وہ سارے مراحل طے ہو سکتے ہیں لیکن فیصلے باہر کرنے پڑیں گے۔ اتفاقات سے مضمون آگے نہیں بڑھتا بلکہ اتفاقات جو دکھائی دیتے ہیں ان کو اگر کوئی جوڑنے والا ہو اور اس کا ہاتھ دکھائی نہ دے رہا ہو تو وہ سفر جو اتفاقات کے لئے لاکھوں سال کا سفر ہوگا وہ ایک جوڑنے والا ہاتھ چند سالوں میں طے کر سکتا ہے۔ پس خدا کی ہستی کی طرف یہ ہنکائے لئے جا رہے ہیں اور ابھی تک ان کو ہوش نہیں آتی پوری طرح۔ بعض کو آ گئی ہے، بعضوں نے کھلم کھلا کہنا شروع کر دیا ہے کہ یہ حقائق ہیں، ہم ان سے کب تک آنکھیں بند کریں گے۔ جو حقائق اب تک معلوم ہوئے ہیں وہ اس بات کو ناممکن دکھا رہے ہیں کہ کسی بیرونی باشعور اور عالم ہستی کے بغیر یہ کارخانہ اس رفتار کے ساتھ آگے بڑھ ہی نہیں سکتا۔ یہ ناممکن ہے۔ تو اس لئے توکل کا مضمون کائنات میں بھی ایک ہے جسے اب آہستہ آہستہ سائنس دانوں نے دیکھنا شروع کیا ہے لیکن ہمیں تو خدا تعالیٰ نے پکی پکائی دی ہے۔ قرآن کریم نے یہ ساری باتیں کھولیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے ان کے باریک رازوں سے پردے اٹھادیئے۔ پس اس پہلو سے جماعت کو جب سب کچھ خدا تعالیٰ نے شعور بخش دیا تو اس آخری مقام سے غافل ہو جانا ان کی ساری محنت کو ضائع کر سکتا ہے۔ اور توکل کے لئے جو اس مضمون کا توکل ہے کہ

IMMIGRATION TO CANADA

We are leading Barristers & Solicitors, Law Firm specialises in
Canadian Immigration Cunsultancy
we can assist you to emigrate to Canada with your dependants under the following Categories

INDEPENDENT CATEGORY FOR PROFESSIONALS
Engineers. Scientists. Sales executives. Accountants. Computer and life sciences. Chefs & Cooks. Pilots.
Minimum one year experience is must.

BUSINESS IMMIGRATION - ENTREPRENEUR
Businessmen, having 2-3 years business experience who can invest CDN $1,50,000 - 500,000 and over 500,000.

INVESTOR CATEGORY
Individuals having 2-3 years business experience who can invest CDN $3,50,000 - 500,000 and over 500,000.

SELF EMPLOYED
For Farmers. Chartered Accountants, Artists. Musicians

For Appointment Please Call
Head Offices : Islamabad
(051) 850370-256562, Fax: (051) 256562
Overseas Offices : UAE (Ali Ghaznavi)
Tel: Mob (050) 514638, Fax: 210999.
UK (Dr. Hamidullah Khan)
Tel: (01924) 479251, Fax: (01924) 472846.

Please Mail or Fax Your C.V. for Free Assessment at
HABIB & CO.
72 Nazimuddin Road, F-8/4, Islamabad, Pakistan.
Tel: (0092-51-256562, 850370), Fax: (0092-51-256562)
Email : hkhan&habib co@sdnpk.undp.org

محمد صادق جیولرز

Import Export Internationale Juwellery

Mohammad Sadiq Juweliere

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Rosen Str. 8
Ecke Sparda Bank
Am Thalia Theater
20095 Hamburg
Tel: 040-30399820
Hauptfiliale

S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Tel:069/685843

Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403

Abu Dhabi U.A.E. Tel: 009712352974 Tel: 009712221731

لوگ کثرت سے آئیں گے تو کیا کرنا ہے قرآن کریم نے ہمیں صاف نصیحت فرمائی ہے

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَ الۡفَتۡحُ ۞

وَ رَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ۞

فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَ اسۡتَغۡفِرۡہُ ؕؔ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ۞ (سورۃ النصر)

اس وقت خدا کی تسبیح کرو۔ اپنے آپ کو خالی کرلو ہر تسبیح سے یعنی یہ یقین کر لو کہ تم غلطیوں سے پاک نہیں ہو۔ اللہ ہی ہے جو غلطیوں سے پاک ہے اور یہ اقرار ہے اپنی کم مائیگی کا جو پھر حمد کے مضمون میں داخل کرتا ہے۔ غلطیوں سے پاک ہی نہیں، ہر حمد کا حامل وہی ہے مالک وہی ہے "واستغفرہ" اس سے پھر بخشش طلب کرو۔ "انه كان توابأ" پھر وہ تمہاری ہر غلطی کو معاف کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور ہر غلطی کو معاف کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس کے خمیازے سے تمہیں بچائے گا۔ یہ مضمون ذہن نشین رکھیں تو اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اس آیت کا انتخاب میں نے کیوں کیا جس کی میں نے ابتداء میں تلاوت کی تھی۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ قُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا ۞

یُّصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا ۞

(سورہ الاحزاب: ۷۱ و ۷۲)

جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ فوز عظیم حاصل کرلے گا۔ پس ہمارا سفر فوز عظیم کا سفر ہے اور اس میں توکل کے مضمون اور اپنی خامیوں کے مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ لازم ہے کہ ہم اپنی اصلاح بھی ساتھ ساتھ کرتے چلے جائیں اور بغیر اصلاح کے کوئی ارتقاء ممکن نہیں ہے۔ اور جھوٹ کے متعلق جو میں نے جہاد کا اعلان کیا اس اعلان سے جو ابھی جرمنی میں میں نے تازہ کیا ہے اس مضمون کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ جھوٹ نہ بولنا ایک بات ہے اور قول سدید ایک اور بات ہے۔ محض جھوٹ نہ بولنے کے باوجود انسان کی خامیاں اس کی نظر سے غافل رہ سکتی ہیں اور ان کی اصلاح کی طرف توجہ ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ انسان ایسا ہوشیار جانور ہے کہ بغیر جھوٹ بولے بھی اگلے کو دھوکہ دے دیتا ہے اور بغیر جھوٹ بولے بھی اپنی کمزوریوں پہ پردے ڈال لیتا ہے۔ اور جو شخص سچا ہو مگر انسانی فطرت کی مجبوری کے تحت وہ سچ کے دائرے میں رہتے ہوئے بھی اپنی خامیوں کو اپنی نظر سے تو نہ چھپائے۔ اگر اس کو حیا مانع ہے، شرم مانع ہے تو اول حکم تو یہ ہے کہ وہ خود اپنی خامیوں کا نگران رہے۔ "فسبح بحمد ربک" جب وہ کہتا ہے تو یہ چیز اس کا لازمی حصہ بن جاتی ہے کہ اگر اللہ خامی سے پاک ہے تو میرے اندر خامیاں ہوں گی۔ ہوں گی پر بات نہ رہنے دے، تلاش کرے کہ وہ کیا ہیں اور جب وہ خامیوں کی نشاندہی کرے گا معلوم کرلے گا کہ یہ یہ خامیاں ہیں تب حمد کا سفر شروع ہو سکتا ہے اس کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ پس یہ ان آیات کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔

قرآن کریم نے اس مضمون کو مزید واضح اور آسان کر دیا یہ کہہ کر، یہ نہیں فرمایا کہ سچ بولو فرمایا قول سدید کہو۔ اگر تم سچ کے دائرے میں قول سدید کی جو باریک سڑک ہے اس پر چلتے رہو تو پھر خدا کا وعدہ ہے کہ وہ تمہاری ضرور اصلاح کرے گا اور یہ بہت عظیم وعدہ ہے۔ قول سدید کے متعلق میں پہلے بھی ایک دفعہ خطبے میں تفصیل سے روشنی ڈال چکا ہوں اب جو ہمارے مختلف کام سر پر آ پڑے ہیں ان میں جو منتظمین ہیں ان کو بھی ایک دوسرے کے ساتھ قول سدید سے کام لینا چاہئے اور ایک دوسرے کے دائرے میں دخل دینے سے باز رہنا چاہئے اور اگر دے دیں تو پھر مان لیں کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے۔ بہت سے انتظامی جھگڑے جو انتظامات کے پھیلنے کی وجہ سے میرے سامنے آ رہے ہیں ان میں یہ پتہ چل رہا ہے کہ قول سدید کی کمی ہے ابھی۔ سچ بولتے بھی ہیں تو قول سدید سے کام نہیں لیتے۔ اگر پکڑے جاتے ہیں تو ضرور بہانے بناتے ہیں کہ نہیں نہیں ہم تو اس وجہ سے اس جگہ دخل دے رہے تھے، یہ ہمارا دائرہ اختیار ہے اس کا نہیں ہے۔ تو قول سدید میں دو باتیں ہیں سیدھی بات کہنا اور سیدھی راہ پر چلنا۔ اگر انسان بات سیدھی کہے اور بل اور فریب اس میں نہ دے تو ایسا آدمی جھوٹا ہو ہی نہیں سکتا۔ ایسے آدمی دو طرح کے ہوتے ہیں۔ بعض حد سے زیادہ بیوقوف اور وہ ہر جگہ اٹھ کے بات کر دیتے ہیں کہ جی ہم تو سچی بات کریں گے اور یہ جو ہے یہ قول سدید نہیں ہے کیونکہ قول سدید میں بھی کچھ حکمت کے تقاضے ہوا کرتے ہیں۔ یہ مضمون بہت گہرا اور باریک ہے اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا، میں آپ کو یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ ایسے لوگوں کی پہچان متقیوں سے کیا ہے۔ ایک ہے وہ بڑی واضح ہے۔ وہ لوگ جو اپنی بیوقوفی کی وجہ سے سیدھی بات کرتے ہیں اور اپنے رشتے داروں، عزیزوں کے لئے ہر جگہ ایک مصیبت بن جاتے ہیں شرمندگی کا موجب بنتے رہتے ہیں وہ اور قسم کے لوگ ہیں اور مومن جو اللہ کی آنکھ سے دیکھنے والا وہ جو قول سدید اختیار کرتا ہے وہ اور طرح کا انسان ہے کیونکہ تقویٰ کے ساتھ فراست کا تعلق ہے اور یہ جو سادہ بات سیدھی ہے اس کا بےوقوفی سے تعلق ہے اور یہ دو باتیں الگ الگ ہیں، پہچانی جاتی ہیں۔ ایک صاحب فراست انسان جانتا ہے کہ اگر میں بل دینا چاہوں تو بل دے سکتا ہوں وہ جانتا ہے کہ اگر میں بات کو چھپانا چاہوں تو چھپا سکتا ہوں، بےاختیار نہیں ہوتا وہ اور اس کے باوجود وہ وہ راہ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی خاطر جو اس کے لئے کچھ مشکلات بھی پیدا کر سکتی ہے، کچھ شرمندگی کا موجب بھی بن سکتی ہے۔ لیکن ایک بیوقوف تو اس طرح نہیں کرتا۔ اس کو تو پتہ ہی نہیں کہ کوئی اور راہ ہے بھی کہ نہیں وہ تو بات بنائے بھی تو نہیں بنتی، بنا سکتا ہی نہیں ہے۔ تو میں بیوقوفوں والے قول سدید کی طرف آپ کو نہیں بلا رہا بلکہ مومنانہ قول سدید کی طرف آپ کو بلا رہا ہوں۔ جہاں آپ کے اندر صلاحیتیں موجود ہیں کہ ہر بات کو سجا کر سلیقے سے پیش کر سکیں مگر جہاں یہ دیکھیں کہ اس میں تقویٰ کا نقصان ہے وہاں بات کو اتنا کہیں جتنا تقویٰ کا تقاضا ہے اللہ کے تقویٰ کا تقاضا ہے۔ اب یہ فیصلہ کرنا بھی بڑا مشکل کام ہے کیونکہ بسااوقات انسان اپنے معیار کے مطابق تقویٰ کو پورا سمجھتا ہی نہیں ہے۔ اس لئے جس رستے سے بھی آپ اصلاح کا رستہ اختیار کریں، جس طریق سے بھی اختیار کریں آخر تان دعا پہ ٹوٹے گی۔

لیکن قول سدید میں اللہ تعالیٰ نے ایک وعدہ فرمایا ہے جو باقی باتوں میں نہیں ہے وہ یہ ہے کہ اگر تم سچائی کے دائرے کے اندر یہ باریک راہ اختیار کرو گے جو قول سدید کی ہے تو میرا وعدہ ہے کہ تمہاری اصلاح کروں گا۔ اور یہ انسانی فطرت کی بات ہے ایک شخص اگر کسی خاص نقص میں مبتلا ہے کسی بیماری کا شکار ہے اور بوجہ قول سدید اس کو ہر دفعہ ننگا کرنا پڑتا ہے اپنے آپ کو، اور شرمندہ ہونا پڑتا ہے اور جانتا ہے کہ جب بھی اس محل پر، اس موقع پر مجھ سے کوئی بات ہوگی مجھے یہی بتانی پڑے گی تو ایسا شخص خود اپنے نفس کی شرمندگی کی وجہ سے مجبور ہے کہ اپنی اصلاح کرے یہاں تک کہ اس شرمندگی کے محل سے نکل جائے۔

پس "یصلح لکم اعمالکم" میں ایک گہرا انسانی فطرت کا راز ہے جو بیان ہو رہا ہے۔ جو شخص اپنی خامیوں کو بہادری کے ساتھ، جرات کے ساتھ اس حد تک قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جس حد تک اللہ نے اجازت دی ہے اور یہ اجازت والی شرط بھی ساتھ ہے ورنہ وہ مومنانہ فراست نہیں رہے گی بیوقوفی ہو جائے گی۔ بعض جگہ اللہ تعالیٰ نے اجازت بھی نہیں دی کہ تم اپنے گناہوں کا حال لوگوں کو بیان کرتے پھرو۔ ایسے شخص کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ خدا کا مغضوب ہو جاتا ہے اللہ اس کو غضب کی نظر سے دیکھتا ہے۔ بظاہر وہ سچ بول رہا ہے، بظاہر قول سدید سے کام لے رہا ہے کہتا ہے جی میں نے یہ بھی گناہ کیا ہے وہ بھی گناہ کیا ہے یہ یہ باتیں میرے اندر پائی جاتی ہیں۔ اور بعض لوگ باتوں کی تفصیل اس طرح تو نہیں بتاتے دعا کے خط میں اپنا سب کچھ کھول دیتے ہیں جس کی وجہ سے مجھے شرم سے پسینے آنے لگتے ہیں کہ بظاہر انہوں نے صرف دعا کی درخواست کی ہے مگر یہ بتانے

بااعتماد ادارہ

جرمنی سے پاکستان کا سفر اپنی قومی ایرلائن PIA سے کیجئے

۷ دسمبر تک کے لئے کرایوں میں حیرت انگیز کمی کا اعلان

PIA	فرنکفرٹ۔ کراچی۔ فرنکفرٹ	۹۵۰ مارک
PIA	فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ فرنکفرٹ	۱۴۰۰ مارک
PIA	فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد براستہ کراچی معہ واپسی	۱۲۵۰ مارک

امارات ایرلائن: جرمنی کے کسی بھی شہر سے لاہور۔ اسلام آباد براستہ دوبئی وکراچی ۱۰۶۰ مارک۔ ریل اینڈ فلائی ٹکٹ۔

جرمنی کے تمام بڑے شہروں میں ایرلائن کے ٹکٹ کی فروخت کے لئے سب ایجنٹ بننے کے خواہشمند حضرات ہم سے رابطہ قائم کریں۔

REISEBURO
RÖDERMARK UND UNTERNEHMER GESELLSCHAFT
TEL: 06074/881256/881257
FAX : 06074/881258 (Irfan Khan)

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS

MTV AHMADIYYA — SKY — TV ASIA

VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD,
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.

S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TEL: 01276-20916 FAX: 01276-678 740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

کے شوق میں کہ اتنے اتنے گناہ ہیں وہ حد سے زیادہ تفاصیل بیان کرتے ہیں یہاں تک کہ گویا بظاہر سامنے ننگے ہو کے کھڑے ہو گئے ہیں اور وہاں غضِ بصر کا مطلب یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اس بات کو دل سے بھلا کر نکال دیا جائے۔ ان کو میں سمجھاتا بھی ہوں بعض دفعہ کہ تمہیں خدا نے اجازت ہی نہیں دی۔ اپنی کمزوریوں کو جن پہ خدا نے ستاری کا پردہ ڈالا ہے ان کو نکال کر باہر پھینکنا یہ قول سدید کے خلاف ہے۔ اس لئے قول سدید اسلامی اصطلاح ہے۔ قول سدید میں جو بات آپ بیان کرنے پر مجبور ہیں اور مختار ہیں خدا کی طرف سے وہاں قول سدید سے کام لیں۔ جہاں آپ کو اپنی اندرونی کمزوریاں اچھال کر باہر پھینکنے کی اجازت نہیں سوائے خدا کے حضور، وہاں وہ قول سدید نہیں ہے وہ حد سے زیادہ جہالت ہے۔ اور اس لئے خدا نے اجازت نہیں دی یعنی اور باتوں کے علاوہ کہ اس سے فحشاء پھیلتی ہے۔ ایک دفعہ اجازت ہو جائے تو ہر انسان اگر اپنا اندرونہ سارا کھول دے تو دنیا اتنی گندی دکھائی دے گی کہ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ دنیا کتنی گندی ہو گئی ہے اور یہ دنیا کا بڑھتا ہوا گند ہر اصلاح کرنے والے کو مایوس کر دے گا، وہ سوچ بھی نہیں سکے گا کہ اس دنیا کی اصلاح ہو سکتی ہے، وہ کہے گا چلو پھر میں بھی ساتھ ہی بہتا ہوں۔

ہمارا سفر فوز عظیم کا سفر ہے اور اس میں توکل کے مضمون اور اپنی خامیوں کے مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ لازم ہے کہ ہم اپنی اصلاح بھی ساتھ ساتھ کرتے چلے جائیں اور بغیر اصلاح کے کوئی ارتقاء ممکن نہیں ہے۔

تو فحشاء کا یہ مضمون ہے جس کی روک تھام کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ خوبصورت ستاری کا پردہ اتارا ہے کہ تم چھپے رہو بے شک جہاں تمہاری ذاتی کمزوریاں ہیں۔ اور دکھانے کی اس لئے بھی ضرورت نہیں کہ تم بے حیا ہوتے چلے جاؤ گے اور اگر ظاہر کرو گے تو اور زیادہ بے حیا ہو کر بے دھڑک ان گناہوں میں آگے بڑھ جاؤ گے اور ساری قوم کو بے شرم کر دو گے اس لئے وہاں خدا تعالیٰ نے حکماً روک دیا ہے اور یہ منافقت نہیں ہے، اس میں گہرا اصلاح کا راز ہے۔ پس قول سدید کا یہ مطلب بھی نہ نکال لیں۔ قول سدید کا مطلب یہ ہے کہ جہاں آپ سے کوئی بات پوچھی جاتی ہے یا جہاں آپ نے بیان کرنی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی بیان کردہ حدود کے دائرے میں ہے وہاں لازماً آپ نے قول سدید سے کام لینا ہے۔

اب اس کی مثال ابھی حال ہی میں ایک شادی بیاہ کا جھگڑا میرے سامنے آیا۔ ایک لڑکی جو بیاہی گئی دو دن یعنی دو دن صرف بیاہی گئی، گھر واپس آگئی۔ اس نے کہا مجھے یہ اعتراض نہ ہوتا شاید کہ میرے خاوند کی عمر مجھ سے بیس سال زیادہ ہے مگر اس نے دس سال بتائی ہے اور نکلی بیس سال ہے اس لئے ایسے جھوٹے شخص کے ساتھ میں نہیں رہ سکتی۔ وہ اسی طرح واپس آ کے گھر بیٹھ گئی اور ایسے واقعات کثرت سے میرے سامنے آتے ہیں۔ یہاں چھپانا اس مضمون سے تعلق نہیں رکھتا جو میں نے بیان کیا ہے کہ اپنی کمزوریاں نہیں دکھانی۔ عمر کا ظاہر کرنا یہ کمزوری نہیں ہے جس پر خدا نے ستاری کے پردے ڈالے ہوئے ہیں یہ روزمرہ کے حقائق ہیں اور ان سے روگردانی کرنا اور انکو چھپانا دو طریق سے ممکن ہے۔ ایک یہ کہ انسان سچ بول رہا ہو اور بات ہی نہ کرے، بات گول کر جائے، عمر کی بات آئے تو ادھر ادھر مونہہ کر جائے۔ ایسا شخص جو ہے اس کو جھوٹا تو نہیں کہیں گے وہ قول سدید نہیں ہے۔ اور ایک وہ ہے جو واضح طور پہ جھوٹ بول دیتا ہے اس کی ذات کے اندر قول سدید کا تو کوئی تصور ہی نہیں کیا جاسکتا وہ جھوٹا ہے۔

پس جہاں آپ جھوٹ سے نجات حاصل کر رہے ہیں وہاں یاد رکھیں کہ ایسے بہت سے معاملات ہیں جہاں قول سدید کی ضرورت ہے اور وہاں ان باتوں کو ظاہر کرنا خدا کے منشاء کے خلاف نہیں، خدا کے منشاء کے مطابق ہے وہاں ستاری کا مضمون داخل ہی نہیں ہوتا اگر وہاں آپ قول سدید سے کام نہیں لیں گے تو آپ دھوکے باز ہوں گے۔ پس جتنے رشتوں کے معاملات ہیں ان میں اکثر صورتوں میں یہی قول سدید کی کمی ہے جس نے بہتوں کی زندگیاں برباد کر کے رکھ دی ہیں۔ ایک لڑکی کا بڑا دردناک خط ملا کہ مجھے جو نقشہ کھینچا گیا خاوند کا اتنا اچھا صحتمند، یہ کرتا ہے، وہ کرتا ہے اور جب میں گھر آئی ہوں تو شدید مرگی کا مریض ہے جو میرے لئے برداشت کرنا مشکل ہے اور اب میں بے بس ہو چکی ہوں۔ اب میرے ماں باپ نے باندھ دیا ہے۔ اب یہی میری زندگی ہے جو رہے گی۔ کچھ ایسی ہیں جو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے وہ رشتے توڑ کر گھر آ جاتی ہیں۔ کچھ ایسی ہیں جو کہتی ہیں بس اب ماں باپ نے جھونک دیا تو اسی میں

BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 0181-553 3611

اب ساری زندگی کٹے گی تو کتنا بڑا گناہ ہے۔ قول سدید ان معنوں میں ہے کہ وہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم سے انہوں نے پوچھا ہی نہیں تھا مگر کوئی یہ تو نہیں پوچھا کرتا ہر ایک سے کہ مرگی کا بیمار ہے کہ نہیں۔ جب رشتوں کی باتیں ہوں تو یہ ان برائیوں میں سے نہیں ہے جس کا ظاہر کرنا گناہ ہے۔ ان بیماریوں کا مضمون ہی بالکل الگ ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جہاں ظاہر کرنا لازم ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے یہ دو آیات نکاح کے موقع پر تلاوت کے لئے خود چنی ہیں یعنی وحی الٰہی کے تابع۔ اس لئے ہمیں یہ سمجھایا گیا کہ رشتوں میں لازماً قول سدید سے کام لینا ورنہ بہت تکلیفیں پہنچیں گی معاشرے کو اور اکثر جو تکلیفیں ہیں وہ اسی طرح پہنچتی ہیں۔ آئے دن مجھے خط ملتے ہیں کہ جی ہمیں بتایا گیا تھا کہ اس کی پچاس ہزار روپے ماہانہ آمد ہے اور آ کے پتہ چلا کہ پانچ سو مشکل سے لیتا ہے اور وہ بھی ماں باپ کے اوپر پل رہا ہے۔ اب بتائیں یہ تو خیر جھوٹ ہو گیا مگر قول سدید میں اور باتیں آ جاتی ہیں اس طرح کی۔ مثلاً یہاں انگلستان میں ایک کمانے والا جو ہے وہ اگر پانچ سو پاؤنڈ مہینے کا لیتا ہے تو پچیس ہزار روپیہ ہے وہ۔ اب قول سدید کا تقاضا ہے کہ وہ جا کے بتائے کہ یہ کچھ بھی نہیں ہے مجھے جو پانچ سو ملتا ہے اس سے بمشکل دو وقت کی روٹی میں کھاتا ہوں۔ وہاں جا کے نادانوں بے چاروں کو، ناواقفوں کو کہے مجھے پچیس ہزار روپے مل رہے ہیں، بڑی شاندار نوکری ہے تو وہ دھوکے میں آ جاتے ہیں اور جب بیٹیاں رخصت کر کے بھیجتے ہیں تو یہاں آ کے پتہ چلتا ہے کہ کھانے کو کچھ بھی نہیں ان کے پاس۔ تو قول سدید کا جو تعلق ہے یہ خانگی معاملات میں بھی ہے اور جماعتی معاملات میں بھی بہت ہے۔ اور میں جماعتی معاملات کے پہلو سے اب آپ کو خصوصیت سے متوجہ کر رہا ہوں اگرچہ حوالے بعض خانگی معاملات کے دیئے ہیں۔

ہمارے نظام میں جہاں بھی کہیں رخنے پیدا ہوتے ہیں، عام طور پر اللہ کے فضل سے اب جماعت کی اتنی تربیت ہو گئی ہے کہ جھوٹ نہیں بولتی شاذ ہی شاید کبھی کوئی اتفاق سے واقعہ ایسا علم میں آئے کہ کسی نے جھوٹ بولا ہو اور اس کی وجہ سے نظام جماعت میں رخنہ پیدا ہو وہ اب قول سدید کی کمی سے ضرور پیدا ہو جاتا ہے اور ایسے بہت سے معاملات ہیں جن کے تجربے آئے دن ہوتے رہتے ہیں اور انگلستان کے جلسے کے تعلق میں بھی امیر صاحب کے سپرد میں نے کام کئے ہیں کہ کمیشن بٹھائیں، غور کریں یہ واقعہ ہوا کیوں آخر، ہونا چاہئے نہیں تھا۔ جب پوچھا جاتا ہے تو جو جواب دیتے ہیں وہ اگرچہ اپنی ذات میں سچا ہو گا مگر پردے ڈالے جاتے ہیں۔ جب تحقیق کی جائے تو وہاں پردے اتارنے کا وقت ہے وہ ستاری کے وقت نہیں ہوا کرتے۔ اس لئے آپ لوگ جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کے مضامین کو سمجھیں گے نہیں اپنی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کو ادا کیسے کریں گے۔ ایک آدمی جب پوچھتا ہے کہ بتائیں کون ذمہ دار ہے تو اس وقت جن لوگوں سے پوچھا جاتا ہے ان کا حق ہی نہیں ہے کہ وہ اپنے دوست یا تعلق والے پہ پردہ ڈالیں۔ رپورٹ یہ بھیج دیتے ہیں کہ ایک کارکن سے غلطی ہو گئی۔ وہ ایک کارکن کون ہے۔ آپ کے علم میں ہے تو میرے علم میں کیوں نہیں آتا، اس کا نام کیوں نہیں لیتے، اس کا بتاتے کیوں نہیں کہ اس کا پس منظر کیا ہے اور اندر اندر چھوٹی چھوٹی باتیں ایسی کرتے چلے جاتے ہیں کہ جب غلطیاں ظاہر ہوتی ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ چونکہ انہوں نے وہ ریفرنس نہیں کیا تھا اس لئے غلطیاں ہوئی ہیں۔ جو ذہنی ریفرنس کی میں نے مثال دی تھی یہاں میں مضمون جوڑ کر آپ کو بتا رہا ہوں، بہت سے ایسے امور ہیں

INDO-ASIA REISEDIENST

دنیا کے گرد پھیلے ہوئے پانچ براعظموں میں کسی بھی ملک میں سفر کرنے کے لئے

مناسب داموں پر ہوائی جہاز کے ٹکٹ حاصل کریں

اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں کے بارعایت ٹکٹ کے حصول کے لئے
ہماری خدمات سے ضرور فائدہ اٹھائیں

جلسہ سالانہ قادیان کے لئے بکنگ جاری ہے

پی آئی اے کی خصوصی پیشکش

چار افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰ فیصد رعایت

آپ جرمنی کے کسی بھی ائرپورٹ سے براستہ فرینکفرٹ، ڈائریکٹ لاہور اور اسلام آباد فضائی سفر کر سکتے ہیں

ہمارے ہاں انگریزی اور اردو کا جرمن زبان میں ترجمہ کروانے کا بندوبست
بھی موجود ہے آپ کی خدمت کے منتظر

منیر احمد چوہدری ——— عبدالسمیع

Indo-Asia Reisedienst
Am Hauptbahnhof 8
60329 Frankfurt
Tel: 069 - 236181 Fax: 069 - 230794

جہاں اگر خلیفہ وقت کو آپ ریفر کر دیا کریں وقت کے اوپر تو بہت بڑی بڑی خرابیوں سے بچ سکتے ہیں کیونکہ آپ سمجھتے ہیں کچھ بھی حرج نہیں مگر خلیفہ وقت دیکھتا ہے کہ حرج ہے، اس کو بعد میں پتہ چلتا ہے اور اس وقت بہت بڑا نقصان ہو چکا ہوتا ہے۔ تو ریفر کرنے میں کوئی بھی حرج نہیں کہ جی ہم آپ کا وقت بچاتے ہیں۔ اچھا وقت بچاتے ہیں کہ جو نقصان پہنچ گیا اس کے بعد جو روحانی عذاب میں مبتلا کر دیا جو جماعت کے نقصان کی تکلیف پہنچادی جو تحقیق کے وقت میرے وقت ضائع کئے وہ وقت ہی نہیں ہے میرا؟۔ تو اس لئے جب بات پوچھی جائے تو قول سدید سے کام لیں۔ کہ جی وہاں یہ اختلاف ہوگیا تھا اس نے کہا میرا ڈیپارٹمنٹ ہے، اس نے کہا میرا ڈیپارٹمنٹ ہے، اختلاف بتاتے نہیں۔ اگر اختلاف بتائیں تو مجھے فوراً پتہ چل جائے گا کہ کس کی غلطی ہے۔ تو اس لئے قول سدید کی طرف میں آپ کو متوجہ کر رہا ہوں کہ انتہائی ضروری ہے کہ بڑھتے ہوئے نظام کے لحاظ سے صاف بات کہیں اور جہاں تک ممکن ہے خلیفہ وقت کو باتیں ریفر کریں اور جو اطلاعیں دیں وہ صحیح اور واضح دیں وہاں محض سچ کافی نہیں وہاں قول سدید لازم ہے کیونکہ انسانی جسم جو اپنے دماغ کو پیغام پہنچاتا ہے وہ خالصتاً سچائی ہوتی ہے، بالکل قول سدید کی بات ہوتی ہے، اس میں کوئی فریب نہیں ہوتا اور وہ جسم جس کے دماغ کو بغیر فریب کے اطلاعیں پہنچ رہی ہیں وہ سب سے زیادہ صحتمند ہوتا ہے۔

اب جو قومی پھیلاؤ کے دن آئے ہیں، جب فوج در فوج لوگ داخل ہو رہے ہیں تو اس کے سوا چارہ نہیں رہا کہ ایک جلسہ اپنے بہت سے پہلو دائروں کی صورت میں رکھتا ہو اور ایک وسیع جلسہ ان سب دائروں پر محیط ہو اور اس میں بعض ایسی مصروفیات ہوں جن میں سب کو اکٹھا شریک ہونے کا موقعہ ملے۔

جہاں فریب آ جائے وہاں مثلاً فالج ہو گیا ایک انسان کی Nerves کو، اعصاب کو، فالج کی وجہ سے یہ طاقت ہی نہیں کہ پوری بات پہنچا سکے وہاں دماغ ہمیشہ غلطی کرتا ہے پوری بات جو نہیں پہنچتی۔ تو یہ بھی وہ مضمون ہے جہاں انسان کی مجبوریاں اور کمزوریاں ہیں "سبح بحمد ربک" کا مضمون اس سے پھر دوبارہ ابھرتا ہے۔ تو آپ کی جو قول سدید کی کمزوریاں ہیں وہ خلافت پر اثرانداز ہوں گی یہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ اور یہ بات اتنی اہم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے ہمیں سمجھانے کی خاطر اپنے آپ کو بھی اس سے بالا نہیں کیا۔ حالانکہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے امکانی بحث چھیڑی ہے وہ کبھی ایک دفعہ بھی نہیں ہوا کہ ایسا واقعہ ہوگیا ہو اس لئے محض امکانی بحث ہے ہمیں سمجھانے کی خاطر۔ فرماتے ہیں میں جب دو جھگڑنے والے فریقوں کے درمیان فیصلے کرتا ہوں تو صاف اور کھلی بات مجھے بتایا کرو۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی چرب زبان، یہ چرب زبانی جو ہے یہاں جھوٹ نہیں فرمایا یہ قول سدید سے ہٹی ہوئی بات ہے۔ فرمایا سچ بولتا ہوگا مگر زبان کی چالاکیوں سے، ملمع کاری کی وجہ سے وہ اس طرح اپنا کیس پیش کر رہا ہے میرے سامنے کہ ہو سکتا ہے اس کی کوئی زمین، کوئی میں جائیداد اس کو دے دوں جو اس کا حق نہ ہو۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے لئے ممکن ہے تو خلیفہ کی کیا حیثیت ہے کہ وہ اس سے بالا ہو، ناممکن ہے۔

پس آپ کا مجموعی تقویٰ ہے جو خلافت کے فیصلوں پر اثرانداز ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے اور وہاں آپ کا سدھرنا اور قول سدید اختیار کرنا ساری جماعت کی صحت کا ضامن بن جاتا ہے۔ پس اگر آپ ایسا کریں گے، غلط فیصلہ ہو تو اس کی ذمہ داری آپ پر بھی ہوگی اور مجھے بھی متوجہ کیا کرتا ہے اللہ تعالیٰ کہ پھر زیادہ دعائیں کیا کرو جماعت کے لئے بھی، ان کے تقویٰ پر قائم رہنے کے لئے بھی اور جماعت بھی تمہارے لئے پہلے سے بڑھ کر دعائیں کرے تاکہ جو بڑھتے ہوئے وقت کے تقاضے ہیں ترقیات کے ہم ان کو احسن رنگ میں پورا کر سکیں۔ احسن رنگ سے مراد ہے اس حد تک پورا کر سکیں جس حد تک ہماری استطاعت ہے اور ابھی اس وقت جو ترقیات ہیں وہ ہماری استطاعت سے آگے نکل چکی ہیں۔ میں آپ کو بتا رہا ہوں بہت آگے نکل چکی ہیں اور کل کو آنے والی جو ترقیات ہیں وہ اور بھی زیادہ آگے نکل جائیں گی۔

پس جب اپنی استطاعت ختم ہو جائے اور اللہ کی استطاعت سے آپ کا پیوند ہو جائے تو پھر ہر چیز ممکن ہو جاتی ہے۔ اس پیوند کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ وہ پیوند ہے جو ان خلاؤں میں آپ کے خلاؤں کو آبادیوں سے بھر دے گا یعنی غیر معمولی طور پر ان کے اندر رونق پیدا کر دے گا جو اس وقت ہمارے لئے خلا ہیں، مگر اللہ کرے گا۔ اگر آپ خدا سے پیوند کر لیں تو آپ کی طاقت میں جب اللہ کی طاقت شامل ہو جائے تو اس نسبت سے جس حد تک آپ کا خدا سے پیوند ہے آپ کی طاقتیں لا متناہی ہو سکتی ہیں اور ہو جاتی ہیں اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ ہو جائیں گی۔ پس توکل کرتے ہوئے اگر آپ دعاؤں سے غافل نہ رہیں، اپنے عجز سے غافل نہ ہوں اور کامل طور پر توکل کا مضمون سمجھتے ہوئے اللہ سے التجا کرتے رہیں کہ خدا ہمارے کاموں کو سنوار دے تو میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ وقت کے تقاضے ہم پورے کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

تین نماز جنازہ پڑھنے کا میں نے فیصلہ کیا ہے غائبانہ، اگرچہ میں نے جماعت کو یہ نصیحت کی ہے کہ آئندہ سے مجھے درخواست نہ کیا کریں نماز جنازہ غائب کی کیونکہ یہ مضمون جو ہے یہ طاقت سے بڑھ چکا ہے اور ایک بہت بڑا پھر آگے ایک قسم کا اسلام کے اندر گویا نئی چیزیں داخل ہی ہو جائیں گی مستقل حصہ بن کے۔ اس لئے ان چیزوں سے گریز کریں ورنہ میرے لئے الجھن ہو جاتی ہے مجھے مشکل پڑ جاتی ہے۔ کئی لوگ اس طرح جذباتی رنگ میں اپنے ماں باپ کی خدمتوں کا ذکر کر کے لکھتے ہیں کہ میرے لئے ان کو رد کرنا ان کی دل شکنی کا موجب بن سکتا ہے، قبول کرنا اس اپنے فیصلے کی خلاف ورزی ہے کہ میں آئندہ سے اس رجحان کو روکوں۔ اس لئے میں دوبارہ یاد دلاتا ہوں کہ آپ لوگ درخواستیں نہ دیا کریں۔ بعض فیصلے میں خود کروں گا۔ نماز جنازہ غائب پڑھنا حرام تو نہیں ہے۔ جائز ہے، ممکن ہے لیکن موقع اور محل کے مطابق۔ تو بعض دفعہ میں اپنے بعض ایسے تعلقات کی بناء پر جن کی وجہ سے میرا حق ہے کہ میں ان کو استعمال کر کے کسی کی نماز جنازہ غائب پڑھوں۔ بعض دفعہ کسی کی جماعتی خدمات کو جماعتی نقطہ نظر سے ایسا وسیع دیکھوں کہ میں یہ فیصلہ کروں کہ ہاں یہ حقدار ہے، رشتے داروں کی نظر میں نہیں بلکہ میری نظر میں بھی وہ واقعتاً یہ حق رکھتا ہو کہ غیر معمولی استثنائی حالات میں اس کی نماز جنازہ غائب پڑھی جائے۔ تو اب میں یہ تو تفصیل بیان نہیں کروں گا کہ کس نقطہ نگاہ سے مگر زیادہ تر ذاتی تعلقات یا بعض پرانی خدمات میرے پیش نظر ہیں یا بعض فوت شدہ نوجوان کی غیر معمولی صلاحیتیں جنہوں نے دل پر غیر معمولی اثر کیا ہے اس لئے میں آج نماز جمعہ کے بعد تین مرحومین کی نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔

ایک تو مکرم ابراہیم صاحب جمونی کی بیگم صاحبہ ہیں جو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ ابراہیم صاحب کو بنانے میں اور ان کے اخلاص کے معیار کو بڑھانے اور قائم رکھنے میں بہت غیر معمولی طور پر حصے دار تھیں اور عشق تھا ان کو نظام جماعت سے اور خلافت سے اور ایک انکسار کا ایک عجیب عالم تھا تو اس لئے ان کے لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کی نماز جنازہ میں پڑھاؤں گا۔

ایک ہمارے سکول کے زمانوں کے پرانے دوست محمد اسحاق صاحب تھے۔ چوہدری محمد اسحاق صاحب جو چوہدری الیاس کے والد جن کو خدا تعالیٰ نے بہت جماعت کی خدمت کی توفیق بخشی ہے۔ وہ قادیان میں ہائی سکول میں میرے واقف تھے اور تعلقات تھے اور انہوں نے اپنے بچوں کی تربیت بہت اچھی کی ہے، غیر معمولی۔ مگر اس کو آپ میرے ذاتی کھاتے میں ڈال لیں کیونکہ بچپن کے تعلقات کی وجہ سے میرا دل چاہتا ہے میں بھی ان کی نماز جنازہ میں شامل ہوں۔

اور ایک ان کا الیاس کا بیٹا، چھوٹا بیٹا جن کا نام دانیال تھا، غیر معمولی اخلاص رکھنے والا انسان تھا وہ۔ بہت توکل۔ کینسر تھا، کینسر کے جتنے علاج تھے سب تکلیف دہ تھے مگر ایک دفعہ بھی شکوہ زبان پہ نہیں لایا پوری طرح کامل راضی برضا، اتنا کہا کرتا تھا کہ میرے لئے حضرت صاحب کو دعا کے لئے لکھ دینا۔ جب بڑا اپریشن ہوتا تھا تو کہتا تھا فون کر دیں اور میری طرف سے اطلاع ملتی تھی کہ میں دعا کر رہا ہوں تو پوری طرح سکون مل جاتا تھا، کہتا تھا مجھے بڑا ہی سکون ملتا ہے۔ آخری لمحات خدا نے اس کے آسان فرما دیئے۔ لیکن اس کا جو راضی برضا رہنے کا انداز تھا اس نے اتنا میرے دل پہ اثر کیا ہے کہ میرے دل سے یہ خواہش اٹھی ہے کہ میں اس مخلص کی بھی نماز جنازہ ادا کروں۔ تو یہ تین ہوں گی نماز جنازہ غائب اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ سب کی دعائیں مل کر ان کی روحوں کے ثواب کا موجب بنیں گی۔

The Hahnemann College of Homoeopathy

Venues: London and Birmingham; Contact: The Secretary, 164 Ballards Road, Dagenham, Essex. RM10 9AB. Tel / Fax: 0181-984-9240

The Hahnemann College of Homoeopathy (est. 1980) teaches classical Hahnemann principles. The college offers two courses for the mature student leading to the professional Diploma qualification : D.Hom.Med. and gives eligibility for professional registration with the U.K. Homoeopathic Medical Association (UKHMA).

FOUR YEAR PART TIME DIPLOMA COURSE

This course is open to any candidate who have a strong desire to learn homoeopathy to relieve the suffering of mankind.

TWO YEAR PART TIME DIPLOMA COURSE

This course is open to the following medical practitioners.

Acupuncture, Pharmacy, Chiropractice, Osteopaths, Naturopathy, SRN's, Physiotherapy, Dental Surgeons, Veterinary Surgeons.

Courses include: practical clinical studies / Patient management / renowned international speakers. For prospectus please apply above.

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۹۴)

نیٹرم میور (Natrum Muriaticum) کے وسیع استعمالات کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۱۰ جولائی ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن (۱۰ جولائی ۱۹۹۵ء) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھک کلاس میں نیٹرم میور کے وسیع استعمالات کا تذکرہ فرمایا۔

نیٹرم میور (Natrum Muriaticum)

حضور نے فرمایا، نیٹرم میور ایک اہم بنیادی دوا ہے۔ ہومیو پیتھک ادویہ میں اس کا بہت وسیع اور اونچا مقام ہے۔ یہ عام کھانے والے نمک سے تیار کی جانے والی دوا ہے۔ سوڈیم کلورائیڈ انسانی جسم میں وافر مقدار میں موجود رہتا ہے اور زندگی کے نظام کو فعال اور متوازن بنانے کے لئے ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کی کمی سے کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ ہمارے منہ میں ہر وقت کئی قسم کے نمکیات موجود رہتے ہیں جن میں سوڈیم کلورائیڈ بھی ہے لیکن اس کے باوجود اسے بالکل نامعلوم مقدار میں پوٹینسی بنا کر منہ میں ڈالا جائے تو فوری ردعمل ہوتا ہے۔

زیادہ نمک کھانے سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ان میں سے ایک خون کے دباؤ کا زیادہ ہونا بھی ہے۔ اس لئے عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ بلڈ پریشر اور دل کی بیماریوں سے بچنے کے لئے زیادہ نمک استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ انگلستان اور امریکہ میں دل کے ماہرین نے یہ تحقیق کی کہ نمک کا استعمال کم کرنا نقصان دہ ثابت ہوا ہے اس لئے یہ بات درست نہیں کہ نمک نہیں کھانا چاہئے۔ نمک کو ضرورت کے مطابق اور محدود دائرے میں ضرور استعمال کرنا چاہئے نیز جن لوگوں کو خون کا دباؤ زیادہ ہونے کی بیماری نہ ہو وہ جتنا مرضی نمک کھائیں انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا البتہ جن کو یہ بیماری ہو انہیں احتیاط کرنی چاہئے کیونکہ ضرورت سے زائد نمک خون کے دباؤ میں اضافہ کر دیتا ہے۔ یہ بیماری اس نوعیت کی ہے کہ جسم میں زائد نمک کو بسہولت جسم سے باہر نہیں نکال سکتا۔ نمک چونکہ پانی جذب کرتا ہے اس لئے جسم کے اندر بھی پانی کا دباؤ بڑھ جانے کی وجہ سے خون کا دباؤ بھی بڑھ جاتا ہے، گردوں پر بوجھ پڑتا ہے۔

نمک انسانی زندگی کا لازمی جزو ہے جس کا توازن بگڑنے سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جو لوگ روزانہ ورزش کے عادی ہوتے ہیں انہیں کھل کر پسینہ آتا ہے اور بذریعہ پیشاب بھی کافی مقدار میں نمک خارج ہو جاتا ہے اس لئے انہیں زیادہ نمک کھانے سے نقصان نہیں پہنچتا۔

نیٹرم میور بہت گہری اور دیرپا اثرات کی حامل دوا ہے۔ تمام انسانی نظام کو متاثر کرتی ہے۔ انسانی بدن کا کوئی بھی ایسا جزو نہیں جس پر یہ اثر انداز نہ ہو۔ عام طور پر نیٹرم میور کی علامت رکھنے والے مریض کی جلد چمکدار اور کھنچی ہوئی ہوتی ہے نمک میں زیادتی کی وجہ سے جسم میں پانی کی مقدار بڑھ جاتی ہے جس کی وجہ سے جلد پر چکنا پن آ جاتا ہے جیسے تیل مل دیا گیا ہو۔ اگر یہ علامت ظاہر نہ ہو تو اکثر ہومیو پیتھ نیٹرم میور استعمال نہیں کرتے۔ لیکن یاد رکھیں کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر مریض اپنی تمام علامات کو ظاہر کرے ۔ کسی ماؤف حصہ میں علامات ظاہر ہو جائیں گی لیکن تندرست حصہ سے تعلق رکھنے والی علامات ظاہر نہیں ہونگی۔ بنیادی طور پر تمام علامات کی کنہہ کا علم ہونا ضروری ہے اور مریض کے مزاج سے واقفیت ضروری ہے لیکن ہر تفصیلی علامت کا ہونا ضروری نہیں ہے۔

نیٹرم میور کے مریض میں سخت تھکاوٹ اور نقاہت کے آثار پائے جاتے ہیں۔ یہ نقاہت خواہ جسمانی ہو یا اعصابی ضرور دکھائی دے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مریض کے جسم میں ہائیڈرو کلورک ایسڈ کا توازن بھی بگڑ جاتا ہے جس سے مریض کمزور ہونے لگتا ہے یا اعصابی کمزوری یا اچانک کمزوری کے دورے پڑتے ہیں۔

نیٹرم میور کا ملیریا سے گہرا تعلق ہے۔ دلدلی علاقوں میں ایک مچھر پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے ملیریا پھیلتا ہے اور ملیریا کے بداثرات کے نتیجہ میں انسانی جسم میں توڑ پھوڑ ہوتی ہے۔ خون میں سرخ ذرات کا توازن بگڑ جاتا ہے یا جسم میں پانی زیادہ ہونے لگتا ہے۔ ان وجوہات کی وجہ سے نیٹرم میور کی ضرورت پڑتی ہے ورنہ نیٹرم میور کا نمدار علاقے اور دلدلی جگہوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جہاں مچھر ہوں وہاں ملیریا ضرور ہوگا۔ نیٹرم میور کو ملیریا کے چڑھتے بخار میں ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ نہایت خطرناک نتائج ظاہر کرتا ہے اور بہت سخت ردعمل ہوتا ہے۔ نیٹرم میور کو ملیریا میں استعمال کرنے کے مختلف طریقے بیان کئے گئے ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ پہلے بخار کا دورہ کم ہونے کا انتظار کرنا چاہئے یا مزید انتظار کر کے دو بخاروں کے درمیان کے وقفہ میں نیٹرم میور اونچی طاقت میں دیں۔ اگر یہ بخار پر اثر انداز ہو تو بخار کا وقت بدل جائے گا اور جلدی آ جائے گا۔ اس علامت سے پتہ چلتا ہے کہ دوا درست ہے اور اس نے کام کیا ہے لیکن اس کی مدت میں کمی آ جاتی ہے۔ اگر بخار کا عرصہ کم نہ ہو صرف وقت بدلے تو اس کا مطلب ہے کہ نیٹرم میور کافی نہیں ہے اس وقت فوری طور پر مزید انتظار کئے بغیر دوسری دوا تلاش کرنی چاہئے۔ اگر بخار وقت سے پہلے آئے اور اس کی مدت بھی تھوڑی ہو تو عموماً اگلا بخار آتا ہی نہیں۔ دوسرے دن دوبارہ نیٹرم میور دے دی معمولی سا بخار ہوگا پھر بالکل اتر جائے گا۔

نیٹرم میور کی دماغی علامات بھی بہت نمایاں ہیں۔ شروع میں جب ذہنی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں تو مریض اپنے آپ کو مظلوم سمجھنے لگتا ہے اور ہر وقت اس خیال میں کھویا رہتا ہے لیکن اس کے باوجود کسی کی ہمدردی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ دوسرے نیٹرم میور کا مریض فرضی محبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ بعض بوڑھی عمر کی عورتیں بھی ایسی فرضی محبت میں مبتلا ہو جاتی ہیں ایسی عورتوں کا نیٹرم میور علاج ہے۔ اگر کوئی بخار لمبا عرصہ پیچھا نہ چھوڑے اور دماغ پر اثر ہو اس کا بھی نیٹرم میور علاج ہے لیکن خاص طور پر غم سے جو اثر دماغ پر پڑتا ہے اس میں نیٹرم میور چوٹی کی دوا ہے۔ غم کے بداثرات میں ابتدائی فوری طور پر اثر کرنے والی دوائیں Ignitia اور ایبرا گریا ہیں۔ Ignitia اپنے اثرات کے لحاظ سے نسبتاً سب سے زیادہ عارضی دوا ہے۔ بار بار دینی پڑتی ہے۔ اگر گہرا غم زندگی کا حصہ بن گیا ہو تو رفتہ رفتہ دماغ متاثر ہونے لگتا ہے۔ تو ایبرا گریا اور اس کے بعد نیٹرم میور ہے جس کے بارے میں میرا ذاتی تجربہ ہے کہ اس سے بالکل پاگل مریض بھی ٹھیک ہو گئے۔ نیٹرم میور مریض تشدد پسند نہیں ہوتے بلکہ خاموشی سے بیٹھے رہتے ہیں یا دنیا سے کھوئے جاتے ہیں اور جسمانی لحاظ سے کمزور ہونے لگتے ہیں، انہیں غصہ بہت آتا ہے لیکن مار دھاڑ نہیں کرتے۔ دماغ کمزور ہونے لگتا ہے۔ بات نہیں کرتے، بھول جاتے ہیں کہ میں کیا کہنے لگا تھا۔ خیالات کا سلسلہ منتشر ہو جاتا ہے۔ اگر کسی انسان کا بات کہتے کہتے اپنے خیالات سے تعلق ٹوٹ جائے تو یہ نیٹرم میور کی علامت ہے لیکن اگر کوئی بات سنتے سنتے سمجھنے کی صلاحیت کھو بیٹھے اور کچھ دیر سے سمجھے تو اس کے لئے پلمبم دوا ہے۔

نیٹرم میور کی ایک علامت یہ ہے کہ پڑھنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ انسانی جذبات متاثر ہونے لگتے ہیں، رونے کی طرف رجحان ہو جاتا ہے۔ اور مریض پلسٹیلا کے مزمن مریض کی مانند ہو جاتا ہے۔ پلسٹیلا کا مریض اگر بات بات پر رونے لگے تو وہ پلسٹیلا کے مقابل پر نیٹرم میور کا مریض ہوگا لیکن فرق یہ ہے کہ پلسٹیلا کا مریض پرخون ہوتا ہے اور جسم بھرا ہوا ہوتا ہے اور ہاتھ یا پاؤں میں گرمی ہوتی ہے۔ جبکہ نیٹرم میور کے مریض کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں اور کمزور ہوتا ہے، رونے کی طرف میلان ہوتا ہے۔ اگر نیٹرم میور سے غم کے بداثرات ٹھیک نہ ہوں اور مرض زیادہ گہرا معلوم ہو تو پھر سلیشیا، نیٹرم میور کی مزمن دوا ہے۔ سلیشیا، پلسٹیلا کی بھی مزمن دوا ہے۔ دواؤں کے آپس کے تعلقات سمجھنے بہت ضروری ہیں پھر آسانی سے دوا تجویز کی جا سکتی ہے۔

نیٹرم میور کو بلاوجہ بار بار استعمال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس کا زیادہ استعمال جسم میں خون کے توازن کو بگاڑ دیتا ہے۔ کبھی کبھی دینے میں کوئی حرج نہیں، ایک ہی دن میں بار بار دہرانے کی ضرورت نہیں۔

نیٹرم میور کے مریض کو بہت پیاس لگتی ہے اس کے سردرد میں سر پر ہتھوڑے پڑتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں، آنکھوں پر روشنی کا بداثر پڑتا ہے، حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے۔ اس لحاظ سے اس کی برائیونیا سے مشابہت ہے۔ نیٹرم میور کی قبض برائیونیا سے بھی سخت ہے۔ نیٹرم میور ایپس کا مزمن اور مصلح بھی ہے۔

نیٹرم میور کا مریض ڈبل روٹی، چکنائی اور روغنی غذا کو پسند نہیں کرتا۔ بھوک لگتی ہے لیکن کھانے کی تھکاوٹ اور کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ سینہ میں جلن کا احساس، جگر کے مقام پر سختی اور سوئیاں سی چبھتی ہیں۔ بھاری پن اور تناؤ کا احساس جو کھانا کھانے کے بعد ہوتا ہے۔ معدے میں شدید کمزوری کے دورے پڑتے ہیں۔ نیٹرم میور کے مریض کے اعصاب تنے ہوئے ہوتے ہیں۔ ذرا سا شور بھی برداشت نہیں ہوتا۔ اچانک کوئی آواز آ جائے تو سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ کاغذ کی سرسراہٹ بھی بری لگتی ہے۔

نیٹرم میور کا مریض بالکل ٹھنڈا ہوتا ہے لیکن گرم کمرے میں تکلیفیں بڑھتی ہیں، کھلی ہوا پسند کرتا ہے۔ اس پہلو سے پلسٹیلا سے مزاج ملتا ہے۔ باہر نکلنا پسند کرتا ہے اور کھلی ہوا میں آ کر جسمانی تکلیفیں کم ہو جاتی ہیں لیکن ذہنی تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں۔ دوا کے مزاج کی اس قسم کی باریکیوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے پھر صحیح دوا تک پہنچنے میں دقت نہیں ہوتی۔ نیٹرم میور کے مریض کا مزاج جلد جلد بدلتا ہے۔ جب اسے پسینہ آتا ہے تو فوراً نزلہ زکام شروع ہو جاتا ہے لیکن اس کے باوجود کھلی ہوا میں نزلہ میں افاقہ ہوتا ہے۔

نیٹرم میور کا اثر جلد پر بھی ظاہر ہوتا ہے۔ ایگزیما، خارش اور سوزش بالوں کے کناروں پر زیادہ ہوتا ہے۔ یہ نیٹرم میور کی خاص علامت ہے۔ خشک دانے بھی نکلتے ہیں اور بہنے والے زخم بھی ہوتے ہیں۔ جلد میں خارش اور سوئیاں چبھتی ہیں۔ خارش کے دانوں سے رطوبت بھی بہتی ہے۔ مختلف ٹکڑوں میں جلد اور کھرنڈ بن کر اترنے لگتے ہیں۔ نیٹرم میور کی ایک علامت سارسپریلا سے ملتی ہے، چھوٹی عمر میں ہی بڑھاپے کے آثار آنے لگتے ہیں۔

نیٹرم میور کا سردرد رات کو سونے کے بعد تیسرے پہر شروع ہوتا ہے۔ اگر صبح کے وقت سردرد ہو تو وہ جلسیمیم کی علامت ہے۔ نیٹرم میور میں عام طور پر گرمی لگنے کی وجہ سے اور ملیریا بخار کے دوران ہونے والی تکلیفیں نو بجے سے لے کر رات تک جاری رہتی ہیں۔ سردرد عموماً گدی میں ہوتا ہے اور ریڑھ کی ہڈی تک پھیل جاتا ہے۔ نیٹرم میور کا ریڑھ کی ہڈیوں سے متعلق بہت سی بیماریوں سے تعلق ہے خصوصاً چک پڑ جائے تو نیٹرم میور شروع میں بہت اچھا اثر دکھاتی ہے۔ نیٹرم میور کے مریض کی اکثر علامتیں نرم بستر میں بڑھ جاتی ہیں اور ریڑھ کی ہڈی نسبتاً بہت حساس ہو جاتی ہے اور اعصاب میں بےچینی محسوس ہوتی ہے اور درد ہوتا ہے۔ سخت جگہ پر لیٹنے سے آرام آتا ہے۔

نیٹرم میور میں پراسٹیٹ گلینڈز کی علامتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ مریض حاجت کے لئے جاتا ہے لیکن اسے بہت انتظار کرنا پڑتا ہے کہ پیشاب جاری ہو۔ قطرہ قطرہ آتا ہے۔ بعد میں بےچینی اور بےاطمینانی کا احساس رہتا ہے جیسے پیشاب پوری طرح خارج نہیں

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW

FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:

TEL: 0141-777 8568
FAX: 0141-776 7130

بقیہ:۔ خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے فرمایا کہ یورپ میں جہاں بھی دہریت کا زور ہے اس کی سب سے بڑی وجہ عیسائیت کے بگڑے ہوئے عقائد ہیں اور جب بھی دانشوروں نے ان بگڑے ہوئے عقائد کے خلاف آواز اٹھائی تو انہیں سخت سزائیں دی گئیں اور ذلیل و رسوا کیا گیا۔ اس سلسلہ میں حضور نے نیوٹن کی مثال دی جس نے جب اس وقت کے بعض غلط مذہبی تصورات کے خلاف آواز اٹھائی تو اسے کس طرح تنگ کیا گیا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ یورپ کی تاریخ کا بہت دردناک باب ہے لیکن یہ کہنا کہ یورپ سارا دہریہ ہے یہ درست نہیں۔ جو لوگ دہریہ کہلاتے ہیں ان میں بڑے بڑے توحید پرست بھی تھے جنہوں نے اپنی دہریت کی بھاری قیمت دی ہے۔ آج یہ کہہ کر کہ یہ دہریہ ہیں ان سے ناامید ہو جانا اور تبلیغ نہ کرنا یہ بھی درست نہیں۔ دوسرے یہ کہ مذہب کی طرف لانے سے پہلے انہیں خدا پر یقین دلانا اہم ہے۔ جو لوگ خدا سے ہی دور جا پڑے ہیں کیونکہ ان کے سامنے خدا کا غلط تصور پیش کیا گیا تھا وہ اسلام کی طرف کیسے اور کیونکر آ سکتے ہیں۔ دعوت الی اللہ کا مطلب ہے کہ انہیں اس خدا کی طرف لاؤ جو ان سے کھو چکا ہے۔ اگر یہاں لے آؤ گے تو پھر رسالت کا سبق شروع ہوگا۔ یہی سبق کلمہ "لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ" میں دیا گیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جو لوگ عیسائیت میں متشدد ہیں اکثر بے وقوفی کی وجہ سے ہیں کیونکہ ان کا ایمان اکثر ازمنہ وسطی کے بگڑے ہوئے علماء کے تصورات پر ہے۔ اس قسم کے لوگ مسلمانوں میں بھی اور دیگر مذاہب میں بھی ملتے ہیں۔ ایسے لوگ جو اس قسم کے تصورات والے مذہب کو رد کر چکے ہوں اگر آپ انہیں مذہب کی طرف بلائیں گے تو وہ یہی سمجھیں گے کہ یہ کوئی متشدد انتہا پسند مذہب ہے۔ اور ہر دفعہ ان کے ذہن میں کوئی نہ کوئی ایسا تصور ابھرے گا۔ خصوصیت سے اس زمانہ میں اسلام کی طرف بلائیں گے تو ان کے زمانہ میں ایران و خمینی وغیرہ کے طرز عمل کی وجہ سے تشدد کا منظر ابھرے گا۔ حضور نے فرمایا کہ اس کا ایک ہی حل ہے کہ انہیں اللہ کی طرف بلائیں۔

حضور نے اللہ کی طرف بلانے کے طریق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کا خدا عالمی خدا بلکہ ایک ہی خدا ہے۔ اس لئے خدا کی طرف بلانے والے کے لئے ضروری ہے کہ اس میں عالمی صفات ہوں۔ وہ ہر قسم کے تعصبات سے پاک ہو۔ اس کا عمل کسی قسم کے مشرقی تصور کے زیر اثر نہ ہو۔ مذہبی طور پر بھی محض نام کی طرف بلانے والا نہ ہو بلکہ ایسے خدا کی طرف بلانے والا جو ساری کائنات کا خدا ہے اور اس کے لئے لازم ہے کہ اپنے اندر وہ خدائی رنگ پیدا کرے۔ اگر وہ آپ میں خدا کی صفات کی جلوہ گری دیکھے گا تو ان صفات میں بے انتہا جذب ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے "عمل صالحا" کے حوالہ سے بتایا کہ عمل صالح بھی صرف اسلام سے خاص نہیں ہے۔ ایک ہے لوگوں کو خدا کی طرف بلانا اور ایک ہے اپنے آپ کو خدا کی طرف بلانا۔ جب تک آپ اپنے آپ کو خدا کی طرف نہ بلائیں دوسروں کو خدا کی طرف نہیں بلایا جا سکتا۔

حضور نے فرمایا کشش ثقل میں بہت طاقت ہے لیکن وہ طاقت جو کشش ثقل پر غالب آ جائے اس کا ذکر اس آیت میں ہے کہ "و من احسن قولاً ممن دعا الی اللہ ...... الخ"۔ من احسن قولاً میں جس طاقت کا ذکر ہے وہ اللہ کے ساتھ وابستہ ہونے کا حکم ہے اور یہ حکم ہر دوسری چیز پر غالب ہے۔ سب سے بڑا مظہر اس دعوت الی اللہ کے حسن کا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صورت میں پیدا ہوا اور دیکھیں کس شان سے آپ نے مخالفوں، خون کے پیاسوں کو اپنی طرف کھینچا۔ حضور نے فرمایا پس تم نیک اعمال کی طرف رخ کرو تب تم داعی الی اللہ بننے کے اہل ہوگے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ سوسائٹی مذہب سے متنفر ہونے کے بعد خدا سے متنفر ہو چکی ہے۔ خدا کی طرف بلانے کے لئے ان کی کشش ثقل سے بڑھ کر ایک روحانی جذب آپ کو اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ ناروے کی قوم بحیثیت قوم نیک مزاج، سعید فطرت ہے۔ یہ لوگ دہریہ عقل کی وجہ سے ہوئے ہیں کیونکہ ان کو جو عقائد خدا کے متعلق بتائے گئے تھے انہیں عقلاً تسلیم کیا ہی نہیں جا سکتا تھا۔ "لاالہ" کا کام یہ قومیں کر چکی ہیں "الا اللہ" کا کام آپ نے کرنا ہے۔ انصاف، تقویٰ، سچی ہمدردی بنی نوع انسان، شرافت، عقل سے بات کرنا یہ سب خدائی رنگ کے نمونے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ عمل صالح اور دعوت الی اللہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ جب یہ دو طاقتیں اکٹھی ہو جائیں تو ناقابل تسخیر طاقت بن کر ابھرتی ہیں اور کسی میں طاقت نہیں کہ اسے مغلوب کر سکے۔

کتابیں پڑھنے کے بعد لائبریری کو بھیج دیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"افراد سے میں یہ کہوں گا کہ آپ اپنی زندگی میں (اور آپ سے میری مراد وہ دوست ہیں جنہیں علم کا شوق ہے اور کتابیں خریدتے ہیں) بہت سی کتب ایسی بھی خریدتے ہیں کہ جب پڑھ لیتے ہیں تو ان میں آپ کو کوئی دلچسپی باقی نہیں رہتی۔ پس ایسے دوستوں کو سوچنا چاہئے کہ ایسی کتاب میں ایک ہزار دوسرے آدمیوں کو دلچسپی ہو سکتی ہے۔ اس واسطے وہ ایسی کتب (خلافت) لائبریری میں بھیج دیں۔ ان کا اپنا شوق تو پورا ہو گیا........

اگر ہماری ساری جماعت اس طرف توجہ کرے اور ساری جماعت سے مراد پاکستان کی جماعت نہیں بلکہ ساری دنیا کی جماعتیں مراد ہیں جن میں کروڑ ڈیڑھ کروڑ سے بھی شاید زیادہ افراد ہوں۔ پس اگر دوست توجہ کریں تو ہمیں سال میں ایک لاکھ کتابیں آسانی سے مل سکتی ہیں۔ (روزنامہ الفضل ۲ مئی ۱۹۹۱ء) (مرسلہ: صدر خلافت لائبریری کمیٹی ربوہ)

اذکروا موتاکم بالخیر

مکرم صوفی بشارت الرحمان صاحب (مرحوم)

(محمود احمد انیس ۔ مربی سلسلہ)

اذکروا موتاکم بالخیر کے تحت استاذی المکرم پروفیسر بشارت الرحمان صاحب کے ذکر میں چند باتیں خاص طور پر اس وقت ذہن میں ہیں۔ جن میں سے سب سے نمایاں بات آپ کا قرآن کریم سے عشق ہے۔

آپ کو قرآن کریم پر تدبر کا بہت شوق تھا اور پھر جو نکات نئے معلوم ہوتے تھے وہ لوگوں کو بارہا سنایا کرتے تھے۔ جامعہ میں تفسیر پڑھاتے ہوئے خود اخذ کردہ نکات طلباء کو بتایا کرتے تھے اور طلباء کو تدبر کی تحریک بھی کیا کرتے تھے۔ پھر جب حضور انور ایدہ اللہ نے آپ کو وکیل التعلیم مقرر فرمایا تو اکثر کہا کرتے تھے کہ مجھے تو انتظامی کاموں کی بجائے جامعہ احمدیہ زیادہ پسند ہے وہاں طلباء کو تفسیر پڑھا کر خدمت قرآن کا موقعہ پاتا تھا اور نئے نئے نکات ڈھونڈنے کی توفیق ملتی تھی۔

خلافت کے ساتھ بڑی وابستگی تھی۔ تین خلفاء سلسلہ کا زمانہ پایا اور تینوں کے ساتھ نہایت محبت و وفا کا تعلق رکھا۔ حضور انور کے بعض خطوط جن میں حضور نے آپ کو استاذی المکرم کر کے مخاطب فرمایا ہے لوگوں کو بڑے فخر سے دکھایا کرتے تھے کہ دیکھو حضور نے مجھے استاد کر کے مخاطب فرمایا ہے۔

آپ کی وفات سے چند دن پہلے کا ایک واقعہ ہے کہ آپ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ ایک دن خاکسار عیادت کے لئے گیا تو کہنے لگے یہ ایک صد روپیہ میری طرف سے ہمارے محلّہ کے سیکرٹری مال کو دے کر حصہ وصیت کٹوا دینا اور پھر بتایا کہ آج میرا ایک پرانا شاگرد جو ایک بڑے عہدے پر ہے ملنے آیا تھا اور اس نے جاتی دفعہ اصرار سے ایک ہزار روپیہ دے دیا۔ وہ ہزار روپیہ تو میں نے نادار مریضان کی مد میں بطور صدقہ دے دیا ہے لیکن چونکہ یہ میری آمد ہے اس لئے دسواں حصہ لے جاؤ اور اس کی رسید کٹوا لاؤ۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور جس طرح دل کھول کر خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا جذبہ آپ میں نمایاں تھا خدا کی رحمتیں اس سے کہیں بڑھ کر آپ پر سایہ کئے رکھیں۔ آمین۔

بقیہ:۔ ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۹۴)

ہوا۔ بعض اوقات بعد میں درد بھی ہوتا ہے۔ چلتے وقت، ہنستے وقت اور کھانستے وقت از خود پیشاب خارج ہو جاتا ہے۔ رات کو خود بخود پیشاب نکل جائے تو کالی فاس کے ساتھ ملا کر دینے سے فرق پڑتا ہے۔ عموماً بچوں میں یہ تکلیف ہوتی ہے کہ وہ گہری نیند سو جائیں تو پیشاب آنے کا پتہ نہیں چلتا اور بستر گیلا کر دیتے ہیں۔

نیٹرم میور میں شدید قبض ہوتی ہے یا دست شروع ہو جاتے ہیں۔ آرمی کیمپ میں خوراک کی خرابی کی وجہ سے جو اسہال لگ جاتے ہیں وہ بہت دیر تک جاری رہتے ہیں۔ نیٹرم میور ایسے اسہال کی بیماری میں بہت مفید ہے۔ ایسے کیمپوں میں خوراک کی بدپرہیزی سے اگر دائمی پیچش ہو جائے تو کروٹن (Croton) بہت مفید ہے۔ نیٹرم میور میں بھوک کی زیادتی کے باوجود مریض دبلا پتلا اور لاغر ہوتا ہے۔ معدہ کی جلن کے ساتھ دل بھی دھڑکتا ہے۔ کھانا کھاتے ہوئے پسینہ آتا ہے۔ نمک کھانے کی بے حد خواہش ہوتی ہے۔ خالی پیٹ بہتر محسوس کرتا ہے کھانے کے بعد جلن، تیزابیت اور منہ میں پانی آنے لگتا ہے۔ جگر کے مقام پر سوئیاں چبھتی ہیں۔

جیسا کہ اوپر ذکر آ چکا ہے کہ نیٹرم میور، ملیریا میں بہت مفید دوا ہے۔ ہر قسم کا ملیریا اس میں شامل ہے جو روز آئے یا وقفے وقفے سے آنے والا ہو۔ سب سے زیادہ خطرناک ملیریا وہ ہے جو دو دن آرام دے اور تیسرے دن آن پکڑے۔ یہ بہت مشکل سے پیچھا چھوڑتا ہے۔ اس میں نیٹرم میور بہت مفید ہے۔ اس میں میں نے بارہا تجربہ کیا ہے کہ بخار تیسرے دن کے بجائے دوسرے دن آنے لگتا ہے۔

ملیریا میں بخار اس لئے ہوتا ہے کہ ملیریا کے جراثیم جب خون میں شامل ہو جاتے ہیں تو سرخ ذروں کو اندر سے کھا جاتے ہیں اور ایک خول سا باقی رہ جاتا ہے۔ یہ خول جراثیم کی غلاظتوں اور زہریلے مادوں سے بھر جاتے ہیں۔ جب یہ خول پھٹتے ہیں تو اس وقت شدید سردی لگ کر بخار چڑھتا ہے۔ جب یہ جراثیم خول پھاڑ کر باہر نکلتے ہیں تو جگر میں پناہ لیتے ہیں اور چوبیس یا اڑتالیس گھنٹوں کے بعد دوبارہ حملہ کرتے ہیں اور دوبارہ بخار ہو جاتا ہے۔ ان جراثیم کو نیٹرم میور سے ختم کیا جا سکتا ہے۔

DISTRIBUTORS OF CRIMPLENE/ VELVET & POLYESTER COTTON CLOTH/ QUILTS & BLANKETS/ PILLOWS & COVERS/ VELVET CURTAINS/ NYLON & SATIN FINISH BED SPREADS/ BED SETTEE & QUILT COVERS/ VELVET CUSHION COVERS/ PRAYER MATS/ ETC. ETC DIRECT SALE TO THE PUBLIC

CROWN TEXTILES,
138 ABBEY ROAD, BRADFORD, BD8 8DP
PHONE 01274 724331 / 488 446
FAX: 01274-730 121

الفضل کی قلمی معاونت کیجئے

الفضل آپ کا اپنا اخبار ہے۔ اسے آپ نے اور ہم سب نے مل کر سنوارنا ہے۔ اسے مزید دلچسپ اور مفید بنانا ہے۔ اور اس کے دائرہ اثر کو وسیع سے وسیع تر کرنا ہے۔ روزمرہ زندگی کے سینکڑوں تجارب، مشاہدات اور معلومات ایسی ہیں جن میں آپ دوسروں کو اپنے ساتھ شامل کر کے انہیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ آپ اپنے ایسے مشاہدات و تجربات اور مختلف واقعات پر اپنے محسوسات و قلبی کیفیات کو تحریر میں ڈھالئے اور ہمیں بھجوائیے۔ ہم انشاء اللہ آپ کی مرسلہ نگارشات کے انتخاب سے الفضل کو سجائیں گے۔ (ادارہ)

عیسائی مشنری سے گفتگو

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

"۱۹۳۳ء میں خاکسار مرکزی ہدایت کے ماتحت بغرض تبلیغ لکھنؤ گیا۔ وہاں پر علاوہ تبلیغی جلسوں میں تقاریر کرنے کے باقاعدہ قرآن کریم کے درس کا سلسلہ شروع کیا۔ جس میں علاوہ احمدی احباب کے غیر احمدی بھی شریک ہوتے۔ ایک دن ایک غیر احمدی دوست نے اطلاع دی کہ لکھنؤ میں ایک عیسائی مشنری عورت آئی ہوئی ہے جو علمائے اسلام کو متواتر چیلنج دے رہی ہے۔ لیکن کوئی غیر احمدی عالم اس کا چیلنج قبول نہیں کرتا اور اس طرح اسلام کی بدنامی ہوتی ہے۔

میں نے کہا مجھے تو آج تک اس کا علم نہیں ہوا ورنہ ضرور اس کا جواب دیتا۔ چنانچہ میں نے اس مشنری عورت سے خط و کتابت کر کے گفتگو کے لئے وقت اور جگہ طے کی اور وقت مقررہ پر بعض احمدی اور غیر احمدی احباب کے ساتھ اس کی قیام گاہ پر پہنچا۔ اس مشنری عورت نے جس کا نام روت تھا اور وہ مشہور پادری مسٹر ایم۔ این۔ ہوز کی لڑکی تھیں۔ کئی عیسائی مشنری اپنی اعانت کے لئے بلائے ہوئے تھے۔ حاضرین کی کل تعداد تیس پینتیس کے قریب تھی۔

اس مجلس میں میں نے اپنی آمد کی غرض بیان کی۔ اور پھر روت صاحبہ سے کہا کہ اگر وہ پسند کریں تو اپنا مدعا یا سوال پیش کریں۔ یا اگر مجھے اجازت دیں تو میں اپنی طرف سے پہلے بات کروں۔ روت صاحبہ نے یہی پسند کیا کہ پہلے میں بیان کروں۔

میں نے روت صاحبہ سے پہلے یہ سوال کیا کہ لعنت اچھی چیز ہے یا بری؟ انہوں نے کہا کہ لعنت بہت بری چیز ہے۔ میں نے کہا کہ کیا شیطان لعنتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں شیطان لعنتی ہے اور یہ مسلمہ عقیدہ ہے۔ میں نے عرض کیا کہ مسیح علیہ السلام جن کی صلیبی موت کی وجہ سے یہود و نصاریٰ دونوں قومیں ان کے لعنتی ہونے پر متفق ہیں کیا ان میں اور شیطان میں بحیثیت لعنتی ہونے کے کچھ فرق ہے۔ اور پھر کیا حضرت مسیح علیہ السلام کے علاوہ کوئی اور بانی مذہب بھی لعنتی اور شیطان کا لعنتی ہونے کی حالت میں شریک ٹھہرایا گیا ہے۔ نیز کیا کسی دوسرے مذہب کے بانی نے اپنے مذہب کے ماننے والوں کو لعنت سے چھڑانے کے لئے پیش کیا ہے۔ یا یہ وہ خود ہی اپنے مذہب کو پیش کر کے لعنتی بنتے ہیں۔

میں نے یہ سوال بھی کیا کہ اگر عیسائی مذہب کی رو سے ایک خدا تین اور تین ایک ہیں تو کیا صلیبی موت سے تینوں مرے ہیں یا ایک مرا ہے۔ اور وہ ہستی جو مر گئی ہے وہ خدا کیسے ہوئی کیونکہ خدا تو غیر فانی ہے جس پر کبھی موت نہیں آتی۔ مسیحؑ جس کو ابن اللہ سمجھا جاتا ہے اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ خدا جو ابنیت کے مرتبہ پر تھا مصلوب ہوا اور مر گیا۔ اور تینوں کے ایک ہونے سے تینوں کے متعلق بمعنے التثلیث فی التوحید یہ تسلیم کرنا پڑا کہ تینوں ہی مر گئے اور پھر مصلوب ہو کر تینوں ہی لعنتی موت مرے اور ملعون ٹھہرے۔ پھر موجودہ عیسائی مذہب نے شریعت کو بھی لعنت قرار دیا۔

اب جس مذہب کا خدا لعنتی ٹھہرا جس کا بانی مسیحؑ بھی لعنتی ٹھہرا اور اس کی شریعت بھی لعنت قرار پائی اس کی طرف کوئی غیر عیسائی لعنت سے بچنے اور نجات حاصل کرنے کے لئے کیونکر رجوع کر سکتا ہے۔ جب عیسائی مذہب اپنے خدا کو لعنت سے نہ بچا سکا۔ اپنے ہادی مذہب حضرت مسیح علیہ السلام کو لعنت سے نہ بچا سکا اور اپنی مسلمہ شریعت کو لعنت سے نہ بچا سکا تو اس سے یہ کیسے امید کی جا سکتی ہے کہ اس پر چل کر کوئی شخص لعنت سے بچ جائے گا۔ یہ سوالات تو عیسائی مذہب کے اصول متعارفہ کی بنا پر پیش کئے گئے ہیں۔

اب دوسری بات یہ عرض کی جاتی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام قوم یہود کی طرف بھیجے گئے اور عیسائیوں نے آپ کو قبول کیا۔ یہ دونوں قومیں جن کا آپ سے براہ راست پہلا تعلق ہے مسیح کی صلیبی موت کی وجہ سے ملعون ہونے کے قائل ہیں اور اب تک اسی عقیدہ پر راسخ اور جمی ہوئی ہیں۔ اگر لعنت کوئی اچھی چیز ہوتی تو اس کی وجہ سے شیطان اس قدر بدنام اور ذلیل نہ ہوتا۔ لیکن اگر لعنت بری اور قابل نفرت چیز ہے تو جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مسیح ملعون ہوا ان کے مقابل پر وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام ملعون نہیں ہوئے یقیناً بہتر اور حضرت مسیح علیہ السلام کی شان اور عزت کو قائم کرنے والے ثابت ہوتے ہیں۔

میں نے اس نکتہ کو واضح کر کے روت صاحبہ کی فطرت اور عقل کو اپیل کی۔ جس پر انہوں نے میرے ساتھ اتفاق کیا اور ان لوگوں کو اچھا قرار دیا جو مسیح علیہ السلام کو پاک اور مقدس و مطہر سمجھتے ہیں۔

اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ قوم نصاریٰ اور یہود میں سے تو ایک بھی نظر نہیں آتا جو مسیح کی صلیبی اور لعنتی موت کا اقراری نہ ہو۔ لیکن عرب کے صحرا اور ریگستان سے ایک مقدس وجود مبعوث ہوا جس نے اعلان کیا کہ عیسائیوں اور یہودیوں کا یہ متفقہ عقیدہ کہ حضرت مسیح مصلوب و ملعون ہوئے ایک غلط فہمی کی بنا پر ہے اور حقیقتاً مسیح مصلوب ہونے سے بچ گئے تھے۔ اس مقدس انسان نے وحی الٰہی سے یہ اعلان کیا کہ "ماقتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم"۔ یعنی مسیح قتل ہونے اور صلیبی موت سے مرنے سے بچ گئے اور اس بارہ میں یہود و نصاریٰ کو غلط فہمی اور شبہ پیدا ہوا۔

اب قوم یہود و نصاریٰ ایک طرف ہیں جو مسیحؑ کے اپنے ہو کر بھی اس کو ملعون مانتے ہیں اور دوسری طرف حضرت سید بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو عرب کی سرزمین سے حضرت مسیح علیہ السلام کی حمایت اور بریت میں اپنی آواز بلند کرتے ہیں کہ وہ صادق اور مقدس مسیح ہرگز مصلوب ہو کر لعنتی موت نہیں مرا۔

اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ مجھ سے یہ آخری الفاظ کچھ ایسے مئوثر انداز میں نکلے کہ روت صاحبہ آبدیدہ ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ آج یہ پہلا دن ہے کہ میرے دل میں حضرت محمدؐ صاحب کے تقدس اور پاکیزگی کے متعلق ایک گہرا اثر پیدا ہوا ہے۔ اور میں آئندہ آنحضرتؐ کے متعلق کوئی کلمہ تحقیر یا استخفاف کا استعمال نہ کروں گی۔

اس کے بعد روت صاحبہ نے مناظرانہ رنگ میں کوئی اعتراض پیش نہ کیا اور نہ ہی اسلام پر کوئی نکتہ چینی کی۔ ایک گھنٹہ تک یہ مجلس قائم رہی۔ اور روت صاحبہ مختلف مسائل کے متعلق محبت اور عقیدت سے استفسار کرتی رہیں اور مجادلہ کا طریق اختیار نہ کیا۔ اس گفتگو کا حاضرین پر جن میں معزز غیر احمدی بھی تھے خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ میرے قادیان آنے کے بعد بھی روت صاحبہ ایک عرصہ تک خط و کتابت کرتی رہیں۔ (حیات قدسی، حصہ پنجم ۔ ۵۹ تا ۶۲)

حضرت سیٹھ حاجی عبدالرحمان صاحب مدراسیؓ

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ نے ہندوستان کے ایک تبلیغی سفر کی روئیداد بیان کرتے ہوئے حضرت سیٹھ حاجی عبدالرحمان صاحب مدراسی رضی اللہ عنہ کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ آپ کا درج ذیل واقعہ اپنے اندر بہت سے سبق رکھتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"ہمارا وفد بمبئی سے روانہ ہو کر مدراس میں وارد ہوا۔ وہاں پر حضرت سیٹھ حاجی عبدالرحمان اللہ رکھا صاحب رضی اللہ عنہ کے ہاں قیام کیا۔ حضرت سیٹھ صاحبؓ کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا کہ ؂

قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹا کام بنائے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پائے

چنانچہ اس الہام کے پہلے مصرعہ کے مطابق ان کا کاروبار خوب چمکا۔ لیکن بعد میں دوسرے مصرعہ کے مطابق اُن پر ابتلاء آیا۔ اور فارغ البالی کے بعد آپ انتہائی مالی مشکلات کا شکار ہوئے اور آپ کی حالت بالکل فقیرانہ ہو گئی۔ ان کی یہ ابتلائی حالت کسی معصیت کی وجہ سے نہ تھی بلکہ یہ ایک سرالٰہی تھا جس کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

جب حضرت سیٹھ صاحبؓ کے پاس پہنچے تو آپ ایک خراب اور خستہ چوبارے میں ایک دریدہ چٹائی پر تشریف فرما تھے۔ لباس بھی بالکل فقیرانہ تھا۔ ہمیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ کھانا منگوایا، جو بالکل سادہ تھا، چپاتیاں اور مسور کی دال۔ اس وقت آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا بیان کردہ ایک واقعہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے متعلق سنایا کہ ایک دفعہ ان کے گماشتے جو بیرونی علاقہ جات میں تجارتی کاروبار کے لئے ان کی طرف سے گئے تھے واپس آئے تو ان میں سے ایک نے کہا کہ اس دفعہ تجارت میں اتنے ہزار روپیہ نفع ہوا ہے۔ اس پر حضرت امام صاحب نے ایک دو منٹ کے سکوت کے بعد اونچی آواز سے "الحمدللہ" کہا۔ پھر دوسرے کارندہ نے جو کسی اور علاقہ سے واپس آیا تھا اطلاع دی کہ اس دفعہ اتنے ہزار روپیہ نقصان ہوا ہے۔ یہ سن کر بھی حضرت امام صاحب نے تھوڑے توقف کے بعد اونچی آواز سے "الحمدللہ" کہا۔

اس وقت حاضرین میں سے ایک شخص نے امام صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ نفع کی خبر سن کر بے شک اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ لیکن نقصان کی خبر پر الحمدللہ کہنا درست معلوم نہیں ہوتا۔ اس موقعہ پر تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا چاہئے تھا۔ اس پر حضرت امام صاحب نے فرمایا کہ میں نے نفع و نقصان کی وجہ سے الحمدللہ نہیں پڑھا بلکہ میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر اس لئے ادا کیا ہے کہ نفع کی اطلاع پر بوجہ مالی و دنیوی فائدہ کے میرا قلب مسرور نہیں ہوا اور نہ ہی نقصان کی خبر سے مجھے کوئی رنج پہنچا ہے۔ دنیوی نفع اور نقصان میرے اس تعلق پر اثر انداز نہیں ہو سکا جو مجھے خدا تعالیٰ سے ہے۔ یہ حالت جو مجھے نصیب ہے میرے منہ سے دونوں بار "الحمدللہ" کا کلمہ نکلوانے کا باعث بنی۔

یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ حضرت اقدس علیہ السلام کی صحبت سے اللہ تعالیٰ نے میرے قلب میں بھی ایسی روحانی کیفیت پیدا کر دی کہ جب میں لکھ پتی تھا اس وقت بھی ایک استغنا کی کیفیت میسر تھی۔ اور اب اس عسرت کی حالت میں بھی غیر اللہ سے مستغنی ہوں۔

جب حضرت سیٹھ صاحبؓ نے یہ واقعہ بیان کیا تو ہمارے قلوب اس سے بہت متاثر ہوئے اور آنکھیں اشکبار ہو گئیں"۔ (حیات قدسی حصہ چہارم ۔ ۵۴، ۵۵)۔

دانشوروں کی باتیں

مولوی کو اختیارات سے دور رکھو

جناب ابوطالب نظامی، ہفت روزہ "لاہور" ۲۹ جون ۱۹۹۶ء کی اشاعت میں رقمطراز ہیں:۔

"برصغیر کی تقسیم کے بعد بھارت اور پاکستان میں بالغ رائے دہی کی بنیاد پر الیکشنوں کا دور شروع ہوا تو مشہور صوفی بزرگ حضرت خواجہ حسن دہلوی نے مولوی کی فطرت کو بھانپ کر پاک و بھارت کے مسلمان ووٹروں کو وصیت اور نصیحت فرمائی تھی:

"الیکشنوں میں بھارت کے مسلمان ووٹروں میں نام تو لکھوائیں مگر ووٹ کسی مولوی کو نہ دیں بلکہ غیر مولوی کو دیں یا غیر مسلم کو۔

مولوی بھارت میں ہوں یا پاکستان میں اس قابل نہیں ہیں کہ ان کو ووٹ دئے جائیں لہذا ہر علاقے میں مسلمان کسی غیر مولوی امیدوار کے ساتھ ہو جائیں اور مولویوں اور پیروں سے سوائے دست بوسی اور نذر دینے کے کوئی تعلق نہ رکھیں۔

پاکستان کی حکومت مجھ سے زیادہ دور اندیش ہے تاہم مولویوں کی اس لئے رعایت کرتی ہے کہ وہ دین کے تھم ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جو نصیحت قائداعظم دے گئے ہیں وہ جب ہی سلامت رہے گی۔

کوئی "حضرت مولانا اور کوئی پیر صاحب اس میں دخیل نہ ہوں۔ ان دونوں کو کھلاؤ، نذریں دو، ہاتھ چومو مگر اختیار حکومت سے دور رکھو"۔

افسوس کا مقام ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں نے حضرت خواجہ مرحوم کی اس نصیحت و وصیت پر عمل نہیں کیا اور حکومت پاکستان نے بھی بانی پاکستان قائد اعظم کے نظریات کے خلاف مولویوں اور پیروں کو سرآنکھوں پر بٹھا رکھا ہے۔ جو تحریک پاکستان کے مخالف تھے اور آج بھی سرعام اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ہم اس گناہ میں شامل نہ تھے جب کہ یہ اسمبلیوں میں پہنچ کر بڑے بڑے عہدے سنبھالے ہوئے ہیں۔ پاکستان کی قومی اسمبلی کی خارجہ کمیٹی کے چئرمین بھی ان کے سیاسی حلیف تحریک پاکستان کے مخالف ایک عمر رسیدہ سیاسی رہنما ہیں۔ اسی بناء پر مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ میں نہ اٹھایا جا سکا"۔

(مرسلہ سی۔ آر۔ احمد، لندن)

اپنے علم کا فیض دوسروں تک بھی پہنچائیے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں مختلف علوم کے سینکڑوں ماہرین جماعت احمدیہ میں پائے جاتے ہیں۔ اگر وہ اپنے مخصوص علم کے حوالے سے ہی الفضل کے لئے ٹھوس، مفید، علمی اور تحقیقی مضامین لکھ کر بھجوائیں تو اس سے اخبار کی افادیت میں اضافہ ہو گا۔ (مدیر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی قبول احمدیت کی داستان انکے صاحبزادے محترم علی محمد الہ دین صاحب کے قلم سے "احمدیہ گزٹ" کینیڈا جولائی ۹۶ء کی زینت ہے۔ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب ۱۲ اکتوبر ۱۸۷۷ء کو بمبئی میں خوجہ خاندان میں پیدا ہوئے جو سر آغا خان کا ارادتمند تھا اور ان کا عقیدہ تھا کہ اسلامی عبادات یعنی نماز، روزہ وغیرہ غیرضروری ہیں اور قرآن کریم صرف مشرک عربوں کو توحید کی تعلیم دینے کے لئے اتارا گیا تھا، غیرعربوں کے لئے نہیں۔

حضرت سیٹھ صاحب دن رات اپنے وسیع کاروبار میں مشغول رہا کرتے تھے۔ کسی نے آپکو مطالعہ کے لئے "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا انگریزی ترجمہ دیا۔ اس کتاب کے مطالعہ نے آپکے دل پر ایسا گہرا اثر کیا کہ اپنے خرچ پر کئی نسخے منگوا کر اپنے مسلم اور غیر مسلم دوستوں کو تحفۃً دیئے۔ سب نے ہی کتاب کو بہت سراہا۔ پھر حضرت سیٹھ صاحب نے اپنے خاندان کو بھی اس لطف میں شامل کرنے کے لئے کتاب کا گجراتی زبان میں ترجمہ کیا اور شائع کرکے مفت تقسیم کا اہتمام کیا۔ پھر خان بہادر نواب احمد نواز جنگ سے اسکے دیگر زبانوں میں تراجم کرواکے شائع کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو نواب صاحب نے اس کتاب کا ایک نسخہ نظام دکن کے چیف سیکرٹری نواب سر امین جنگ بہادر کو تبصرہ کے لئے بھجوایا۔ چیف سیکرٹری نے مطالعہ کے بعد مزید تراجم کروانے کی بھرپور تائید کی۔ چنانچہ مراٹھی، ہندی، گورمکھی، سندھی اور برمی سمیت نو زبانوں میں تراجم شائع کروائے گئے۔

حضرت سیٹھ صاحب کے والد محترم الہ دین صاحب ایک نیک اور متوکل شخص تھے۔ انکی وفات پر لمبا عرصہ ہوچکا تھا۔ حضرت سیٹھ صاحب نے جب "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں یہ پڑھا کہ خدا اب بھی دعاؤں کو سنتا اور ان کا جواب دیتا ہے تو اس دعویٰ کو آزمانے کا فیصلہ کیا اور اپنے والد کی حالت جاننے کے لئے دعا شروع کی۔ چند روز بعد آپ نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا۔ وہ خوش تھے اور ان کے ہاتھ میں ایک انگوٹھی تھی جسکے دو نگینے چمک رہے تھے اور دو سیاہ تھے۔ اسکی تعبیر یوں ظاہر ہوئی کہ انکے دو بیٹوں نے قبول احمدیت کی سعادت پائی اور دو محروم رہے۔

"اسلامی اصول کی فلاسفی" سے متاثر ہوکر حضرت سیٹھ صاحب نے قرآن کریم کا مطالعہ شروع کیا۔ قرآن کریم کے کمالات جب آپ پر ظاہر ہونا شروع ہوئے تو آپ نے ایک اور کتاب شائع کرکے مفت تقسیم کرنے کا اہتمام کیا جس میں مختلف موضوعات پر آیات کو یکجا کرکے پیش کیا۔

کچھ عرصہ بعد قادیان سے حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ تبلیغ کے لئے حیدرآباد بھجوائے گئے تو حضرت سیٹھ صاحب سے بھی انکی ملاقات ہوئی لیکن انکی تبلیغ کا آپ پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ آپکا کاروباری شریک فرقہ اہل حدیث کا ایک عالم تھا۔ بہرحال حضرت سیٹھ صاحب نے حضرت عرفانی صاحبؓ کے کہنے پر حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ شروع کردیا لیکن دل میں ایسا قبض تھا کہ جہاں بھی اسلام کی دیگر مذاہب پر برتری کا اظہار ہوتا اسے تو شوق سے پڑھتے لیکن جہاں بھی وفات مسیح یا احمدیت کا ذکر ہوتا اسے سرسری نظر سے گزار دیا کرتے۔ چنانچہ متعدد کتب کے مطالعہ کے باوجود آپ حضورؑ کے دعاوی سے نابلد ہی رہے۔

اسی دوران خدا تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ سے حضرت مصلح موعودؓ کو نظام دکن کو احمدیت کا پیغام پہنچانے کی تحریک فرمائی۔ چنانچہ حضورؓ نے "تحفۃ الملوک" لکھ کر نظام کو بھجوائی اور سینکڑوں نسخے حیدرآباد میں تقسیم کروائے اور حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ اور حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ کو بھی حیدرآباد بھجوایا جہاں انکے کئی لیکچرز ہوئے۔ ایک لیکچر کا اہتمام حضرت سیٹھ صاحب نے اپنی بلڈنگ میں بھی کروایا جسکے بعد آپکی ہی خواہش پر روزانہ درس القرآن کا آغاز بھی وہاں کردیا گیا اور اس طرح آپکی بلڈنگ ریاست میں احمدیہ مرکز بن گئی جبکہ آپ خود ابھی تک احمدی نہیں ہوئے تھے۔ سنی اور شیعہ علماء نے آپکو احمدیت سے متنفر کرنے کی بہت کوشش کی لیکن انہیں کامیابی نہ ہوئی۔ اسی دوران آپ کو خواب کے ذریعہ اپنے کاروباری شریک سے قطع تعلقی کا اشارہ ملا۔ آپ نے خواب اسے بتاکر کاروبار علیحدہ کرلیا اور پھر جلد ہی ۹ اپریل ۱۹۱۵ء کو محترم الحاج میر محمد سعید صاحب امیر جماعت حیدرآباد کے ذریعہ بیعت کی سعادت پائی۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ آپکی بیعت سے قبل ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کو خواب کے ذریعہ آپکے قبول احمدیت کی بشارت دیدی تھی۔

— ★ ★ ★ —

حضرت شیخ عبدالعزیز صاحبؓ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی تھے۔ ایک دفعہ ان سے انکے ایک نابینا رشتہ دار نے بیان کیا کہ "ڈیڑھ سال پہلے کانوں میں خشکی کی تکلیف پر حکیم قطب الدین صاحب نے مجھے بلاناغہ دودھ پینے کا مشورہ دیا تھا۔ لیکن میری غربت کا یہ عالم تھا کہ میں تو کھانا بھی لنگر سے کھایا کرتا تھا اس لئے حکیم صاحب کا مشورہ سن کر خاموشی سے گھر چلا آیا۔ لیکن اسی روز غروب آفتاب کے بعد کسی نے باہر سے آواز دے کر برتن طلب کیا اور اس میں دودھ ڈال دیا۔ اور یہ سلسلہ تب سے بلا ناغہ جاری ہے"۔

حضرت شیخ صاحبؓ کو اشتیاق پیدا ہوا کہ معلوم کریں کہ آخر یہ خاموش نیکی کرنے والا کون ہے؟ چنانچہ اندھیرا پھیلنے پر آپؓ حافظ صاحبؓ کے گھر کے باہر ٹہلنے لگے کچھ دیر بعد ایک شخص آیا اور دودھ دے کر واپس جانے لگا۔ اندھیرا پھیلنے کی وجہ سے آپؓ اسے پہچان نہ پائے اور آواز دی "بھائی کون ہو؟"۔ جواب ملا "شیر علی"۔

یہ فرشتہ سیرت حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ تھے جنہوں نے ڈیڑھ سال پہلے حضرت حافظ صاحبؓ کو حکیم صاحب کی دوکان سے مغموم باہر نکلتے دیکھا تو حکیم صاحب سے وجہ دریافت کی اور پھر یہ معمول بنالیا کہ روزانہ انہیں دودھ پہنچایا کریں۔ جناب بارکزئی کے قلم سے یہ واقعہ "احمدیہ گزٹ" کی زینت ہے۔

— ★ ★ ★ —

اسی شمارہ میں محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب نے محترم ولایت حسین شاہ صاحب آف کانپور کا ذکر خیر کیا ہے۔ محترم شاہ صاحب ایک صوفی منش اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ قادیان کے بعد ربوہ میں بھی دودھ، دہی اور مٹھائی کی دوکان کیا کرتے تھے۔ انہوں نے کاروبار کو کبھی تجارت نہیں سمجھا چنانچہ گاہکوں کی چیزوں تک آزادانہ رسائی تھی کہ جو چاہے کھا پی لے اور خود حساب کرکے پیسے دیدے۔

۵۳ء میں پنجاب میں فسادات کا زور تھا، سیلاب کا زمانہ بھی تھا، دودھ کی سپلائی بند ہوئی تو شاہ صاحب کسی گاؤں میں اپنے گوالے کو ملنے چلے گئے۔ پہلے گاؤں کی مسجد میں نفل ادا کئے اور امام کو اپنے آنے کا مقصد بتایا۔ جس نے دھوکہ سے انہیں کوٹھڑی میں بند کرکے اعلان کروادیا کہ ایک مرزائی بابا پکڑا گیا ہے جسے قتل کرنا ثواب ہے۔ مجمع اکٹھا ہوا تو شاہ صاحب سے توبہ کرنے کو کہا گیا۔ آپ نے جواب دیا "پچاس سال پہلے ایک موت اپنے اوپر وارد کر چکا ہوں جس سے مجھے ایک روحانی زندگی حاصل ہوئی ہے ..... آپ جو چاہیں کر لیں میں احمدیت کو نہیں چھوڑ سکتا"۔ مجمع نے آپکی جرائت اور ثبات قدم کو دیکھا تو امام سے کہا کہ یہ تو کوئی اللہ لوک ہے، بابا کو چھوڑ دو ورنہ سارا گاؤں سیلاب میں بہہ جائے گا۔ چنانچہ احمدیت کی قوت قدسیہ کی برکت سے شاہ صاحب بخیر و عافیت تین روز بعد واپس گھر پہنچ گئے۔

— ★ ★ ★ —

AGHA & CO.
ACCOUNTANTS
Sc 60 Refunds; Book-Keeping; Accountancy; Vat; Paye and Taxation Services provided at reasonable rates.
Please Contact Mr. AGHA on
0181-333 0921,
0181-909 9359
204 Merton Road, SW18 5SW.
11 Tenby Ave. Harrow, Midx HA3 8RU

بقیہ:

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور حکومت

(از قلم: مکرم ملک سیف الرحمان صاحب (مرحوم))

حاصل کی اور جس کے رہنے والے ایک غریب درزی کے بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے یہ عظمت بخشی یعنی یہ ایک لاکھ کی رقم کوفہ کے ضرورت مندوں میں تقسیم کی جائے۔

امام ابو حنیفہؒ کے دوسرے لائق شاگرد امام محمد بن حسن الشیبانی تھے۔ آپ بھی قاضی رہے لیکن آپ کا رجحان طبع زیادہ تر تصنیف و تالیف کی طرف تھا اس لئے آپ حضرت امام ابو حنیفہ کی آراء کے سب سے بڑے جامع سمجھے جاتے تھے۔

امام محمد بن حسن ۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ ایک خوشحال گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ آپ نے ۱۸۹ھ میں وفات پائی۔ تین سال کے قریب امام ابو حنیفہ سے شرف تلمذ رہا۔ اس وقت آپ بالکل نوعمر تھے اور امام صاحب اس نونہال کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھا کرتے تھے اور درس کے وقت اپنے پہلو میں بٹھاتے تھے۔ اسی لئے آپ طرفین یعنی استاد کے پہلو میں بیٹھنے والے کے لقب سے مشہور ہیں۔ امام صاحب نے جب ۱۵۰ ہجری میں وفات پائی تو اس کے بعد آپ نے علم کی تکمیل امام ابو یوسف سے کی اور تین سال کے قریب حضرت امام مالکؒ سے بھی شرف تلمذ حاصل رہا۔ حضرت امام مالکؒ کی روایات کا مجموعہ جو مؤطا کے نام سے مشہور ہے اس کے کئی نسخے ہیں جن میں سے دو کو شہرت دوام حاصل ہے۔ ایک کا نام مؤطا امام مالک ہے جو بروایت یحیٰ بن یحیٰ اللیثی الاندلسی ہے اور دوسرے نسخے کا نام مؤطا امام محمد ہے جو بروایت محمد بن حسن الشیبانی ہے۔ امام محمد بن حسن الشیبانی کئی ضخیم کتابوں کے مصنف ہیں جن میں زیادہ تر حنفی مسلک کا بیان ہے۔ ان کتب میں مندرجہ ذیل کتب بہت مشہور ہیں۔

کتاب المبسوط، کتاب الزیادات، الجامع الصغیر، الجامع الکبیر، السیر الصغیر، السیر الکبیر۔ یہ چھ کتابیں "ظاہر الروایات" کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کی دو اور کتابیں بھی اسی درجہ کی سمجھی جاتی ہیں۔ ایک کتاب "الرد علی اہل المدینہ" اور دوسری کتاب "الآثار"، مؤطا امام احمدؒ بھی کافی مشہور ہے۔

امام ابو حنیفہ کے اور بھی لائق شاگرد بڑے بڑے حکومتی عہدوں پر سرفراز رہے اور علم کے میدان میں بھی بعض کی شہرت کچھ کم نہ تھی۔ امام زفر، داؤد طائی، حسن بن زیادہ لؤلؤی، عبداللہ بن المبارک اپنے زمانے کے مشہور بزرگ تھے۔ آپ کے شاگردوں کی وجہ سے آپ کی فقہی آراء کو بڑا فروغ ملا۔ عراق، شام، مصر، ترکستان، افغانستان اور ہندوستان میں رہنے والے مسلمانوں کی بھاری تعداد حنفی المسلک ہے۔ دوسرے اسلامی ممالک میں بھی آپ کے پیرو کثرت سے ملتے ہیں۔ ترکوں کی عثمانی حکومت حنفی المذہب تھی۔ ان کی وجہ سے بھی حنفی مذہب کو خوب فروغ ملا۔

اخبار الفضل کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۵۴ء کو ربوہ سے اخبار "الفضل" کی اشاعت کے آغاز پر فرمایا:

"الفضل آج ربوہ سے اخبار شائع کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا ربوہ سے نکلنا مبارک کرے اور جب تک یہاں سے نکلنا مقدر ہے اس کو اپنے صحیح فرائض ادا کرنے کی توفیق دے۔ اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان امور پر عمل کرنے کی توفیق بخشے"۔

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

28/10/1996 - 6/11/1996

15 JUMADI UL THANI
Monday 28th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Quiz Nasirat ul Ahmadiyya Faisalabad Vs Gujaranwala Vs Sargodha (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around the Globe-
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends. (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Quiz Nasirat ul Ahmadiyya Faisalabad Vs Gujranwala Vs Sargodha (R)
07.00	Dars-ul-Quran (3 Ramadhan) by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London (1995) (R)
08.30	Speech - by Late Aftab A Khan Sahib - J/S UK - 1991
09.00	Liqaa Ma'al Arab- (R)
10.00	Urdu Programme - "Seerat-un-Nabi" - Written by Hadhrat Mir Mohammad Ishaq Sahib- Read by Fareed Ahmad Naveed
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Prog.- Menurut Islam - J/S Indonesia '96
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 28.10.96
15.00	MTA Sports - Ansarullah Sports - Rabwah
16.30	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00	German Programme: - 1) Begegnung mit Hazoor 2) Mehr Über Jalsa 96
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 28.10.96 (R)
23..00	Learning Norwegian
23:30	Various Programme

16 JUMADI UL THANI
Tuesday 29th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Sports - Ansarullah Sports - Rabwah
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
04.30	Various Programme
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 28.10.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Pushto Programme -
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	Philosophy of the Teachings of Islam
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Programme :- Lecture "Life of the Holy Prophet before Prophethood " Delivered by : Maulana Abdul Awal Khan
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosue, London, UK - 26.5.89
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 29.10.96
15.00	Medical Matters: - Diseases of Teeth - Dr Sultan A Mobashir with Dr Naseer A Khan
15:30	Conversation with a new convert - Mrs & Dr Abdul Aleem
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Prog - Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme: 1)Kinder StellenVor, Dino II 2) Mehr Über Jalsa '96 3) Lernen Deine Religion Kenn - Learn Your religion
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 29.10.96 (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

17 JUMADI UL THANI
Wednesday 30th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters :- Diseases of Teeth - Dr Sultan A Mobashir with Dr Naseer A Khan
02.30	Conversation with a new convert - Mrs & Dr Abdul Aleem
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
04.30	Hikayat-e-Shereen (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 29.10.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.30	Speech by : Mir Mehmood Ahmad Nasir , "Islam's Invasion in Iran " (Part 1)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme :Speech "Aayat Khatum-un-Nabiyeen Aur Jamat Ahmadiyya Ka Moaqaf " By Maulana Sultan Mahmood Anwar
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme -
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 30.10.96
15.00	Durr-i-Sameen - Part 14
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00	German Programme :1) Huzur auf dem - Huzoor's Tour Jalsa 96 2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	MTA Life Style - Al Maidah - "Aloo Gosht"
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 30.10.96 (R)
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

18 JUMADI UL THANI
Thursday 31st October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Durr-i-Sameen - Part 14 (R)
02.30	Various Programme
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 30.10.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
07.00	Sindhi Programme -
08.00	MTA Lifestyle - "Aloo Gosht" (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Prog - Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (a.s) -Hadhrat Maulvi Mohammad Hussain
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih - 31.10.96
15.00	Quiz Programme -Majlis Khuddam ul Ahmadiyya , Pakistan
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 12- 31.3.94 - (Part 2)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Mulaquat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme 1) Mehr Uber Jalsa 96 2)Ich zeig dir was.- I am showing you something
20.00	Urdu Class (N)
21.00	M.T.A Entertainment- Bazm-e-Moshaira: Saleem Shah Jahan Ke Saath Aik Shaam - (Part2)
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 31.10.96 (R)
23.00	Learning Dutch
23.30	Various Programme

19 JUMADI UL THANI
Friday 1st November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme - Majlis Khuddam ul Ahmadiyya , Pakistan
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 12 - Part 2 - 31.3.94 (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
04.30	Various Programme
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV 31.10.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme-
08.00	M.T.A Entertainment - Bazm-e-Moshaira: Saleem Shah Jahan Ke Saath Aik Shaam (Part 2) (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Programme - Dawat Illalah by Maulana Abdul Wahid Sahib - Part 2
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 1.11.96
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends 1.11.96
15.15	MTA Variety - Quiz Lajna - Chak 99 Shamali Vs Chak 98 Shamali
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Yassarnal Quran
19.00	German Programme - 1) Ihre Fragen - Question & Answer with H. Hübsch 3)Willkommen in Deutschland -
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends 1.11.96 (R)
23.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 1.11.96 (R)

20 JUMADI UL THANI
Saturday 2nd November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Variety - Quiz Lajna - Chak 99 Shamali Vs Chak 98 Shamali
03.00	Urdu Class (R)
04.00	MTA Variety : Speech by Kareem Asad A. Khan - 31.7.94
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends 1.11.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
07.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 1.11.96 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab
10.00	Urdu Programme: Pakistan ke Iqtasadi Halaat - by Dr Abdul Kareem
11.00	Urdu Class
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - with Hadhrat Khalifatul Masih IV - with Bosnians and Albanians - 13.10.96 - Oslo - Norway
14.30	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 2.11.96
15.30	Meet Our Friends -
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Variety Programme - Bait Bazi - Nasirat-ul-Ahmadiyya - Sangla Hill Vs Noshairah
19.00	German Programme 1) Urdu Klass mit Hazoor
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21:30	A Page from the History of Ahmadiyyat by B.A. Rafiq Sahib
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 2.11.96 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

21 JUMADI UL THANI
Sunday 3rd November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Variety Programme - Bait Bazi - Nasirat-ul-Ahmadiyya - Sangla Hill Vs Noshairah
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Meet Our Friends
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV 2.11.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Variety Programme - Bait Bazi - Nasirat-ul-Ahmadiyya - Sangla Hill Vs Noshairah
07.00	Sindhi Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	A Page From the History of Ahmadiyyat By: B.A Rafiq
09.00	Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00	Urdu Programme - Introduction of Hadith.
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV - with Non-Ahmadi Guests - Organised by Majlis Ansarullah - Mahmood Hall UK- 25.2.96
14.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends - 3.11.96
15.30	Around The Globe:- Documentary - On Satellite Dish
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme - Q/A Session with Albanian-Bosnians - with Hadhrat Khalifatul Masih IV - Düsseldorf - 1.9.96 - (Part 3)
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Quiz Nasirat ul Ahmadiyya - Khairiyan Vs Rabwah Vs Sheikhupura
19.00	German Programme 1) Quiz Show Lajna 2) Zeit Zum Diskutieren
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Speech - by Late Aftab A Khan Sahib - J/S UK - 1992
21.30	Dars-ul-Quran (4 Ramadhan) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London (1995)
23.00	Various Program
23.30	Learning Chinese

22 JUMADI UL THANI
Monday 4th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News,
00.30	Children's Corner- Quiz Nasirat ul Ahmadiyya - Khairiyan Vs Rabwah Vs Sheikhupura
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Around The Globe: - Documentary-On Sattellite Dish
03.00	Urdu Class with Huzur
04.00	Learning Chinese
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Quiz Nasirat ul Ahmadiyya - Khairiyan Vs Rabwah Vs Sheikhupura
07.00	Dars-ul-Quran (4 Ramadhan) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque, London (1995) (R)
08.30	Speech - by Late Aftab A Khan Sahib - J/S UK - 1992
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme - Speech "Seerat-un-Nabi (saw) - Ghazva-i-Ohud mein Huzoor (saw) Ka Khulq-i-Azeem " . Written By : Mir Mehmud Ahmed Nasir - Part 1
11.00	Urdu Class (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Programme- F/S 18.8.95
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 4.11.96
15.00	M.T.A. Sports- All Rabwah Football Tournament - Atfal -ul - Ahmadiyya : Dar ul Barkat Vs Dar-ul -Uloom
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme-
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00	German Progrm 1)Begegnung mit Hazoor -Meeting with Hadhrat Khalifatul Masih IV 2) Mach Mit , Bestein "Handicraft"
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam -
22.00	Tarjumatul Quran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV 4.11.96 (R)
23.00	Learning Norwegian
23.30	Various Programme

23 JUMADI UL THANI
Tuesday 5th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	M.T.A. Sports - All Rabwah Football Tournament - Atfal -ul - Ahmadiyya : Dar ul Barkat Vs Dar-ul -Uloom
03.30	Urdu Class (R)
04.30	Learning Norwegian
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 4.11.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	Philosophy of the Teachings of Islam -(R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme: Hijri Shamsi Calender
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV - (2.6.89) Fazl Mosque , London .U.K
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 5.11.96
15.00	Medical Matters - " Diseases of Teeth ". Dr. Sultan A. Mobashir - Dr. Naseer Ahmad Khan
15.30	Seminar - Dawat Illalah - Speech by: Snyyed Ahmad Ali Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Norwegian Prog-Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00	German Programme - 1) Mehr Uber Jalsa 96 2) Lerne deine Religion Kenn
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 5.11.96 (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

24 JUMADI UL THANI
Wednesday 6th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Medical Matters - " Diseases of Teeth ". Dr. Sultan A. Mobashir -Dr. Naseer Ahmad Khan
02.30	Seminar - Dawat Illalah - Speech by: Snyyed Ahmad Ali Sahib
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 5.11.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
08.30	Speech by : Mir Mehmood Ahmad Nasir , "Islam's Invasion in Iran " (Part 2)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme:Speech by Mukarram Maulana Mohammed Munawar
11.00	Urdu Class (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme : 56
14.00	Natural Cure -Homoeopathic Lesson- With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 6.11.96
15.00	Durr-i-Sameen - Part 15
15.30	Various Programme
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(N)
19.00	German Programme 1) Mehr uber Jalsa 96 2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	M.T.A Life Style - Al Maidah - Qeema Khichri
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih - 6.11.96 (R)
23.00	Learning Arabic (R)
23.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm

Please note:
Programmes and Timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax. + 44.181.874.8344

The weekly Friday Sermon is translated into the following languages: Urdu 6.50 MHz, English 7.02 Mhz, Arabic 7.20 Mhz, Bengla 7.38 Mhz (or German), French 7.58 Mhz, Indonesian 7.74 Mhz (or Turkish)

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 3 Friday, October 25, 1996 No. 43

دنیائے مذاہب (ہدایت زمانی)

پادریوں کے سکینڈلوں کو روکنے کے لئے

چرچ آف انگلینڈ کی طرف سے نئے اخلاقی ضابطوں کا اعلان

پچھلے ماہ سکاٹ لینڈ کے ایک رومن کیتھولک بشپ راڈرک رائٹ کے دو عورتوں کے ساتھ خفیہ معاشقوں کی خبریں اخبارات میں آئیں تو عیسائی دنیا میں ایک کہرام مچ گیا۔ بعض اخبارات نے ادارئے لکھے۔ اکثر نامہ نگاروں نے Celibacy کے قانون کو نشانہ بناتے ہوئے لکھا کہ رومن کیتھولک پادریوں کے لئے اس لازمی قانون کو یا تو ختم کر دیا جائے یا پھر اس میں نرمی برتی جائے۔ مگر اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ چرچ آف انگلینڈ میں بھی جہاں پادریوں سے مجرد رہنے کا عہد نہیں لیا جاتا اور اکثر پادری شادی شدہ ہوتے ہیں ایسے واقعات گاہے بگاہے ہوتے رہتے ہیں جن میں پادری صاحبان اپنے عہدے کا ناجائز فائدہ اٹھا کر عورتوں سے خفیہ تعلقات قائم کر لیتے ہیں اور جب سکینڈل منظر عام پر آتے ہیں تو جگ ہنسائی ہوتی ہے جس سے چرچ کی ساکھ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اکثر ان خفیہ تعلقات کا آغاز اس وقت ہوتا ہے جب پادری صاحبان غمزدہ عورتوں کو دلاسہ دینے کے لئے علیحدگی میں ان سے ملاقاتیں کرتے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ سال ایک ایسے ہی واقعہ نے چرچ آف انگلینڈ میں کھلبلی مچا دی تھی۔

واقعات کے مطابق انگلستان کے ایک شہر شیفیلڈ میں متعین ایک ۳۸ سالہ نوجوان پادری کرسٹوفر برین (Christopher Brain) نے نوجوانوں کو چرچ کی طرف راغب کرنے کے لئے انوکھی سکیم تیار کی اور ایک نئی قسم کی عبادت کو رواج دیا جس میں موسیقی کی دھن پر نوجوان لڑکے اور لڑکیاں چرچ میں ناچتیں۔ اس سروس کا نام "نو بجے کی سروس" رکھا جو رات نو بجے شروع ہوتی تھی۔ اس کے ان اقدام کا نتیجہ یہ ہوا کہ جہاں پہلے عبادت کے لئے آنے والوں کی تعداد ۴۰ کے لگ بھگ ہوتی تھی جلد ہی نئی عبادت کے متعلق اشتہار بازی کی وجہ سے اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۱۰۰ تک پہنچ گئی اور پھر اس قدر شہرت بڑھی کہ ہال کھچا کھچ بھرنے لگا اور ۴۰۰ کے لگ بھگ لوگ اس میں شامل ہونے لگے۔

کرسٹوفر برین کی اس کاوش کو چرچ کے بعض لیڈروں نے بہت سراہا۔ اسے انتہائی ذہین پادری قرار دیا اور کہا گیا کہ اس کی کوششوں کی بدولت عیسائی نوجوان طبقہ چرچ کے ساتھ ہمیشہ کے لئے منسلک ہو جائے گا۔ مگر پادری برین اس پبلک امیج کے پیچھے کچھ اور ہی گل کھلاتا رہا اور اس "نو بجے کی سروس" کے بعد وہ پرائیویٹ طور پر غمزدہ، ڈیپریشن کی شکار اور خاص طور پر وہ عورتیں جو جنسی تشدد کا شکار ہوئی ہوں کو ٹھیک کرنے کے بہانے سیشن لیتا رہا۔ ان عورتوں پر اس نے اتنا اثر ڈالا ہوا تھا کہ وہ کافی مدت تک اس کی دست درازی کو برداشت کرتی رہیں مگر آخر کار ۲۰ عورتوں نے چرچ کی انتظامیہ سے اس کی شکایت کر دی۔ پادری برین نے پہلے تو اس سے لاعلمی کا اظہار کیا مگر بعد میں اپنے جرائم کا اقبال کر لیا۔ یاد رہے کہ یہ پادری نہ صرف شادی شدہ تھا بلکہ ایک بچی کا باپ بھی تھا۔

اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے سنڈے ٹائمز کی ۲۷ اگست ۱۹۹۵ء کی اشاعت میں نامہ نگار Lesley Thomas اور John Burns اپنے آرٹیکل بعنوان Raving for God میں لکھتے ہیں:

> The way that an ordained Anglican priest such as Brain was able to exploit the desire of the young for ecstatic spiritual experience and abuse his position of trust reveals a fundamental weakness in the modern church.

یعنی جس طریقے سے برائن جیسے با اختیار اینگلیکن پادری نے وجد آفریں روحانی تجربہ کے حصول کے لئے نوجوانوں کی خواہشات کو ایکسپلائٹ کیا ہے اور اپنے مرتبے کا ناجائز فائدہ اٹھا کر ان کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی ہے اس سے ماڈرن چرچ کی بنیادی کمزوری کے متعلق پتہ چلتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ عیسائی رہنماؤں کے لئے آج کل چرچ میں حاضری بڑھانے کا مسئلہ بہت اہم ہے اور وہ چرچ میں کئی ایسی سکیمیں چلاتے رہتے ہیں جن کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا مگر اس طرح لوگوں کی توجہ چرچ کی جانب مبذول کرائی جاتی ہے۔ غالباً اسی لئے آرچ بشپ آف کنٹربری جارج کیری (George Carey) نے ایک طرف تو پادری برین والے واقعہ کی شدید مذمت کی ہے مگر دوسری طرف اس بات کا اظہار بھی کیا ہے کہ موجودہ دس سال عیسائیت کو پھیلانے کے سال ہیں اس لئے نئی قسم کی جائز عبادت کا استعمال چرچ میں حاضری بڑھانے کے لئے ضروری ہے۔

حالیہ تحقیق کے مطابق برطانوی نوجوانوں کا دو تہائی حصہ ایسا ہے کہ انہوں نے چرچ کا منہ تک نہیں دیکھا اور برطانیہ میں شائع ہونے والی کرسچین ہینڈ بک کے مطابق برطانوی چرچ تین ہزار روزانہ کے حساب سے اپنی ممبر شپ کھو رہا ہے۔ اس وقت ایک اندازے کے مطابق ۱.۸ ملین لوگ چرچ آف انگلینڈ کے ساتھ منسلک ہیں مگر ۲۰۰۵ء تک ان کی تعداد صرف تین لاکھ رہ جائے گی۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ عیسائی دنیا میں نوجوانوں کو چرچ کی طرف راغب کرنے کے لئے از حد تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ مگر ساتھ ہی ساتھ یہ کوششیں بھی ہو رہی ہیں کہ کرسٹوفر برین جیسے پادریوں کو ایسی حرکات سے روکا جائے جن سے کہ دنیا بھر میں چرچ کی بدنامی ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں ایک اخباری اطلاع (لندن ٹائمز، ۲۷ اگست ۱۹۹۵ء) کے مطابق نئے اخلاقی ضابطوں کا اعلان کر دیا گیا ہے اور پادریوں کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ وہ:

☆ رات گئے نوجوان عورتوں کے ساتھ علیحدگی میں ملاقات سے گریز کریں۔
☆ کام کے دوران شراب نوشی سے پرہیز کریں۔
☆ غمزدہ عورتوں کو دلاسہ دیتے وقت یا ان کو نصیحت کرتے وقت ان کے نزدیک ہو کر نہ بیٹھیں۔
☆ بیٹھتے وقت مناسب انداز اپنائیں۔
☆ جہاں تک ممکن ہو فرنیچر کے Layout کو بھی ملحوظ رکھیں۔ صوفے پر ساتھ بیٹھنا تو آمنے سامنے بیٹھنے سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔
☆ اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ کمرے میں روشنیاں مدھم نہ ہوں وغیرہ۔

مختصر عالمی خبریں

(مرتبہ ابوالمسرور چوہدری)

مصر کے قدیمی مقبروں میں سے ایک مقبرہ کی دریافت

(مصر): ایک مصری گائیڈ احمد عبدالسلام نے جو سیاحوں کو تاریخی مقامات کی سیر کرواتا ہے آج سے دس سال قبل اتفاق سے مشہور وادی شاہان کے قریب ایک تاریخی مقبرہ دریافت کیا اور پھر اسے اپنے سینے میں راز کے طور پر رکھا تاکہ اس میں سے نوادرات کو نکال کر ملک سے باہر فروخت کر کے مالدار بن جائے۔ دنیا سے اسے خفیہ رکھنے کے لئے اس نے اس مقبرہ کے مونہہ پر ایک مکان تعمیر کر لیا۔

یہ جگہ جہاں آج کل گورنا گاؤں واقع ہے وادی شرفا کہلاتی ہے اور وادی شاہان سے تقریباً ایک میل دور واقع ہے۔

راز فاش ہونے پر مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۹۶ء کو احمد عبدالسلام کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور محکمہ آثار قدیمہ کے ماہرین نے اس مقبرہ کا انتظام سنبھال لیا ہے۔ انہیں وہاں سے ایک ممی بھی ملی ہے جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ خاندان سلاطین جو مصر میں ۱۳۲۰ قبل مسیح سے ۱۲۰۰ قبل مسیح تک حکومت کرتے رہے ہیں کے کسی چوٹی کے فرد کی ہے۔ اس وادی کو وادی شرفا بھی کہا جاتا ہے۔ اس مقبرہ میں داخل ہوں تو ایک بہت بڑا ہال آتا ہے جس کے اندر ۱۰ ستون ہیں جن میں سے چھ ماربل کے ہیں اور اسی میں ملک کے ایک رئیس اور اس کی بیوی کے بت ہیں۔ اس ہال سے ایک لمبی خمدار ڈیوڑھی نکلتی ہے جس کے آخر میں قبریں ہیں یہ بھی نوٹ کیا گیا ہے کہ ہال میں سے چند تصاویریں غائب ہیں۔

—○○—

استنبول میں تبرکات نبوی کی دریافت

(ترکی): ترکی کے شہر استنبول سے شائع ہونے والے ایک ہفت روزہ "اکسی یون" نے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ ترکی میں تبرکات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی دریافت ہوئی ہے۔ جس میں تین سورتیں اور تین وہ مکتوبات شامل ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلم حکمرانوں کو اسلام قبول کرنے کے بارے میں لکھے تھے۔ اس اخبار نے ان تبرکات کی تصاویر بھی شائع کی ہیں۔ تبرکات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تین قرآنی سورتیں: سورہ التکاثر، سورہ الھمزہ اور سورہ القدر شامل ہیں جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تین مکتوبات یعنی ایک مکتوب غسانی حکمران الحارث بن ابی شمر الغسانی کے نام، دوسرا والی مصر مقوقس کے نام جبکہ تیسرا مسیلمہ کذاب کے نام ہے جو چمڑے پر تحریر کئے گئے ہیں۔

—○○—

ہر سال ۱۲ ملین بچے بھوک اور بیماریوں سے مر رہے ہیں

(اقوام متحدہ): اقوام متحدہ کے چلڈرن فنڈ یونیسیف نے کہا ہے کہ ہر سال بارہ ملین بچے ہلاک ہو رہے ہیں اور یہ کہ بچوں کی زیادہ تر اموات کم غذائیت کے باعث ہو رہی ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ گزشتہ چھ برسوں میں حالات میں بہتری نہیں ہوئی۔ اور یہ کہ بچوں کی پیدائش کے دوران خواتین کی ہلاکت کے واقعات میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ آج سے چھ برس قبل ایسی عورتوں کی تعداد پانچ لاکھ تھی جو اب بڑھ کر پانچ لاکھ پچاسی ہزار ہو گئی ہے۔

—○○—

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد